وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

شیعہ

کیا ہے کیا نہیں ہے

شیعہ مذہب کے باطل ہونے پر مختلف کتب سے اکٹھا کر کے لکھا جانے والا بیش قیمتی مواد

ترتیب کنندہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مسز ایم اے انصاری

☆☆فہرست مضامین☆☆

ترتیب وار مضمون
رافضی کسے کہتے ہیں
اثنا عشریہ مذہب کی بنیاد
اللہ کے بارے میں اثنا عشرہ کا اعتقاد
تحریف قرآن کے سلسلہ میں اثنا عشریہ کے اقوال
شیعہ اثنا عشریہ کے یہاں امامت رکن ہے اور اسکا منکر کافر ہے
شیعہ اثنا عشریہ کا نبی ﷺ آپکی بیٹیوں اور اہل بیت کے ساتھ بدسلوکی
بنات رسول ﷺ کے بارے میں اہل سنت کا موقف
شیعہ اثنا عشریہ کا امہات المومنین سیدہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کو کافر قرار دینا
شیعہ اثنا عشریہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے غلو کرنا
رافضیت اور ولایت علی رضی اللہ عنہ
شیعہ اثنا عشریہ کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں غلو کرنا:
شیعہ کے نزدیک انکے آئمہ بے پناہ اختیارات کے مالک ہیں
شیعہ اثنا عشریہ کا اپنے اماموں کو نبیوں پر فوقیت دینا اور غلو کرنا
شیعہ اثنا عشریہ کا 3 صحابہ اکرام رضی اللہ عنہ کے علاوہ بقیہ کو کافر قرار دینا
صحابہ کو گالی دینا الشیخ ابن عثیمین اور الشیخ ابن باز رحمہ اللہ کی نظر میں
شیعہ اثنا عشریہ کے منگھڑت (جھوٹ وخود ساختہ) مہدی اور قول رجعت
شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک امام مہدی کا نام لینے والا کافر ہے
شیعہ اثنا عشریہ کا قبروں اور مزاروں کی عبادات کے بارے میں قبیح غلو
شیعہ اثنا عشریہ کی کفار سے دوستی، اور انکی خیانتوں اور بے وفائیوں کا بیان
شیعہ اثنا عشریہ کا مکہ ور مدینہ سے بغض وعداوت رکھنا
مکہ پر حوثی شیعوں کے حالیہ حملے پر الشیخ صالح بن فوزان کی مسلمانوں کی نصیحت
مفتی مملکت الشیخ عبدالعزیز آل الشیخ حفظہ اللہ فرماتے ہیں
شیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ فرماتے ہیں
شیعہ اثنا عشریہ کا مصر وشام سے بغض وعداوت رکھنا
شیعہ اثنا عشریہ کے اصحاب عمائم کا خمس کھانا
متعہ کیا ہے
متعہ کیسے ہوتا ہے

متعہ کس سے ہو سکتا ہے
چھوٹی بچی سے بھی متعہ کیا جا سکتا ہے
بغیر ولی کے متعہ
کتنی عورتوں سے متعہ کیا جا سکتا ہے
متعہ کی اجرت کیا ہوگی
متعہ کی مدت کیا ہوگی
عارضی استعمال کے لئے شرمگاہ دینا
شیعہ اثناعشریہ کا متعہ پر ابھارنا اور بدکار عورتوں سے لطف اندوز ہونا
حرمت متعہ نصوص قرآن سے
حرمت متعہ حدیث رسول نبی کریم ﷺ سے
حضرت علی رضی اللہ عنہ اور متعہ
حرمت متعہ کتاب شیعہ سے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حرمت متعہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حرمت متعہ
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر متعہ سے پیدا ہونے کا الزام
حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی دیگر اولاد
شیعہ کے گھر کی شہادت
متعہ کے بارے میں چند محدیثین و آئمہ کے اقوال
"آئمہ معصومین" کے متعلق شیعوں کے عقائد و نظریات
شیعوں کا عقیدہ: کتمان و تقیہ
کتمان اور تقیہ کی ضرورت کیوں
کتمان کے بارے میں شیعہ کتب سے دلائل
تقیہ کے بارے میں شیعہ کتب سے دلائل
تقیہ ور جھوٹ شیعہ اثناعشری مذہب کی اساس ہے
تقیہ کب اور کیسے
شیعہ اثناعشریہ کا مسلمانوں کی تکفیر کرنا اور ان سے حقد و حسد رکھنا
شیعہ اثناعشریہ کا اہل سنت کے خلاف اس قدر حقد کرنا جو وصف سے باہر ہے
شیعہ اثناعشریہ کی خرافات
یہود اور شیعت میں فکری مشابہت
یہودیت اور شیعت کی مشترکہ قدریں
یہود کی خصوصیات شیعہ لٹریچر میں

شیعی کتب میں یہود کی مسلمانوں سے عداوت اور دشمنی
ناصبیت اور اہل بیت
رافضی شیعہ کی تردید سے متعلق اہم مصادر
الخلاصہ
فتاوی از آئمہ اربعہ ور علماء اکرام
امام مالک رحمہ اللہ متوفی 179ھ کا فتوی
امام شافعی رحمہ اللہ متوفی 202ھ کا فتوی
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ متوفی 150ھ کا فتوی
امام ابو یعلی الحنبلی رحمہ اللہ متوفی 307ھ کا فتوی
امام ابو زرعہ رازی رحمہ اللہ متوفی 207ھ کا فتوی
امام ابن حزم رحمہ اللہ متوفی 456ھ کا فتوی
ار قام فرماتے ہیں
شیخ السلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ التوفی 38ھ کا فتوی
شیخ السلام امام محمد رحمہ اللہ بن عبد الوہاب متوفی 1206ھ کا فتوی
مجدد العلوم النبویہ سید نواب صدیق الحسن خاں رحمہ اللہ التوفی 1307ھ کا فتوی
قاضی عبد الاحد خانپوری رحمہ اللہ التوفی 1347ھ کا فتوی
مولانا شرف الدین محدث دہلوی رحمہ اللہ التوفی 1381ھ کا فتوی
مفتی اعظم حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ التوفی 1387ھ کا فتوی
مولانا عبد السلام سلفی بستوی دہلوی رحمہ اللہ التوفی 1394ھ کا فتوی
مشہور زمانہ اہل حدیث سکالر علامہ احسان الہی ظہیر رحمہ اللہ التوفی 1407ھ کا فتوی
حضرت مولانا عطاالله حنیف خشی سنن نسائی رحمہ اللہ التوفی 1407ھ کا فتوی
شیعہ کے کفر پر چوٹی کے فتاوی
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتوی
حضرت امام مالک رحمہ اللہ کا فتوی
حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ کا فتوی
حضرت الشیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کا فتوی
حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ کا فتوی
علامہ کمال الدین ابن عصام رحمہ اللہ کا فتوی
علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فتوی
صاحب فتاوی بزازیہ کا فتوی
ملا علی قاری رحمہ اللہ کا فتوی

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کا فتوی
فتاوی عالمگیری کا فتوی
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کا فتوی
صاحب در مختار کا فتوی
علامہ شامی رحمہ اللہ کا فتوی
مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کا فتوی
حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کا فتوی
مولانا احمد رضا خان بریلوی کا فتوی
سلف صالحین آئمہ عظام، اکابر مفسرین اور فقہائے اکرام کا رافضی شیعہ کے کافر ہونے کی بابت فتاوی
امام مالک ابن انس رحمہ اللہ
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ
امام بخاری رحمہ اللہ
امام الفریابی رحمہ اللہ
امام احمد ابن یونس رحمہ اللہ
امام حسن بن علی بن خلف البربھاری رحمہ اللہ
امام عبد القاہر البغدادی التمیمی رحمہ اللہ
امام قاضی ابو یعلی رحمہ اللہ
امام ابن حزم الظاہری رحمہ اللہ
امام شوکانی رحمہ اللہ
امام قاضی عیاض رحمہ اللہ
امام السمعانی رحمہ اللہ
فقیہ مفسر امام اصولی، الاسفر ایینی ابو المظفر شہفور بن طاہر بن محمد رحمہ اللہ
حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
علامہ کمال الدین ابن عصام رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فتوی
صاحب فتاوی بزازیہ کا فتوی
ملا علی قاری رحمہ اللہ کا فتوی
حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کا فتوی
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کا فتوی

رافضی کسے کہتے ہیں

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: رافضہ نام کی حقیقت یہ ہے کہ زید بن علی رحمہ اللہ کے دور خروج میں شیعہ زیدیہ اور رافضہ میں تقسیم ہو گئے۔ وہ اس طرح کے جب شیعہ نے زید سے سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ان کے بارے میں رحم لانہ بات کی، جس پر ایک گروہ نے "رفض" (انکار) کیا تو زید نے کہا "رفضتموني" (تم نے مجھے رفض یعنی انکار کیا) لہذا ان کے سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں اچھے خیالات کا انکار کرنے والے رافضی کہلائے اور جنہوں نے انکار نہیں کیا وہ زیدی کہلائے۔

(منہاج السنۃ النبویۃ لابن تیمیۃ جلد نمبر: 1 صفحہ نمبر: 35) (توحید خالص ڈاٹ کام)

اثنا عشریہ مذہب کی بنیاد

☆ شیعہ اثنا عشریہ کے اعتقادات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ: وہ اس بات کا اعتراف و اقرار کرتے ہیں کہ: شیعیت کی اصل یہودیت ہے جو ابن سبا یہودی کی طرف لوٹتی ہے، اور یہ کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں آگ سے جلا دیا تھا اور ان سے براءت کا اظہار کیا تھا۔
دیکھیں: کتاب (فرق الشیعہ) للنوبختی، ص ۲۲، اور کتاب (اختیار معرفۃ الرجال) للطوسی ص ۱۰۷۔

☆ وہ اپنے آپ کو رافضہ کہلایے جانے کے قائل و معترف ہیں اور اس پر فخر محسوس کرتے ہیں۔
دیکھیں: کتاب (بحار الأنوار) للمجلسی ۶۵/۹۷)۔

اللہ کے بارے میں اثنا عشرہ کا اعتقاد

☆ شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ:
ہم (اہل سنّت کے ساتھ) ایک اللہ، ایک نبی، ایک امام پر اکٹھا نہیں ہو سکتے، اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ: ان کا رب وہ ہے جس کے نبی محمد ﷺ ہیں اور ان کا ہونے والا خلیفہ ابو بکر ہے، جبکہ ہم (شیعہ اثنا عشریہ) اس رب اور اس نبی کے قائل نہیں ہیں، بلکہ ہم کہتے ہیں کہ: وہ رب جس کے نبی کا خلیفہ ابو بکر ہے وہ ہمارا رب نہیں ہے اور نہ ہی وہ نبی ہمارا نبی ہے۔ دیکھیں: کتاب (الأنوار النعمانیہ) لنعمۃ اللہ جزائری ۲/۲۷۸)۔

☆ اسی طرح وہ اس بات کے قائل ہیں کہ:
بے شک اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن نہیں دیکھا جا سکتا، اور نہ ہی اسے کسی مکان و زمان سے متصف کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی طرف اشارہ کیا جا سکتا ہے، اور جو کہتا ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) نچلے آسمان پر اترتا ہے، یا یہ کہ وہ اہل جنّت کے لئے چاند یا اس جیسے ظاہر ہو گا تو وہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والا ہو گا۔ (دیکھیں: کتاب (عقائد الإمامیۃ) لمحمد رضا مظفر، ص ۵۸)۔

☆ اسی طرح وہ اس بات کے قائل ہیں کہ:
اللہ تعالیٰ بروز قیامت بندہ مومن سے مخاصرہ کرے گا، اسی طرح مومن بھی اپنے رب سے مخاصرہ کرے گا اور اسے اپنے گناہوں کو یاد دلائے گا، پوچھا گیا مخاصرہ کیا ہے؟ فرمایا: اس نے اپنے ہاتھ کو میری کھوکھ پر رکھا، اور کہا: اسی طرح ہم سے آدمی اپنے بھائی سے خوش کن بات پر مناجات و سرگوشی کرتا ہے۔ (دیکھیں: کتاب (الأصول الستۃ عشر) تحقیق: ضیاء الدین المحمودی، ص ۲۰۳)۔

☆ اسی طرح وہ اس بات کے قائل ہیں کہ:
بے شک اللہ تعالیٰ یوم عرفہ کو روئے زمین پر زوال کے شروع ہوتے ہی چوڑی پیشانی والے اونٹ پر نازل ہوتا ہے، اور اس کی دونوں رانوں سے اہل عرفات کو دائیں و بائیں سے روندا جاتا ہے۔ (دیکھیں: کتاب (الأصول الستۃ عشر) تحقیق: ضیاء الدین المحمودی، ص ۲۰۴)۔

☆ اسی طرح وہ اس بات کے قائل ہیں کہ:
قبر کا استقبال کرنا ضروری ہے، گرچہ وہ قبلہ کے موافق نہ ہو، اسی طرح زائر کے لئے قبر کا استقبال کرنا قبلہ کے استقبال کے درجہ میں ہے اور وہ (اللہ کا چہرہ) ہے یعنی اس کی جہت

ہے جس کا اس حالت میں لوگوں کو استقبال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔(دیکھیں: کتاب (بحار الأنوار) للمجلسی، ۱۰۱/ ۳۶۹)۔

☆اسی طرح وہ اس بات کے قائل ہیں کہ:

تمہارا (آہ) کہنا یہ اللہ کے اچھے ناموں میں سے ہے، پس جس نے (آہ) کہا تو گویا اس نے اللہ سے فریاد طلب کیا۔(دیکھیں: کتاب (مستدرک الوسائل) للنوری طبرسی، ۲/ ۱۴۸)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی زیارت کرتا ہے اور ان سے مصافحہ کرتا ہے، اور ان کے ساتھ چارپائی پر بیٹھتا ہے۔(دیکھیں: کتاب (صحیفۃ الأبرار) محمد تقی، ۲/ ۱۴۰)۔

تحریف قرآن کے سلسلہ میں اثنا عشریہ کے اقوال

☆شیعہ اثنا عشریہ قرآن میں تحریف و کمی کے قائل ہیں، اور کہتے ہیں کہ صحیح قرآن ان کے غائب امام مہدی کے ساتھ ہے۔

شیعہ امامیہ کے مشہور علما جو تحریف قرآن کے قائل ہیں وہ درج ذیل ہیں:

علی بن ابراہیم القمی، نعمۃ اللہ جزائری، فیض کاشانی، احمد طبرسی، محمد باقر مجلسی، محمد بن نعمان ملقب بالمفید، ابوالحسن عاملی عدنان بحرانی، یوسف بحرانی، نوری طبرسی، حبیب اللہ خوئی، محمد بن یعقوب کلینی، محمد عیاشی اور ان کے علاوہ بہت سارے لوگ ہیں۔(دیکھیں: کتاب (الشيعة الاثني عشرية وتحريف القرآن) تالیف: محمد سیف، و کتاب (موقف الرافضة من القرآن الكريم) تالیف: مامادو کارامیری)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

لفظ (آل محمد و آل علی) قرآن سے ساقط ہے۔(دیکھیں: کتاب (منہاج البراعۃ شرح نہج البلاغۃ) لحبیب اللہ الخوئی، ۲/ ۲۱۶)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

قرآن کو صرف ائمہ (اثنا عشریہ) نے ہی جمع کیا ہے، اور انہیں قرآن کا پورا علم حاصل ہے۔(دیکھیں: کتاب (اصول الكافي) للكلينی، ۱/ ۲۲۸)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

قرآن نہیں حجت ہوگا مگر قیّم (یعنی امام علیؓ رضی اللہ کی تقیمیم) کے ذریعہ (دیکھیں: کتاب (أصول الكافي) للكلينی، ۱/ ۱۶۹)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

ایک سورت ہے جس کا نام سورہ ولایت ہے جس کی ابتدا (یا أیها الذین آمنوا آمنوا بالنّورین) سے ہوتی ہے، ان کے گمان کے مطابق اسے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے قرآن سے ساقط کر دیا ہے۔(دیکھیں: کتاب (فصل الخطاب في تحريف كتاب ربّ الأرباب) للنوری طبرسی، ص ۱۸)۔

☆اسی طرح ان کا کہنا ہے کہ:

ایک مصحف ہے جس کا نام مصحف فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے، اور اس کے اندر ہمارے اس قرآن کی طرح تین بار ہے۔(دیکھیں: کتاب (اصول الكافي) للكلينی، ۱/ ۲۳۹)۔

☆اسی طرح وہ اللہ کے قول ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ﴾

"[المائدہ: ۶۷]

اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجیے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی" کو: (بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ -في علي- وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ) الآية "اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے۔ علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں۔ نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجیے۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی" سے تحریف کے قائل ہیں، چناں چہ اس آیت میں انہوں نے اپنی گمان کے مطابق (في علي) کا لفظ بڑھا دیا ہے

یعنی: نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بھول گئے یعنی چھوڑ دیا، اور ایسا منافقین سے خوف کی بنا پر کیا، جیسا کہ بہت ساری خبروں (حدیثوں) میں انہوں نے اس بات کی صراحت کی ہے۔(دیکھیں: فصل الخطاب في تحريف كتاب رب الأرباب) للنوری طبرسی، ص ۱۸۲)۔

☆اسی طرح ان کا کہنا ہے کہ: وہ اس شخص کا انکار نہیں کرتے جو شیعہ کے نزدیک تحریف قرآن (ثقل اکبر) کا قائل ہے، بلکہ اسے مجتہد مانتے ہیں، لیکن جو شیعہ کے نزدیک ولایت علیؑ (ثقل اصغر) کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے جس کے کفر کے بارے میں کوئی شک نہیں۔ (دیکھیں: کتاب (الاعتقادات) لابن بابویہ القمی، ص ۱۰۳)۔

☆اسی طرح وہ اس بات کے قائل ہیں کہ:

انہوں نے اپنے شیعوں کو نماز وغیرہ میں موجودہ قرآن کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ مولانا صاحبِ زمانہ کا ظہور ہو گا جو موجودہ قرآن کو لوگوں کے ہاتھ سے آسمان کی طرف اٹھا دیں گے، اور اس قرآن کو لائیں گے جسے امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے تالیف کیا ہے، چناں چہ اسی نسخہ کو پڑھا جائے گا اور اس کے احکام کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ (دیکھیں: الأنوار النعمانیہ) لنعمۃ اللہ جزائری، ۲/۳۶۳)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

اپنی عورتوں کو نہ تو سورہ یوسف سکھاؤ اور نہ ہی اسے پڑھاؤ، کیوں کہ اس میں فتنے ہیں، بلکہ انہیں سورہ نور سکھاؤ کیوں کہ اس میں عبرتیں و نصیحتیں ہیں۔ (دیکھیں: کتاب (الفروع من الکافی) للکلینی، ص ۵/۵۱۶)۔

【شیخ عبد اللہ بن محمد سلفی۔ حفظہ اللہ / من ھم الشیعۃ الإثناعشریۃ】

تحریف قرآن کے سلسلے میں مزید دیکھیے:

مسلمانوں کے ہاتھوں میں متداول اور موجودہ قرآن مجید اپنی اصل شکل میں نہیں بلکہ معاذ اللہ یہ قرآن محرف ہے اور اس میں پانچ قسم کی تحریف کی گئی ہے

کمی (2) اضافہ (3) تبدل حروف (4) تبدل الفاظ (5) سورتوں، آیتوں اور کلمات قرآن میں تبدیلی۔ (1)

(اصول کافی باب فیہ ذکر الصحیفۃ والجامعۃ ومصحف فاطمہ ج1 ص239 تا242)

ملا حسن بن محمد تقی نوری طبرسی کی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب جو 298 صفحات پر مشتمل ہے، قرآن میں تحریف ثابت کرنے کے لئے لکھی گئی ہے

۔

(عن أبی عبد اللہ قال إن القرآن الذی جاء بہ جبریل سبعۃ عشر ألف آیۃ. (اصول کافی کتاب فضل القرآن ج2 ص634

اصل قرآن وہ ہے جو جبریل رسول اللہ کے پاس لایا تھا اس کی 17 ہزار آیات تھیں۔ جبکہ مسلمانوں کے پاس قرآن مجید جو مکمل ہے اس کی 6666 آیات ہیں۔

موجودہ قرآن مکمل اور محفوظ کہنے والا کذب ہے۔ (اصول کافی کتاب الحجۃ ج1 ص228) اور اسی کتاب کے باب النوادر میں ہے کہ شیعوں کا ایک قرآن الجامعۃ ستر ہاتھ لمبا ہے۔

اصول کافی باب فیہ الصحیحۃ والجفر والجامعۃ ومصحف فاطمہ ج1 ص239 تا242) کی مطابق قرآن مجید ایک نہیں چار ہیں۔ اور پھر ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ جبکہ قرآن مجید کی متعدد نصوص صریحہ کے مطابق صرف ایک قرآن نازل ہوا تھا اور وہ اپنی اصل شکل میں محفوظ اور متداول ہے۔ صدق اللہ تعالی:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٩﴾... سورة التوبة

﴿وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿٤١﴾ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ

﴾سورة حم السجدة/ ۴۲﴾

【فتاوہ محمدیہ / جلد:1 / صفحہ:95】

شیعہ اثنا عشریہ کے یہاں امامت رکن ہے اور اسکا منکر کافر ہے

☆شیعہ کہتے ہیں کہ:

جو شخص امامت کا اعتقاد نہیں رکھتا تو اس کا ایمان بغیر اس پر ایمان واعتقاد کے نامکمل ہے۔ (کتاب (عقائد الإمامیۃ) لمحمد رضا مظفر، ص ۷۸)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

امامت نبوّت کی بقا کے لئے ہے، اور وہ دلیل جو رسولوں کو بھیجنے اور انبیاء کو مبعوث کرنے کو واجب ٹھہراتی ہے وہ دلیل بعینہ رسول کے بعد امام کے تعیین کو واجب کرتی ہے۔

(دیکھیں: کتاب (عقائد الإمامیۃ) لمحمد رضا مظفر، ص ۸۸)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

امامت سے ان کی مراد ایک ایسا الٰہی منصب ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں اپنے سابق علم سے اختیار کرتا ہے، جس طرح کہ وہ نبی کا انتخاب کرتا ہے، اور نبی کو اس بات کا حکم دیتا ہے کہ امّت کو اللہ کی طرف رہنمائی کریں، اور امّت کو ان کی اتباع کا حکم دیتا ہے۔(دیکھیں: کتاب (أصل الشیعۃ وأصولھا) لمحمد حسین کاشف الغطاء، ص۱۰۲۹)۔

بلکہ یہ (امامت) دین کے اصولوں میں سے ایک اصل ہے جس کا اعتقاد رکھے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا، اور دوسری عبارت میں وہ یوں کہتے ہیں: امامت نبوّت کے استمرار و بقا کے لئے ہے۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

جس نے امیر المومنین علی بن ابی طالب کی امامت اور ان کے بعد کے ائمہ کا انکار کیا تو گویا اس نے تمام انبیاء کی نبوّت کا انکار کیا، اور جس نے امیر المومنین کا اقرار کیا اور ان کے بعد کے ائمہ میں سے کسی ایک کا انکار کیا تو وہ تمام انبیاء کے اقرار کرنے والے کے درجے میں ہو گا اور محمد ﷺ کی نبوّت کا انکار کرنے والا ٹھرے گا۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

جس نے (ائمہ اثنا عشریہ میں) سے کسی ایک امام کا انکار کیا تو وہ تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی نبوت کے انکار کرنے والے کے درجے میں ہو گا۔(دیکھیں: کتاب (منھاج النجاۃ) للفیض الکاشانی، ص۴۸)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

شیعہ امامیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس نے کسی ایک امام کا انکار کیا اور ان ائمہ کے تئیں اللہ تعالیٰ نے اس پر جو اطاعت فرض کی ہے اس کا انکار کیا تو وہ کافر اور گمراہ ہے، اور خلود فی النار کا مستحق ہے۔(دیکھیں: کتاب (حق الیقین فی معرفۃ أصول الدین) لعبد اللہ شبر ۲/۱۸۹)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

ایسے شخص پر شرک و کفر کا اطلاق کرنا جو امیر المومنین (علی رضی اللہ عنہ) کی امامت کا اعتقاد رکھتا ہے اور نہ ہی ان کی اولاد میں سے (دیگر) ائمہ کی امامت کا، اور ان پر دیگر لوگوں کو فوقیت دیتا ہے تو یہ اس کے خلود فی النّار ہونے پر دلالت کرتا ہے۔(دیکھیں: کتاب (بحار الأنوار) للمجلسی، ۲۳/۳۹۰)۔

شیعہ اثنا عشریہ کا نبی ﷺ آپکی بیٹیوں اور اہل بیت کے ساتھ بدسلوکی

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

جب نبی ﷺ پیدا ہوئے تو کئی دنوں تک دودھ پئے بغیر رہے، تو ابو طالب نے ان کو اپنے پستان سے لگایا تو اللہ نے اس کے اندر دودھ پیدا کر دیا، چناں چہ کئی روز تک آپ ابو طالب (کی چھاتی) سے دودھ پیتے رہے یہاں تک کہ ابو طالب کو حلیمہ سعدیہ مل گئیں تو آپ نے نبی ﷺ کو ان کے حوالے کر دیا۔(دیکھیں: کتاب (أصول الکافی) للکلینی، ۱/۴۴۸)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے زیادہ بہادر تھے، بلکہ آپ ﷺ کو سرے سے بہادری دی ہی نہیں گئی تھی۔(دیکھیں: کتاب (الأنوار النعمانیۃ) لنعمۃ اللہ جزائری، ۱/۱۷)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

نبی ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ وہ فاطمہ کا رخسار یا سینہ کا بوسہ نہیں دے لیتے تھے۔(دیکھیں: کتاب (بحار الأنوار) للمجلسی ۴۳/۴۲)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

نبی ﷺ کی بیٹیوں میں سے صرف فاطمہ رضی اللہ عنہا (حقیقی) بیٹی تھیں، اور رقیہ، ام کلثوم اور زینب یہ آپ ﷺ کی ربائب (پرورش کردہ بیٹی) تھیں۔(دیکھیں: دائرۃ المعارف الإسلامیۃ الشیعیۃ) ج۱/۲۷

: ☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

(حسن بن علی رضی اللہ عنہ مومنوں کو ذلیل کرنے والے تھے کیونکہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی تھی۔(دیکھیں: کتاب (رجال الکشي) ص ۱۰۳

: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (661-728ھ) شیعہ کے بارے میں فرماتے ہیں

. بل منهم من ينكر أن تكون زينب، ورقية، وأم كلثوم، من بنات النبي صلى الله عليه وسلم، ويقولون: إنهن لخديجة، من زوجها الذي كان كافرا، قبل النبي صلى الله عليه وسلم

"ان میں سے بعض تو ایسے بھی ہیں جو سیدہ زینب، سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہن کے بنات رسول ہونے کے منکر ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ تینوں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اس کافر خاوند سے پیدا ہونے والی بیٹیاں ہیں جس سے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنے سے پہلے نکاح کیا تھا۔"[منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة والقدرية: 4/493]

: ایک مقام پر فرماتے ہیں ◈

ومنهم من يقول: إن رقية، وأم كلثوم، زوجتي عثمان، ليستا بنتي النبي صلى الله عليه وسلم، ولكن هما بنتا خديجة من غيره، ولهم في المكابرات وجحد المعلومات بالضرورة أعظم مما لأولئك النواصب الذين قتلوا الحسين، وهذا مما يبين أنهم أكذب وأظلم وأجهل من قتلة الحسين.

"بعض شیعہ کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی دونوں بیویاں، سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں نہیں، بلکہ وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پہلے خاوند سے ہونے والی بیٹیاں ہیں۔ سینہ زوری اور مسلمات کا انکار کرنے میں شیعہ لوگ ان ناصبیوں سے بھی چار ہاتھ آگے ہیں جنہوں نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ لوگ قاتلین حسین سے بڑھ کر جھوٹے، ظالم اور جاہل ہیں۔"[منهاج السنة النبوية: 4/368]

: آیئے اب اس بارے میں شیعہ کے اہل علم کے اقوال ملاحظہ فرمائیں

: مشہور شیعہ ابو القاسم علی بن احمد بن موسیٰ کوفی (م: 352ھ) نے لکھا ہے ①

وصح لنا فيما رواه مشايخنا من أهل العلم عن الأئمة من أهل البيت عليهم السلام، وذلك أن الرواية صحت عندنا عنهم أنه كانت لخديجة بنت خويلد من أمها أخت، يقال لها هالة، قد تزوجها رجل من بني مخزوم، فولدت بنتا اسمها هالة، ثم خلف عليها بعد أبي هالة رجل من تميم، يقال له أبو هند، فأولدها ابنا، كان يسمى هند ابن أبي هند، وابنتين، فكانتا هاتان الابنتان منسوبتين إلى رسول الله (ص)، زينب ورقية

"ان دونوں (رقیہ اور زینب) کے بارے میں ہم اپنے اہل علم اور ائمہ اہل بیت کی اس روایت کو درست مانتے ہیں کہ ماں کی طرف سے ایک بہن تھی جس کا نام ہالہ تھا۔ اس کی شادی بنو مخزوم کے ایک شخص سے ہوئی۔ اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی، اس کا نام بھی ہالہ ہی رکھا گیا۔ ابو ہالہ کی وفات کے بعد خدیجہ کی بہن سے بنو تمیم کے ایک شخص ابو ہند نے شادی کر لی۔ اس سے ایک لڑکا ہند بن ابو ہند اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ یہی دو لڑکیاں زینب اور رقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوئیں۔۔۔"[الاستغاثة في بدع الثلاثة: 1/68]

: مشہور شیعہ ابن شہر آشوب (م: 588ھ) نے لکھا ہے ②

. يؤكد ذلك ما ذكر في كتابي الأنوار والبدع أن رقية وزينب كانتا ابنتي هالة أخت خديجة

"اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے جو الانوار اور البدرع نامی کتابوں میں مذکور ہے کہ رقیہ اور زینب، خدیجہ کی بہن ہالہ کی بیٹیاں ہیں۔"[مناقب آل أبي طالب: 1/159]

: مشہور شیعہ ملا احمد بن محمد المعروف بہ مقدس اردبیلی (م: 993ھ) نے لکھا ہے ③

قيل: هما رقية وزينب كانتا ابنتي هالة أخت خديجة، ولما مات أبوهما ربيتا في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم، كما كانت عادة العرب في نسبة المربي إلى المربي، وهما اللتان تزوجهما عثمان بعد موت زوجيهما.

"کہا جاتا ہے کہ رقیہ اور زینب دونوں خدیجہ کی بہن ہالہ کی بیٹیاں تھیں۔ جب ان کا والد فوت ہو گیا تو ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پرورش پائی۔ یوں ان کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو گئی، جیسا کہ عربوں کی عادت تھی کہ پرورش کرنے والے کی طرف نسبت کر دیتے تھے۔ ان دونوں کے خاوند فوت ہونے کے بعد

[ان سے عثمان نے شادی کرلی تھی۔"[حاشیہ زبدۃ البیان فی أحکام القرآن، ص:575

: مشہور شیعہ محمد مہدی بن صالح موسوی (م:1348ھ) نے لکھا ہے ④

.مازعمہ (أي ابن تیمیۃ) من أن تزویج بنتیہ لعثمان فضیلۃ لہ، من عجائبہ من حیث ثبوت المنازعۃ أنھما بنتاہ

ان تیمیہ نے جو کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں سے شادی، عثمان کے لیے فضیلت کا باعث ہے، عجیب بات ہے، کیونکہ ان دونوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ [وسلم کی بیٹیاں ہونے میں اختلاف ثابت ہے۔"[منھاج الشریعۃ فی الرد علی ابن تیمیۃ:2/289

: مزید کہتا ہے ◇

.قد عرفت عدم ثبوت أنھما بنتا خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم، وعدم وجود فضل لھما، تستحقان بہ الشرف والقدم علی غیرھا

آپ یہ بات بخوبی جان چکے ہیں کہ ان دونوں کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں ہونا ثابت نہیں، نہ ان کے لیے کوئی فضیلت موجود ہے جس کی وجہ سے وہ دوسروں پر شرف" [وفضل کی مستحق ہوں۔"[منھاج الشریعۃ:2/291

: پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹیوں کے بارے میں یہ تو تھا شیعہ کا موقف، اب ملاحظہ فرمائیں ؟

بنات رسول ﷺ کے بارے میں اہل سنت کا موقف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کے بارے میں اہل سنت کا موقف یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں تھیں۔ ان کے نام بالترتیب سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ ام کلثوم اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہن ہیں۔

【ابو سعید سلفی】

شیعہ اثنا عشریہ کا امہات المومنین سیدہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کو کافر قرار دینا:

: ☆شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ

بے شک نبی ﷺ کی بیوی نوح اور لوط علیہما السلام کی بیوی کی طرح کافر ہو سکتی ہے۔

اور ان کے نزدیک نبی ﷺ کی بیوی سے مراد ام المومنین عائشہ ہیں اللہ ان سے اور ان کے باپ سے راضی ہو۔ (دیکھیں: کتاب (حدیث الأفک) لجعفر مرتضی، ص۱۷)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئیں تھیں جس طرح کہ بہت سارے صحابہ مرتد ہو گئے تھے۔ (الشھاب الثاقب في بیان معنی الناصب) لیوسف بحرانی، ص۲۳۶)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے خیانت و دھوکہ سے چالیس دینار جمع کیا تھا، اور اسے علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والوں میں تقسیم کر دیا تھا!! (دیکھیں: کتاب (مشارق أنوار الیقین) لرجب البرسي، ص۸۶)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ نعوذ باللہ۔ زنا کا صدور ہوا تھا، چناں چہ اللہ کے اس قول: ﴿أُولَـٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ﴾ [النور:۲۶] "ایسے پاک لوگوں کے متعلق جو کچھ بکواس (بہتان بازی) کر رہے ہیں وہ ان سے بالکل بری ہیں،" کے بارے میں کہتے ہیں کہ: اس آیت میں نبی ﷺ کی زنا سے تنزیہہ (پاک قرار دینا) ہے نہ کہ ان کی تنزیہہ مقصود ہے (اور اس سے ان کا مقصود عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں)۔ (دیکھیں: کتاب (الصراط المستقیم) لزین الدین النباطي البیاضي ۳/۱۶۵)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے قول: ﴿مَنْ أَنبَأَكَ هَـٰذَا﴾ [التحریم:۳] "تو وہ کہنے لگی اس کی خبر آپ کو کس نے دی۔" میں کفر کیا، اور اللہ نے ان کے اور عائشہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا: ﴿إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّـهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ [التحریم:۴] "(اے نبی کی دونوں بیویو!) اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کر لو (تو بہت بہتر ہے) یقیناً تمہارے دل

جھک پڑے ہیں" صاغت یعنی زاغت، اور زیغ کفر کو کہتے ہیں۔ اور عائشہ اور حفصہ دونوں نبی ﷺ کو زہر پلانے پر متفق تھیں، پس جب اللہ نے دونوں کے اس فعل سے آپ کو باخبر کر دیا جس میں آپ کے قتل کا ارادہ کیا گیا تھا تو ان دونوں نے جھٹ سے قسم کھالیا کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا ہے تو اللہ نے اپنے اس قول کو نازل فرمایا:﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ﴾[التحریم:۷]"اے کافرو! آج تم عذر و بہانہ مت کرو"۔ (دیکھیں: کتاب (الصراط المستقيم) لزين الدين النباطي البياضي، ۱۶۸/۳

【شیخ عبد اللہ بن محمد سلفی۔ حفظہ اللہ / من هم الشيعة الإثنا عشرية】

جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کو غیر تائب یا غیر محسنہ سمجھے لاریب خسر الدنیا والآخرۃ ہو گا۔ اگر ان بیبیوں نے سچے دل سے اللہ اور رسول دار آخرت کو اختیار نہ کیا ہو تا یا کسی فاحشہ مبینہ کی معاذ اللہ حضرت کی زندگی میں مرتکب ہوئی ہو تیں تو ضرور اللہ تعالیٰ ان کے حال کی خبر اپنے رسول کو دیتا اور ان بیبیوں کو اپنے رسول کی صحبت سے جدا کر دیتا چنانچہ الفاظ قرآن جو کچھ سورت احزاب میں ہیں صاف صاف اس امر پر دال ہیں جو ادنیٰ تامل سے ہر ذی فہم پر ظاہر ہے تو جب تک قرآن سے یا حدیث صحیح سے اگرچہ شیعوں کے یہاں حدیث صحیح سے یہ ثابت نہ ہو کہ ازواج مطہرات رضوان اللہ عنھن اجمعین نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی بی بی نے بعد آیت کریمہ:

قُل لِّأَزْوَاجِكَ معاذ اللہ کسی فاحشہ مبینہ کا ارتکاب کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجیت سے اس کو نکال دیا یعنی طلاق دے دی اس وقت تک خیالات باطلہ ایسی مقدس بیبیوں کی نسبت ظاہر کرنا سخت جہالت ہے۔

افسوس ہزار افسوس کہ خیالات باطلہ اور توہمات رکیکہ سے ابرار کی اگر طرف برائیوں کا انتساب کیا جائے ہائے اتنا بھی پیغمبر کا لحاظ نہیں کہ پیغمبر کی بیبیوں کی شان میں یہ تہمت تراشیاں اور اپنے حقیقی عیوب کا تذکرہ اگر کسی سے سنیں تو اس کی جان کے دشمن ہو جائیں نعوذ باللہ من الجهل والحمق والكفر الزام ثانی بھی دو وجہ سے مدفوع ہے۔

【فتاویٰ علمائے حدیث / جلد:۴】

شیعہ اثنا عشریہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے غلو کرنا

☆شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ نے شب معراج میں رسول ﷺ سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی آواز اور زبان میں گفتگو فرمایا تھا۔

دیکھیں: کتاب (كشف اليقين في فضائل أمير المؤمنين) لحسن بن يوسف بن مطهّر الحلي، ص۲۲۹)۔)

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

بے شک اللہ تعالیٰ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے طائف میں سرگوشی فرمائی اور ان کے درمیان جبرئیل علیہ السلام تھے۔

(دیکھیں: کتاب (بصائر الدرجات) للصفّار، ۲۳۰/۸)

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جنت و جہنم کے تقسیم کار ہوں گے، اہل جنّت کو جنت میں داخل کریں گے، اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کریں گے۔

(دیکھیں: کتاب (بصائر الدرجات) للصفّار، ۲۳۵/۸)

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

اللہ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا جو علی کا اطاعت گزار ہو گا گرچہ وہ رب کا نافرمان ہو، اور اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا جو علی کا نافرمان ہو گا گرچہ وہ رب کا اطاعت گزار ہو۔

(دیکھیں: کتاب (كشف اليقين في فضائل أمير المومنين) لحسن بن يوسف بن مطهّر الحلی، ص۸)

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انبیاء کے راز دار ہیں، اور اللہ نے فرمایا: اے محمد! میں نے علی کو انبیاء کے ساتھ باطن طور پر بھیجا ہوں اور تمہارے ساتھ ظاہر میں بھیجا ہوں۔

(دیکھیں: کتاب (الأسرار العلوية) لمحمد مسعودی، ص۱۸۱)

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

علی رضی اللہ عنہ محمد ﷺ کے لئے ایک نشانی تھے، اور محمد ﷺ علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کی طرف بلاتے تھے۔

(دیکھیں: کتاب (بصائر الدرجات) لمحمد الصفّار، ص ۹۱)

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

(اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی نبی بھیجے سب نے ولایت علی کی طرف خوشی سے یا ناخوشی سے دعوت دیا۔ (دیکھیں: کتاب (الأسرار العلویۃ) لمحمد مسعود، ص ۱۹۰

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

دین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ولایت کے بغیر نامکمل ہے۔

دیکھیں: کتاب (الاحتجاج) للطبرسی، ۱/۵۷)۔)

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

رسول ﷺ نے فرمایا: خبردار! میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا: اے محمد، تمہارا رب تمہیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے اور ان کی ولایت کا حکم دیتا ہے۔

(دیکھیں: کتاب (بصائر الدرجات) لمحمد الصفّار، ص ۹۲)

: ☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

(دیکھیں: کتاب (علل الشرائع) لابن بابویہ القمی، ص ۲۰۵)

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

بے شک گرج و کڑک (بجلی و بادل کی آواز) تمہارے ساتھی کے حکم سے ہوتا ہے، لوگوں نے کہا کہ: ہمارا ساتھی کون ہے؟ فرمایا: امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(دیکھیں: کتاب (الاختصاص) للمفید، ص ۳۲۷)

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مردہ کو زندہ کرتے ہیں، اور بے چین لوگوں کی بے چینی کو دور کرتے ہیں۔ (دیکھیں: کتاب (عیون المعجزات) لحسن عبد الوہاب ص ۱۵۰، ورسالہ ((حلال المشاکل) وقصۃ عبد اللہ الحطّاب الخرافیۃ

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

(علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اجازت و پرمٹ کے بغیر کوئی بھی شخص جنت میں نہ داخل ہو سکے گا۔ (دیکھیں: کتاب (مناقب امیر المومنین) لعلي بن المغازلي، ص ۹۳

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کرنے والا کافر ہے، اور ان پر دوسروں کو ترجیح دینے والا مرتد ہے

(دیکھیں: کتاب (بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ)، ۲/۷۹)

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے علی رضی اللہ عنہ پر فخر کرتا ہے

(دیکھیں: کتاب (بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ)، ۱/۶۶)

: ☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

انبیاء ورسل علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کا اعتراف کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔

(دیکھیں: شیعہ اثناعشریہ کے شیخ ہاشم بحرانی کی کتاب (المعالم الزلفی)، ص ۳۰۳ کو)

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے فضا کی طرف اشارہ کیا، چناں چہ بادل متوجّہ ہو کر بلند ہوا، اور پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو سلام کیا، پھر انہوں نے عمار سے کہا: (ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ اور کہو :

﴿بِسۡمِ اللَّـهِ مَجۡرٜاهَا وَمُرۡسَاهَا﴾

،"الھود:۴۱]، "اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے]

چناں چہ عمار سوار ہوئے اور وہ دونوں ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے

(دیکھیں: کتاب (بحار الأنوار) للمجلسی)

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

ایک کتّے نے عربی نخوت اور خودداری وغیرت کی وجہ سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے انتقام میں دو صحابہ کو دانت سے کاٹ لیا۔ اور ایک گدھے نے یہ گواہی دی کہ علی رضی اللہ عنہ اللہ کے ولی ہیں، اور اس کے رسول ﷺ کے وصی ہیں۔

دیکھیں: کتاب (بحار الأنوار) للمجلسی، ۴۱/۷، ۲۴۴، و ۱۷/۳۰۶)۔

【شیخ عبد اللہ بن محمد سلفی۔ حفظہ اللہ / من ھم الشیعة الإثناعشریة】

رافضیت اور ولایت علی رضی اللہ عنہ

شیعہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں غلو کرتے ہیں کہ آپ خلیفہ بلافصل ہیں، اس لیے انہوں نے کلمہ طیبہ میں اضافہ کی جسارت کی ہے۔ ان کا کلمہ ہے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، علی ولی اللہ۔

: علی ولی اللہ" سے ان کی مراد ولایت علی ہے۔ اور ولایت علی سے مراد ان کا "خلیفہ بلافصل" ہونا ہے۔ یہ بے ثبوت اور بے حقیقت نظریہ، سراسر غلو پر مبنی ہے۔ لکھا ہے"

. وَلَايَةُ عَلِيٍّ علیه السلام مَكْتُوبَةٌ فِي جَمِيعِ صُحُفِ الْ-أَنْبِيَاءِ، وَلَنْ يَبْعَثَ اللهُ رَسُولًا إِلَّا بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَوَصِيَّةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

"کی وصیت دے کر بھیجا۔ u علیؓ کی ولایت سابقہ تمام انبیاء کے صحیفوں میں مندرج تھی اور اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور علی"

(أصول الکافي للکلیني: ۱/۴۳۷)

: یہ کیسا دعوی ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے عقل، دین اور ذرہ برابر حیا سے نوازا ہے، وہ ایسی بات کرنے سے "عاجز و قاصر" ہے۔ یہ تو یہاں تک کہتے ہیں

(ولایت علی کے منکر تھے، تب مچھلی کے میں پیٹ میں رہے۔ اقرار کرنے پر خلاصی ملی۔ (بحار الأنوار للمجلسي: ۲۶/۳۳۳ u سیدنا یونس

یہ لوگ بیسیوں آیات میں تحریف معنوی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں جہاں بھی شرک سے روکا گیا، وہاں علی رضی اللہ عنہ کی ولایت میں شریک ٹھہرانے سے روکا گیا ہے، جہاں کفر و انکار کی بات وہاں ولایت علی سے انکار مراد ہے۔ شاید اسی بنیاد پر انہوں نے عقیدہ تحریف قرآن گھڑ لیا ہے کہ قرآن مجید میں ولایت علی کا ذکر تھا، جو نکال دیا گیا۔

اس باب میں انہوں نے بے شمار حدیثیں بھی گھڑی ہیں، صحیح حدیث 'من کنت مولاہ فعلي مولاہ' میں مولا کا معنی "والی" کرتے ہیں، جو کسی بھی صورت میں درست نہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

وَأَمَّا حَدِيثُ الْمُوَالَاةِ فَلَيْسَ فِيهِ۔ إِنْ صَحَّ إِسْنَادُهُ۔ نَصٌّ عَلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ بَعْدَهُ۔۔۔۔۔۔ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْكُرَ اخْتِصَاصَهُ بِهِ وَمَحَبَّتَهُ إِيَّاهُ وَيَحُثُّهُمْ بِذَالِكَ عَلَى مَحَبَّتِهِ وَمُوَالَاتِهِ وَتَرْكِ مُعَادَاتِهِ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ، فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ، وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. وَالْمُرَادُ بِهِ وَلَاءُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، وَعَلَى

المُسلِمِین اَنْ یوالِی بَعضُھُم بَعضًا وَلایُعادِي بَعضُھُم بَعضًا وھُوَ فِي معنٰی مَاثبَت عَن عَلِيّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ اَنَّہٗ، قَال: وَالَّذِي فَلَقَ الحَبَّۃَ وبَرَأَ النَّسمَۃَ اِنَّہٗ لَعَھدُ النَّبِيِّ الاُمِّيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ اَنَّہٗ، لَایُحِبُّنِي اِلَّا مُؤمِنٌ وَلَایُبغِضُنِي اِلَّا مُنَافِقٌ .

حدیث موالاۃ، اگر صحیح ہے، تو اس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے پر کوئی نص نہیں ۔۔۔۔۔۔۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ" اپنی خصوصیت ومحبت کا ذکر کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو ان سے محبت وموالات کرنے کا اور ان سے عداوت کو ترک کرنے پر ترغیب دے رہے ہیں۔ یہاں مراد اسلام کا تعلق اور اسلام کی محبت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جس کا میں دوست ہوں، اس کے علی دوست ہیں۔" دوسری روایت میں ہے:"جس کا میں دوست ہوں اس کے علی دوست ہیں۔ اللہ! جو علی سے محبت کرے، تو بھی اس سے محبت کر اور جو علی سے بغض وعداوت رکھے، تو بھی اس سے عداوت رکھ۔" لازم ہے کہ مسلمان ایک دوسرے سے محبت رکھیں، دشمنی نہ رکھیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں یہی معنی بیان ہوا ہے:"اس ذات کی قسم، جس نے دانے کو پھاڑا اور جان پیدا کی! مجھے رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وعدہ دیا تھا کہ مجھ سے کوئی مومن ہی محبت کرے گا اور مجھ سے عداوت کوئی منافق ہی رکھے گا۔

(الإعتقاد، ص ۳۵۴)

【 فضیلۃ الشیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ】

شیعہ اثنا عشریہ کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں غلو کرنا:

☆شیعہ فاطمہ، حسن، حسین اور اولاد حسن کو چھوڑ کر بقیہ اولاد حسین کی عصمت کے قائل ہیں (دیکھیں: کتاب (عقائد الإمامیۃ) لمحمد رضا مظفر، ص۸۹و۹۸)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

اگر علی نہ ہوتے تو محمد ﷺ کی پیدائش نہ ہوتی، اور اگر فاطمہ نہ ہوتیں تو تم دونوں کو نہ پیدا کرتا۔ (دیکھیں: کتاب (الأسرار الفاطمیۃ) لمحمد مسعودی، ص۹۸)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

فاطمہ رضی اللہ عنہا الٰہی عظمت و قوت کا زندہ وجود ہیں جو عورت کی شکل میں نمودار ہوا

دیکھیں: کتاب (الأسرار الفاطمیۃ) لمحمد مسعودی، ص۳۵۵)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی ماں سے گفتگو کرتی تھیں حالاں کہ وہ ان کی پیٹ میں تھیں۔

دیکھیں: کتاب (فاطمۃ الزھراء من المھد إلی اللحد) لمحمد قزوینی، ص۳۸)۔

ماخوذ از کتاب "من ھم الشیعۃ الاثناعشریۃ؟"، از: الشیخ/ عبد اللہ بن محمد السلفي حفظہ اللہ، مترجم: شفیق الرحمن ضیاء اللہ المدني، مراجعۃ: جمشید عالم عبد السلام السلفي، عزیز الرّحمن ضیاء اللہ السنابلي

شیعہ کے نزدیک انکے آئمہ بے پناہ اختیارات کے مالک ہیں

ان کے مزعومہ 12 امام مامور من اللہ، مفترض الطاعۃ اور بے پناہ اختیارات کے مالک ہیں۔ ✿

(ان کے 12 اماموں پر بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ (اصول کافی: باب عرض الاعمال علی النبی والائمۃ ج1 ص 21 ✿

(ان کے اماموں کے پاس کے پاس انبیاء علیہم السلام کے معجزے بھی تھے۔ (اصول کافی: فی الباب ماعند الائمۃ من ایات الانبیاء۔ ج1 ص 231، 232 ✿

ان ائمہ کے پاس تورات، زبور اور انجیل کا مفصل علم بھی محفوظ ہے۔ ✿

(اصول کافی: باب ان الائمۃ عندھم جمیع الکتب التی نزلت من عند اللہ ج1 ص 225 تا 227)

ان ائمہ کو ہر جمعرات معراج کرائی جاتی ہے حتی کہ وہ عرش الٰہی کا طواف بھی کرتے ہیں۔ (اصول کافی ج1 ص 245) مزید تفصیل کے لئے اسی کتاب کے درج ذیل ابواب بھی پڑھئے:

باب أن الائمة علیهم السلام یعلمون جمیع العلوم التي خرجت إلى الملائكة والانبیاء والرسل علیهم السلام وباب أن الائمة علیهم السلام یعلمون متی یموتون، وانهم لایموتون الا باختیارهم وباب أن الأئمة یعلمون علم ماکان وأنه لایخفی علیهم شيء علیهم شيء وغیرها.

✿ مزید یہ کہ ان کے مزاعومہ 12 امام حضرات انبیاء علیہ السلام کی طرح معصوم عن الخطاء بلکہ انبیاء علیہ السلام سے بھی افضل ہیں، جیسا کہ ملا باقر مجلسی کی کتاب "حیات القلوب ج3" (میں لکھا ہے "امامت بالاتر از پیغمبر است" (ص10

✿ ان کے علم کلام کے مطابق ان کی مفروضہ اور محترم امامت منصب نبوت سے بڑھ کر ہے جو آگے چل کر ختم نبوت کی نفی پر منتج ہوتی ہے، گویا ان کے نزدیک ان کا ہر ایک نبی ہے۔

【 از: 【 فتاویٰ محمدیہ۔ ج1 ص95

شیعہ اثنا عشریہ کا اپنے اماموں کو نبیوں پر فوقیت دینا اور غلو کرنا

:☆شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ

✿ ملائکہ اثنا عشریہ انبیاء ورسل سے افضل ہیں۔

۔ملاحظہ فرمائیں: کتاب "الأنوار النعمانیة" لنعمة الله جزائری، 3/308

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

✿ شیعہ کے ائمہ ماکان ومایکون (ازل سے ابد تک) کی بات جانتے ہیں، اور ان پر کوئی چیز مخفی نہیں ہے، اور وہ اپنی اختیار سے ہی موت پاتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: کتاب " أصول الكافي " للكليني، 1/260، 258

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

✿ بے شک امام کے لئے مقام محمود، بلند درجہ اور ایسی تکوینی خلافت ہوتی ہے جس کی ولایت اور تسلط وسطوت کے لئے دنیا کے تمام ذرّے تابع ہوتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: کتاب "تحریر الوسیلة" للخمینی، ص52

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

✿ ائمہ اثنا عشریہ کے لئے خالق کے علاوہ تکوینی ولایت حاصل ہے، اور یہ ولایت اسی طرح ہے جس طرح مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی ولایت ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: کتاب "مصباح الفقاهة" لابی القاسم خوئی، 5/33

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

✿ ہمارے (یعنی ائمہ اثنا عشریہ) کے اللہ کے ساتھ ایسے حالات ہیں جہاں تک کسی مقرّب فرشتہ اور نبی مرسل کی پہنچ نہیں ہو سکتی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: کتاب "تحریر الوسیلة" للخمینی، ص94

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

✿ ائمہ اثنا عشریہ کو اپنی اجازت سے معاملات جاری کرنے اور شب قدر وغیرہ میں اسے تنفیذ کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے، اور اس امر کے ثبوت میں کوئی مانع نہیں ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: کتاب "البرهان القاطع"، لمحمد تقی بہجت، ص14، یہ شرعی وعقدی سوالوں کے جوابات کا مجموعہ ہے جسے شیعہ اثنا عشریہ کے شیخ محمد تقی بہجت نے دیئے ہیں)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

✿ بے شک اوصیاء یعنی (ائمہ اثنا عشریہ) پہلوؤں میں اٹھائے جاتے ہیں، اور رانوں سے نکالے جاتے ہیں، اور انہیں کوئی نجاست نہیں لگتی۔

ملاحظہ فرمائیں: کتاب "مدینة المعاجز" لہاشم بحرانی، 8/22

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

بے شک اللہ، اس کے فرشتے، اور انبیاء و مومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کرتے ہیں۔ ✿

ملاحظہ فرمائیں: کتاب "الفروع من الكافي" للكليني، 4/580

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

امام نبی کی طرح ہے، لہذا اس کے لئے ضروری ہے کہ طفولیت کی عمر سے لے کر موت تک عمداً یا سہواً تمام ظاہری و باطنی فواحشات ورزائل سے معصوم ہو، کیوں کہ ائمہ شریعت کے محافظ و نگران ہیں، اس سلسلے میں ان کی حالت نبی کی حالت کی طرح ہے۔ ✿

ملاحظہ فرمائیں: شیعہ اثنا عشریہ کے شیخ ابراھیم زنجانی کی کتاب "عقائد الإمامية"، 3/179

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

ملائکہ کی پیدائش اہل بیت کی خدمت کرنے کے لئے ہوئی ہے۔ ✿

ملاحظہ فرمائیں: کتاب (بحار الأنوار) للمجلسی، 26/335

☆شیعہ کہتے ہیں

اگر الہ ان "اماموں" کی ولایت پر راضی نہ ہو تو وہ اللہ تعالی نہیں ہو سکتا ✿

شیعہ کتاب: الاعلام الامعۃ فی شرح الجامعۃ / صفحہ 160

ماخوذ از کتاب "من هم الشيعة الاثنا عشرية؟"، از: الشیخ/ عبد الله بن محمد السلفي حفظه الله، مترجم: شفیق الرحمن ضياء الله المدني، مراجعة: جمشید عالم عبد السلام السلفي، عزیز الرّحمن ضیاء اللہ السنابلی 【 】

شیعہ اثنا عشریہ کا 3 صحابہ اکرام رضی اللہ عنہ کے علاوہ بقیہ کو کافر قرار دینا

☆شیعہ اثنا عشریہ تین صحابہ کرام کو چھوڑ کر بقیہ تمام صحابہ کرام کو کافر و مرتد کہتے ہیں، اور ان میں سر فہرست ابو بکر، عمر، عثمان، خالد بن ولید، معاویہ بن ابی سفیان اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ (دیکھیں: کتاب (الروضة من الكافي) للكليني، ۸/۲۵۴)۔

شیعہ اثنا عشریہ کا ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے بغض و عداوت رکھنا

☆شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ:

تبرّا کے سلسلے میں ہمارا (شیعہ اثنا عشریہ کا) عقیدہ یہ ہے کہ: ہم چار بتوں (ابو بکر، عمر، عثمان، معاویہ) اور چار عورتوں (عائشہ، حفصہ، ہند، امّ الحکم)، اور ان کے تمام متبوعین و پیروکاروں سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں، اور (ہم یہ کہتے ہیں کہ) یہ لوگ روئے زمین پر سب سے بُرے لوگ ہیں، اور اللہ، اس کے رسول اور ائمہ پر ان کے دشمنوں سے تبرا بازی کئے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ (دیکھیں: کتاب (حق الیقین) للمجلسی، ص ۵۱۹)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کافر ہیں، اور ان دونوں سے محبّت کرنے والا بھی کافر ہے۔ (دیکھیں: کتاب (بحار الأنوار) للمجلسی، ۶۹/۱۳۸، ۱۳۷)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

ابو بکر و عمر ملعون ہیں، اور یہ دونوں اللہ عزوجل کے ساتھ کفر و شرک کر کے مرے۔ (دیکھیں: کتاب (بصائر الدرجات) للصفّار، ۸/۲۴۵)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

نبی ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ غار (ثور) اس وجہ سے لے گئے کیوں کہ خدشہ تھا کہ کہیں وہ کفار کو آپ ﷺ کے بارے میں جانکاری نہ دیدیں۔ (دیکھیں: کتاب (تفسیر البرھان) لہاشم بحرانی، ۲/۱۲۷)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے حالاں کہ ان کی گردن میں بُت لٹکے ہوتے اور وہ ان کی سجدہ کر رہے ہوتے۔(دیکھیں: کتاب (الأنوار النعمانية) لنعمۃ اللہ جزائری، ۱/۵۳)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ایسی بیماری لاحق تھی کہ جسے آدمی کا پانی (منی) ہی شفا دے سکتا تھا، اور۔معاذ اللہ۔ان کی دادی زنا کی بیٹی تھیں۔(دیکھیں: کتاب (الأنوار النعمانية) لنعمۃ اللہ جزائری، ۱/۶۳، و کتاب (الصراط المستقیم) لزین الدین النباطی البیاضی، ۳/۲۸)۔

☆اسی طرح یوم نیروز کی تعظیم کے قائل ہیں، اور عمر رضی اللہ کے قتل کیے جانے والے دن کا جشن مناتے ہیں، اور ان کے قاتل کو باباشجاع الدین کا نام دیتے ہیں، اور عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کرنے کی وجہ سے بطور جزا اس کی قبر کی زیارت پر لوگوں کو ابھارتے ہیں۔(دیکھیں: کتاب (عقد الدرر في بقر بطن عمر) لیاسین الصوّاف، ص ۱۲۰)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

قریش کے دو بت یعنی (ابو بکر و عمر) پر بددعا کرنا عظیم ترین نیکی اور طاعات میں سے ہے، اور انہیں لوگوں نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر جبت اور طاغوت کا اطلاق کیا ہے۔(دیکھیں: کتاب (إحقاق الحق) للمرعشی، ۱/۳۳۷)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

ان کے من گھڑت و جھوٹے مہدی ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو زندہ کریں گے اور انہیں پھانسی دے کر جلائیں گے، پھر وہ امّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو زندہ کریں گے اور ان پر حد قائم کریں گے۔(دیکھیں: کتاب (الرجعۃ) لاحمد احسائی، ص ۱۱۶، ۱۶۱)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

عثمان رضی اللہ عنہ زانی اور مخنّث (ہجڑے) تھے اور دف بجاتے تھے۔(دیکھیں: کتاب (الصراط المستقیم) لزین الدین النباطی البیاضی، ۳/۳۰)۔

【شیخ عبد اللہ بن محمد سلفی۔حفظہ اللہ / من ھم الشیعۃ الإثناعشریۃ】

صحابہ کو گالی دینا الشیخ ابن عثیمین اور الشیخ ابن باز رحمہ اللہ کی نظر میں

فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ صحابہ کو گالی دینے کے بارے میں کہتے ہیں:

ہم پر واجب ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم أجمعین سے محبت، ان کا احترام کریں، ان کی عزتوں کا دفاع اور جو ان کے آپس میں لڑائی جھگڑے ہوئے ہیں ان کے بارے میں خاموش رہیں۔ جو ان کو گالی دے اس کو منافق سمجھیں کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینے کی جرأت وہی کرتا ہے جو نفاق میں لتھڑا ہوا ہو (العیاذ باللہ) ورنہ وہ کیسے صحابہ کو گالی دے سکتا ہے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خیر الناس قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم

بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر جو ان کے بعد آئیں گے، پھر جو ان کے بعد آئیں گے

اور اسی طرح فرمایا:

لاتسبوا أصحابي

میرے صحابہ کو گالی نہ دو۔

اور صحابہ رضی اللہ عنہم أجمعین کو گالی دینا در حقیقت صحابہ میں تو طعن ہے ہی، شریعت، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کی حکمت میں بھی طعن ہے۔

صحابہ میں طعن ہونا تو بالکل واضح بات ہے۔

اور شریعت میں طعن اس طرح کہ ہمارے لیے شریعت کے ناقلین صحابہ کرام ہی تو ہیں، جب ناقل شریعت ہی مستحق سب وشتم قرار دے دیا جائے تو لوگوں کا اللہ کی شریعت سے بھی اعتماد اٹھ جائے گا۔ اور اسی لیے بعض لوگ تو (العیاذ باللہ) صحابہ کرام کو فاجر و فاسق اور کافر تک قرار دیتے ہیں اور گالی دیتے ہوئے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم اجمعین جیسے اشرف صحابہ کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طعن اس طرح ہے کہ آدمی اپنے دوست کے حال پر سمجھا جاتا ہے دونوں کی قدر و منزلت کا ایک دوسرے سے اندازہ ہوتا ہے چنانچہ لوگ جب کسی کو کسی فاسق شخص کا دوست پاتے ہیں تو ان کا اس سے بھی اعتبار اٹھ جاتا ہے۔

: اور مشہور حکایت بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ

المرء علی دین خلیلہ فلینظر أحدکم من یخالل

انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہذا ہر ایک کو دیکھ بھال کر دوست اختیار کرنا چاہیے۔

: ایک اور منظوم حکایت ہے

عن المرء لا تسئل وسل عن قرینہ فکل قرین بالمقارن یقتدي

آدمی کے بارے میں نہ پوچھ بلکہ اس کے ساتھی کے بارے میں پوچھ لے کیونکہ ہر دوست اپنے دوست کی ہی پیروی کرتا ہے۔

اور اللہ کی حکمت میں طعن یوں بنتا ہے کہ کیا اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ اشرف الخلق ہیں ان کی صحبت کے لیے ایسے فاجر و فاسق اور کافر لوگوں کا انتخاب کیا ہے (العیاذ باللہ)۔ اللہ کی قسم یہ حکمت نہیں ہو سکتی۔

: شیخ ابن باز رحمہ اللہ اسی سوال کے جواب میں فرماتے ہیں ✿

حمد و صلاۃ کے بعد، صحابہ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے بلکہ یہ ارتداد عن الاسلام ہے پس جو شخص ان کو گالی دے گا اور ان سے بغض رکھے گا وہ مرتد ہے، کیونکہ وہ ناقلین شریعت ہیں انہوں نے حدیث و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم تک پہنچایا، وہ ناقلین وحی ہیں انہوں نے قرآن کریم ہم تک پہنچایا، جو شخص ان کو گالی دے یا ان سے بغض رکھے یا ان کے فسق کا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے

(نسأل اللہ العافیۃ والسلامۃ)

شیعہ اثنا عشریہ کے منگھڑت (جھوٹ و خود ساختہ) مہدی اور قول رجعت

:☆شیعہ اثنا عشریہ اس بات کے قائل ہیں کہ

جبرئیل، میکائیل، کرسی، لوح محفوظ اور قلم سب ان کے مہدی کے تابع و مطیع ہیں، یہ اس لئے کہ ان کے مہدی سفّاح (خون ریز) ہیں۔ (دیکھیں: کتاب (عقائد الإمامیۃ) لمحمد رضا مظفر، ص ۱۰۲)

: ☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

(شیعہ کے نام نہاد مہدی کا جسم اسرائیلی جسم ہے۔ (دیکھیں: کتاب (الإمام المھدي من الولادۃ إلی الظھور) لمحمد قزویني، ص ۵۳

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

شیعہ کے مہدی نیا حکم، نیا کتاب، نیا فیصلہ لے کر آئیں گے اور وہ عرب پر شدید ہوں گے، ان کا معاملہ صرف تلوار کا ہو گا، نہ وہ کسی کا توبہ قبول کریں گے اور نہ ہی اللہ کی راہ میں (کسی ملامت گر کی ملامت کو خاطر میں لائیں گے۔ (دیکھیں: کتاب (الغیبۃ) لمحمد نعمان، ص ۱۵۴

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

(جب مہدی خروج کریں گے تو ان کے اور عرب و قریش کے درمیان معاملہ صرف تلوار کا ہو گا۔ (دیکھیں: کتاب (الغیبۃ) لمحمد نعمان، ص ۱۵۴

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

(ہمارے اور عربوں کے درمیان صرف ذبح کا معاملہ باقی رہ گیا ہے، اور پھر ہاتھ سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔ (دیکھیں: کتاب (الغیبۃ) لمحمد نعمانی، ص ۱۵۵

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

ان کے مہدی مسجد حرام اور مسجد نبوی کو مسمار کریں گے، اور آل داؤد کے حکم کے مطابق فیصلہ کریں گے، اور اللہ سے اپنے عبرانی نام سے کلام کریں گے، بلکہ دو تہائی زمین کے

لوگوں کو قتل کریں گے۔(دیکھیں: کتاب (بحار الأنوار) للمجلسی، ۵۲/۳۳۸،وکتاب (أصول الکافي)، ۱/۳۹۷، وکتاب (الغیبة) للنعماني، ص۳۲۶، وکتاب (الرّجعة) لاحمد احسائی، ص۵۱)

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

(جہاد اس وقت تک جائز نہیں جب تک ان کے نام نہاد مہدی اپنے سرداب (غار) سے باہر نہ آجائیں۔(دیکھیں: کتاب (وسائل الشیعة) للحر العاملی، ۱۱/۳۷

ماخوذ از کتاب "من هم الشيعة الاثناعشرية؟"، از: الشیخ/ عبد الله بن محمد السلفي حفظه الله، مترجم: شفيق الرحمن ضياء الله المدني، مراجعة: جمشيد عالم عبد السلام السلفي، عزيز الرّحمن ضياء الله السنابلي

شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک امام مہدی کا نام لینے والا کافر ہے

امامیہ شیعوں کے "امام غائب" کے بارے میں علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

واما الرافضة الامامية فلهم قول رابع وهو: أن المهدي هو محمد بن الحسن العسكري المنتظر, من ولد الحسين بن علي لا من ولد الحسن, الحاضر في الأمصار، الغائب عن الأبصار، الذي يورث العصا، ويختم الفضا، دخل سرداب سامراء طفلاً صغيراً من أكثر من خمسمائة سنة، فلم تره بعد ذلك عين، ولم يحس فيه بخبر ولا أثر، وهم ينتظرونه كل يوم ويقفون بالخيل على باب السرداب، ويصيحون به أن يخرج إليهم، اخرج يا مولانا، اخرج يا مولانا! ثم يرجعون بالخيبة والحرمان، فهذا دأبهم ودأبه، ولقد أحسن من قال: ما آن للسرداب أن يلد الذي...

كلمتموه بجهلكم ما آنا؟ فعلى عقولكم العفاء فإنكم... ثلثتم العنقاء والغيلانا ولقد أصبح هؤلاء عاراً على بني آدم وضحكة يسخر منها كل عاقل .

امامی رافضیوں کی ایک چوتھی بات یہ ہے کہ امام مہدی کا نام محمد بن حسن عسکری ہے جس کا انتظار کیا جارہا ہے۔ وہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی نسل سے ہے، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی نسل سے نہیں۔ وہ آبادیوں میں موجود ہے لیکن آنکھوں سے غائب ہے۔ وہ دنیا پر اپنی حکومت قائم کرے گا۔ وہ چھوٹا سا بچہ تھا جب وہ سامراء کے مورچے میں داخل ہوا تھا۔ یہ پانچ سو سال (اور اب سے کوئی بارہ سو سال) پہلے کی بات ہے۔ اس کے بعد نہ کسی آنکھ نے اسے دیکھا ہے نہ اس کے بارے میں کوئی خبر ملی ہے نہ اس کا کوئی نشان ملا ہے۔ امامی شیعہ ہر روز مورچے کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس کا انتظار کرتے ہیں اور اسے آوازیں لگاتے ہیں کہ اے ہمارے مولیٰ تو نکل، اے ہمارے مولا تو نکل۔ پھر وہ ناکامی و نامرادی کے ساتھ واپس لوٹ جاتے ہیں۔ یہ ان کی اور ان کے امام منتظر کی روداد ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے :

ما آن للسرداب أن يلد الذي... كلمتموه بجهلكم ما آنا؟ فعلى عقولكم العفاء فإنكم... ثلثتم العنقاء والغيلانا

ابھی وقت نہیں آیا، ابھی وقت نہیں آیا کہ مورچے سے وہ شخص پیدا ہو جس سے تم اپنی جہالت کی بنا پر باتیں کرتے ہو۔ تمہاری عقلوں پر مٹی پڑ گئی ہے اور تم عنقاء اور غیلان (عربوں کے ہاں دو وہمی و خیالی چیزوں) کو تین کر رہے ہو۔) یہ لوگ بنی آدم کے لیے باعث عار اور ایسے بن گئے ہیں کہ کوئی عقل مند شخص ان کی بیوقوفی پر ہنسے بغیر نہیں رہ سکتا۔"[المنار المنیف لابن القیم:153]

تمام احادیث کے خلاف رافضیوں کا کہنا ہے کہ مہدی کا نام محمد بن حسن عسکری ہے۔ وہ اس کے نام کی پکار بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں: یاصاحب الزمان، الغوث الغوث، ادرکنی ادرکنی وغیرہ۔

یہ لوگ اس کا نام پکارنا جائز نہیں سمجھتے بلکہ المہدی، القائم، المنتظر، صاحب الزمان، صاحب الامر والحاجة والخاتم اور صاحب الدار کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس کو نقمہ بھی کہا جاتا ہے۔[روضة الکافي للکلیني، ص:195]

ان کے نزدیک امام مہدی کا نام لینا جائز نہیں۔ ان کی معتبر کتابوں میں لکھا ہے :

ولا یحل ذکرہ باسمہ

[امام مہدی کا نام لے کر اس کا ذکر کرنا جائز نہیں۔"[اصول الکافي: 1/333، الارشاد، ص:394، اکمال الدین لابن بابویہ، ص:608 "

جو شیعہ مہدی کا نام لے لے وہ کافر ہو جاتا ہے، کہتے ہیں :

صاحب ھذا الامر، لایسمیہ باسمہ الا کافر

[صاحب ہذا الامر، اس کا نام کافر ہی لیتا ہے۔"[اصول الکافي: 1/333 "

[اگر کہیں مہدی کا نام لکھنا پڑے تو شیعہ اس کا نام حروف مقطعات کے ساتھ لکھتے ہیں، مثلاً م ح م د۔[اصول الكافي:339/1

: شیعہ اپنے مہدی کے بارے میں کہتے ہیں کہ 255ھ میں اس کی ولادت ہوئی اور 260ھ میں وہ غائب ہو گیا، کہتے ہیں

يشهد الموسم فيراهم، ولا يرونه

[مہدی حج کے لیے آتا ہے۔ وہ ان کو دیکھ رہا ہوتا ہے لیکن وہ اسے نہیں دیکھ پاتے۔"[اصول الكافي:337/1، 338، الغيبة للنعماني، ص:116 "

: مشہور شیعہ الفیض کاشانی (م:1091ھ) نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں لکھا ہے

لو قام قائمنا رد الحميراء عائشة حتى يجلدها الحد

[اگر ہمارا مہدئ منتظر آ گیا تو وہ حمیراء عائشہ کو قبر سے واپس نکال کر اس پر حد قائم کرے گا۔"[التفسير الصافي للفيض الكاشاني:359/3، نور اليقين للمجلسي: ص347 "

: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ان کے "امام زمان" کے بارے میں لکھتے ہیں

.... فليس فيهم احد يعرفه لا بعينه ولا صفته، لكن يقولون: ان هذا الشخص الذي لم يره احد، ولم يسمع به خبر، هو امام زمانهم، ومعلوم ان هذا ليس هو معرفة بالامام

ان میں سے کوئی بھی اسے پہچانتا نہیں، نہ اسے کسی نے دیکھا ہے نہ اس کی کوئی صفت کسی کو معلوم ہے بلکہ کہتے ہیں کہ وہ ایسا شخص ہے جسے کسی نے دیکھا نہیں نہ اس کی کوئی خبر "

[سنی ہے۔ وہ ان کا امام زمان ہے حالانکہ معلوم ہے کہ یہ امام کی پہچان نہیں ہے۔"[منهاج السنة النبوية لابن تيمية:114/1

: شیخ الاسلام رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں

ويقولون: انما كانوا على الحق لان فيهم الامام المعصوم، والمعصوم عند الرافضة الامامية الاثني عشرية هو الذي دخل الي سرداب سامراء بعد موت ابيه الحسن بن علي العسكري سنة ستين

. ومائتين، وهو الي الان غائب، لم يعرف له خبر، ولا وقع له احد علي عين ولا اثر

رافضی کہتے ہیں کہ وہ حق پر ہیں کیونکہ ان میں امام معصوم موجود ہے۔ رافضی امامی اثنا عشری شیعوں کے نزدیک معصوم وہ ہے جو اپنے والد کی وفات کے بعد 260ھ میں "

[سامراء کے مورچے میں داخل ہو گیا اور اب تک غائب ہے۔ اس کی کوئی خبر معلوم نہیں ہوئی نہ کسی کو اس کا کوئی نشان ملا ہے۔"[مجموع الفتاوي لابن تيمية:452/27

شیعہ اثنا عشریہ کا قبروں اور مزاروں کی عبادات کے بارے میں قبیح غلو

:☆شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ

حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت بیت اللہ الحرام سے زیادہ بہتر ہے، بلکہ حسین کے زائرین پاک لوگ ہیں، اور ان کے بارے میں شک و تردّد (توقّف) کرنے والے اولادِ زنا ہیں۔ (دیکھیں: کتاب (بحار الأنوار للمجلسي)، ۹۸/۸۵)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

بے شک حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کرنا دو ملیون (بیس لاکھ) حج، دو ملیون (بیس لاکھ) عمرہ اور دو ملیون (بیس لاکھ) غزوہ کے برابر ثواب ہے، اور ہر حج، عمرہ اور غزوہ کا ثواب رسول اللہ ﷺ اور ائمہ راشدین کے ساتھ حج، عمرہ اور غزوہ کے ثواب کی طرح ہے۔ (دیکھیں: کتاب (نور العينين في المشي إلى زيارة قبر الحسين) لمحمد الاصطهباناتي، ص۲۶۵)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

کربلا اسلام میں سب سے مقدّس جگہ ہے، نیز مکہ و مدینہ اور بیت المقدس سے زیادہ عظیم ہے۔ (دیکھیں: شیعوں کے شیخ عباس کاشانی کی کتاب (مصابيح الجنان)، ص۳۶۰)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

بے شک حسین رضی اللہ عنہ کی قبر کی مٹی کو کھانا ہر بیماری سے شفا ہے۔ (دیکھیں: شیعوں کے شیخ مفید کی کتاب (المزار)، ص۱۲۵)۔

:☆اسی طرح وہ۔ جھوٹے طور پر۔ کہتے ہیں کہ

ابو عبد اللہ (جعفر صادق) رحمہ اللہ کہتے ہیں: قسم اللہ کی! اگر میں تمہیں حسین اور ان کے قبر کی زیارت کی فضیلت بیان کر دوں، تو تم لوگ سرے سے حج ہی کرنا چھوڑ دو گے، تمہاری بربادی ہو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم بنانے سے پہلے کربلا کو امن والا اور مبارک حرم بنایا تھا؟! (دیکھیں: شیعوں کے شیخ ابن قولویہ قمی کی

کتاب (کامل الزیارات)، ص۴۴۹)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

بے شک مقبروں میں نماز ادا کرنا مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے، بلکہ کہا گیا ہے کہ: مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کے بالمقابل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی مسجد میں نماز ادا کرنا اس سے دوگنا اجر کا باعث ہے۔(دیکھیں: شیعوں کے شیخ علی سیستانی کی کتاب (منہاج الصالحین)، ۱/۱۸۷)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

اسلام میں سب سے بڑی عید، عید الفطر اور عید الاَضحیٰ نہیں ہے، بلکہ عید غدیر ہے جو کہ بدعی (نئی ایجاد کردہ) ہے اور اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔(دیکھیں: شیعوں کے شیخ محمد شیرازی کا رسالہ (عید الغدیر)، ص۱۱)۔

شیعہ اثناعشریہ کی کفار سے دوستی، اور انکی خیانتوں اور بے وفائیوں کا بیان

:☆شیعہ اثناعشریہ کہتے ہیں کہ

اور اہل کوفہ پر ملامت وناگواری کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو طعن کا نشانہ بنایا، اور حسین کو دعوت دینے کے بعد قتل کرڈالا (دیکھیں: کتاب (تاریخ الکوفہ)، ص۱۱۳)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

بے شک حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ ہمارے اور اس قوم کے درمیان فیصلہ کردے جنہوں نے ہماری مدد کے لئے ہمیں دعوت دی لیکن انہوں نے ہمیں قتل کرڈالا۔(دیکھیں: کتاب (منتھی الآمال)، ۱/۵۳۵)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں

حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں (یعنی کوفہ کے شیعوں) نے ہمیں خوفزدہ کیا، اور یہ اہل کوفہ کی کتابیں (خطوط) ہیں، اور یہی میرے قاتل ہیں۔(دیکھیں: کتاب (مقتل الحسین) لعبد الرزاق المقرم، ص۱۷۵)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

علی بن حسین رحمہ اللہ نے اہل کوفہ کو روتے اور نوحہ کرتے دیکھ کر فرمایا: ہماری خاطر تم روتے اور نوحہ کرتے ہو! تو پھر وہ کون ہے جس نے ہم کو قتل کیا ہے؟؟ (دیکھیں: کتاب (نفس المھموم) لعباس قمی، ص۳۵۷)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

پھر حسین رضی اللہ عنہ سے اہل عراق کے بیس ہزار لوگوں نے بیعت کی جنہوں نے آپ کے ساتھ غداری کی، آپ کے خلاف خروج کیا جبکہ آپ کی بیعت ان کے گردنوں (میں لٹکی ہوئی) تھی، اور پھر انہوں نے آپ کو قتل کرڈالا۔(دیکھیں: کتاب (أعیان الشیعۃ) لمحسن امین، ۱/۳۲)۔

☆اسی طرح وہ اسلامی ممالک کے خلاف دشمنوں کی نصرت ومدد کو واجب کہتے ہیں، اور قبضہ گر جنگجوؤں سے عدم تعرّض کے قائل ہیں۔

دیکھیں: شیعوں کے بڑے مرجع سیستانی کے ۴/۳/۲۰۰۳ عیسوی کو جاری کردہ فتوی کو جس میں عراق پر حملہ کرنے والی امریکی فوجیوں سے جنگ نہ کرنے کی ہدایت کی گئی) ہے، اور شیعوں کے شیخ محمد مہری نے اس بات کی تاکید کی ہے کہ عراق میں جو شیعہ کے مراجع کی طرف سے فتوی صادر ہوتا ہے اور جس میں ان اجنبی فوجیوں کے خلاف وجوب جہاد کا مطالبہ کیا جاتا ہے جو عراق کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں وہ فتوی دلیل سے خالی ہے، اور یہ فتاوے محض تقیہ وخوف اور زندگی کی حفاظت کے طور پر ہیں، کیوں کہ یہ اکراہ واجبار کے تحت ہیں۔ اور اس کی تاکید شیعوں کے مرجع صادق شیرازی مقیم "قُم" کے فتوی سے ہوتی ہے جو عراقی نظام حکومت کے اسقاط کے لئے امریکہ کے ساتھ تعاون کو جائز سمجھتا ہے۔(دیکھیں: جریدہ الوطن، کویت، بروز جمعہ، ۲۷/۹/۲۰۰۲م)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

بے شک وہ مسلمان جو سرحدوں پر کفار سے لڑائی کرتے ہیں وہ دنیا وآخرت میں جنگجو ہیں، اور شہداء تو صرف شیعہ امامیہ ہیں گرچہ اپنی بستروں پر ہی وفات پائیں۔

دیکھیں: کتاب (تھذیب الأحکام) للطوسی، ۹۸/٦)۔)
【شیخ عبد اللہ بن محمد سلفی۔ حفظہ اللہ / من ھم الشیعۃ الإثنا عشریۃ】

شیعہ اثنا عشریہ کا مکہ ور مدینہ سے بغض وعداوت رکھنا

:☆شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ

(اہل مکہ اعلانیہ طور پر اللہ کا انکار وکفر کرتے تھے، اور اہل مدینہ اہل مکہ سے ستر گنا زیادہ خبیث تھے۔(دیکھیں: کتاب (أصول الکافی) للکلینی، ۴۱۰/۲

مکہ پر حوثی شیعوں کے حالیہ حملے پر الشیخ صالح بن فوزان کی مسلمانوں کی نصیحت

ہم اللہ تعالی کی حمد بیان کرتے ہیں کہ اس نے ان کے اس مکر کو مسجد الحرام سے پھیر دیا۔ ان کے خلاف ہم بد دعاء کرسکتے ہیں کیونکہ یہ عقوبت کے مستحق ہیں۔ اور یہ کوئی پہلے لوگ نہیں جنہوں نے یہ حرکت کی ہے۔ قرامطہ (شیعوں کے ایک فرقے) نے بیت اللہ کے ساتھ کیا کچھ کیا، اور ان سے بھی پہلے حبشہ کے بادشاہ (ابرہہ) نے جو کعبۃ اللہ کو منہدم کرنے کا بد ارادہ کیا تھا (اس کا کیا حشر ہوا)، چناچہ اللہ تعالی ایسے لوگوں کی گھات میں ہوتا ہے (اور ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیتا ہے)۔

۔۔۔یہ حبشہ کا بادشاہ کعبۃ اللہ کو منہدم کرنے کے لیے بہت بڑی ہاتھی بردار فوج لایا تھا لیکن اللہ تعالی نے اسے ایسا کرنے نہ دیا، پھر ان پر پرندوں کے ابابیل (یعنی جھنڈ کے جھنڈ) بھیج دیے جن میں سے ہر پرندے کے پاس تین تین کنکریاں تھیں، ایک چونچ میں ہوتی اور دو پنجوں میں، جب وہ ان کے بیچ پہنچتے تو وہ کنکریاں ان پر مار دیتے، اور وہ کنکریاں کافروں کے سر میں گھس کر آرپار ہوتی ہوئی اس کے دبر سے خارج ہوتیں، یہاں تک کہ اللہ تعالی نے انہیں اسی جگہ ہلاک کر کے رکھ دیا، ان میں سے کوئی بھی نہ بچا۔

:فرمان باری تعالی ہے

﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ، أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ، وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ، تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ﴾
(الفیل:1-5)

کیا تونے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ کیا اس نے ان کی تدبیر کو بے کار نہیں کر دیا؟، اور ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیج دیے، جو ان پر کھنگر ((پکی ہوئی مٹی) کی کنکریاں پھینکتے تھے، تو اس نے انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح (چوراچورا) کر دیا

اسی طرح قرامطہ کو دیکھیں انہوں نے کیا کچھ نہیں کیا! حجاج کرام کا مسجد الحرام میں اور عرفہ میں بھی قتل عام کیا اور حجر اسود کو اٹھا کر اپنے خود ساختہ کعبہ میں لے گئی (یہ سن 317ھ بمطابق 908ع کا واقعہ ہے۔(کتب تاریخ

جسے وہ "۔۔۔" کا نام دیتے ہیں، انہوں اسے وہاں لے جاکر نصب کر دیا اور وہاں یہ بیس برس سے بھی زیادہ رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالی نے اسے واپس کعبۃ اللہ پہنچا دیا۔ یہ اعمال رہے ہیں شیعہ روافض کے اللہ تعالی کے حرم کے ساتھ، اور آج تک یہی شیعہ ہیں جیسا کہ یہ حوثی لوگ یہ بھی شیعہ ہیں روافض ہیں، لہذا یہ اپنے آباء واجداد کی میراث پر ہی چل رہے ہیں، لیکن اللہ تعالی ہمیشہ سے ان کی گھات میں ہے۔

:موقع پر "الاخباریۃ" میڈیا کو جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں جس کا مختصر مفہوم ہے

یہ حوثی لوگ ابرہہ کی تاریخ کو دوہرانا چاہتے ہیں تو ان کا بھی انجام وہی ہوگا اور ہوا جو اس کا ہوا تھا، کہ الحمد للہ اللہ تعالی کی رحمت ونصرت سے ان کے مکر اور حملے کو بے کار ونا کام کر دیا گیا۔ یہ لوگ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اللہ تعالی خود ان کی اس قسم کی خبیث وناپاک حرکتوں کے ذریعے ان کی اصلیت آشکارا فرمادیتا ہے۔ اللہ تعالی نے اس بیت کو بیت العتیق کا بھی نام دیا ہے کیونکہ اللہ تعالی اس کو ایسے جابروں کے قبضے سے محفوظ رکھتا ہے جو اس کے ساتھ بد ارادہ رکھتے ہیں۔

مفتی مملکت الشیخ عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ فرماتے ہیں

:مفتی مملکت شیخ عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ "الاخباریۃ" سے گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں

اللہ تعالی اپنے گھر کا محافظ ہے۔ وہ ان حوثیوں کے مکر کو انہی پر پلٹا دے گا۔ ان کا بیت اللہ پر حملہ کرنے کی جسارت کرنا دلیل ہے ان کے بیت اللہ سے بغض کی، اور بیت اللہ سے بغض رب العالمین سے بغض کی دلیل ہے۔ مزید تاکید کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ان حوثیوں کا بلیسٹک میزائل سے مکہ کو نشانہ بنانا ایسا قبیح فعل ہے جو نفاق، کفر وگمراہی کی

ہی پیداوار ہو سکتا ہے۔

:اپنی ویب سائٹ پر "عکاظ" سے بروز اتوار گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں

اس حملے کو ناکام بنادینا اللہ تعالی کی نعمت ہے، اور اللہ کی جانب سے اس حکیمانہ قیادت وحکومت کو توفیق دی گئی ہے کہ وہ اس وطن عزیز اور مقدس مقامات کی حفاظت کرتی ہے، اللہ تعالی ہر خیر کی انہیں توفیق دے۔ فضیلۃ الشیخ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ پورے معاشرے اور عوام کو اس قسم کے سازشی عناصر اور دہشتگردوں کے خلاف ایک ہاتھ بن کر مقابلہ کرنا ہوگا۔

اسی طرح سے وطن میں مقیم بعض غیر ملکیوں کا ایسے وطن مخالف سیلز کو تقویت دینے میں کردار ادا کرنے کے بارے میں فرمایا کہ اس ملک میں تقریباً 10 ملین کے قریب غیر ملکی رہتے ہیں جنہیں یہاں سے عزت واکرام ہی ملتا ہے، ان کی جان ومال محفوظ ہوتے ہیں، اور ان پر کوئی ظلم وناانصافی نہیں ہوتی لہذا اس نعمت کی قدر کرنی چاہیے ناکہ اس قسم کی حرکتوں کے ذریعے ناشکری۔

شیخ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ سوشل میڈیا کہ ذریعے بھی اس قسم کے عناصر کی خبر متعلقہ قانون نافذ کرنے والے اداروں تک پہنچانا ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے، اور امت کی طرف سے ہم پر واجب ہے، تاکہ ہم ان کے ناپاک عزائم کو مل کر خاک میں ملا سکیں اور امت، قوم وملت کی حفاظت کرسکیں، ہمیں ایسوں سے نہیں ڈرنا چاہیے اور انٹرنیٹ کے ذریعے بھی ایسے عناصر کی خبر پہنچانی چاہیے۔

شیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ فرماتے ہیں

:شیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ فرماتے ہیں

.الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ ومن اتبع ھداہ

اَما بعد: مسلمان اچھی طرح سے جانتے ہیں جو بڑی بڑی گمراہیاں روافض کے یہاں پائی جاتی ہیں جن کا شمار ہی نہیں۔

جن میں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور مسلمانوں کی تکفیر کرنا، اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے تعلق سے غلو کرنا (اللہ تعالی کے یہاں یہ اہل بیت ان روافض اور ان کے غلو سے بَری ہیں)۔

اور اس غلو میں سے ان کا اپنے آئمہ کے متعلق یہ کہنا بھی ہے کہ وہ علم غیب رکھتے ہیں اور کائنات کے ذرے ذرے میں تصرف کرتے ہیں! آخر روافض نے اس کائنات میں اللہ تعالی کے لیے کیا (اختیار) چھوڑا ہے؟! اور اس باب میں کتنی ہی ان کے پاس کفریات پائی جاتی ہیں!

اور ان کٹھن ایام میں جن میں روافض نے مسلم ممالک میں تباہ کن جنگیں چھیڑ رکھی ہیں جیسے یمن اور شام میں جس میں انہوں نے ان کے سینکڑوں ہزاروں لوگوں کے خون کو حلال کرلیا ہے، اور ان کی اولادوں کو بگاڑ رہے ہیں کہ انہیں رافضی بنارہے ہیں کہ جو ان کے کفریہ عقائد میں اور اہل اسلام کا خون بہانے میں شریک ہوں۔

ان وحشیانہ حرکتوں پر بھی بس نہیں، ان کے دلوں میں رچے بسے حسد ونفرت نے انہیں اب اس بات تک پر ابھار دیا کہ وہ بلیسٹک میزائل مکہ مکرمہ کی طرف پھینکیں، تاکہ اللہ تعالی کی حرمتوں کو پامال کریں جن پر ان کا ویسے ہی ایمان نہیں، نہ اس کی کوئی قدر وقیمت ہے ان کے یہاں۔

:انہی کے جیسے اعمال کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالی کا فرمان ہے

(﴿وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ (الحج:25

(اور جو بھی اس (حرم) میں کسی قسم کے ظلم کے ساتھ کسی کج روی کا ارادہ کرے گا ہم اسے دردناک عذاب سے مزہ چکھائیں گے)

ان سے پہلے ان کے اسلاف قرامطہ بھی اس قسم کا الحاد وظلم کرچکے ہیں چناچہ انہوں نے سینکڑوں حجاج کا اللہ کے حرم میں اور اس کے بیت عتیق میں قتل عام کیا، اور حجر اسود تک کو اٹھا کرلے گئے اور اسے اپنے دارِ الحاد ہجر (الاحساء) میں واقع اپنے کعبے میں رکھ دیا۔

لہذا حوثی روافض کی جانب سے یہ عمل اسی کی تجدید وتجسیم ہے، جو ان کے اسلاف اور بڑوں یعنی قرامطہ کے سینوں میں چھپا دلی ارمان وخواب تھا۔

:حسین الموسوی اپنی کتاب "للہ ثم للتاریخ" ص 91-92 میں اپنی خمینی سے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے

امام کے ساتھ خاص مجلس میں انہوں نے مجھ سے کہا: سید حسین اب وہ وقت آچکا ہے کہ ہم اپنے آئمہ (صلوات اللہ علیہم) کی وصیتوں کی تنفیذ کریں، ہم عنقریب ناصبیوں کا"

خون بہائیں گے، ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے، ان میں سے ہر گز بھی کسی کو نہ چھوڑیں گے کہ وہ سزا و عقاب سے بچ پائے، اور عنقریب ان کا سارا مال خالصتاً اہل بیت کے شیعہ کے لیے ہو گا، اور عنقریب ہم مکہ اور مدینہ کا وجود ہی روئے زمین سے مٹا دیں گے، کیونکہ یہ دونوں شہر اب وہابیوں کا گڑھ بن چکے ہیں، لازم ہے کہ اللہ تعالی کی مبارک و مقدس سرزمین کربلاء نماز میں لوگوں کا قبلہ ہو، اور اس طرح سے ہم اپنے آئمہ علیہم السلام کے خواب کی تعبیر کر سکتے ہیں، ہماری اپنی ریاست قائم ہو چکی ہے جس کے قیام کے لیے ہم نے کئی برس جد وجہد کی، اب سوائے تنفیذ کے اور کچھ بچا نہیں!!"

میں یہ کہتا ہوں: یہ بات کوئی بعید نہیں کہ حوثی اپنی اس بہت بڑی فتنہ انگیزی میں جو یمن میں مچا رکھی ہے اور جو مکہ اور مملکت عربیہ سعودیہ کی یہ مخالفت کرتے ہیں اسی خبیث مذہب کا شاخسانہ ہے جو خمینی رافضی اہل بیت کی طرف منسوب کرتا ہے (اللہ تعالی کے یہاں اہل بیت ان سے بری اور منزہ ہیں)، لہذا حوثیوں کی یہ کارروائیاں یہی اپنے باطنیہ خوابوں کو حقیقت کا روپ دینے کے سلسلے میں ہے کہ مکہ و مدینہ کو منہدم کر دیا جائے، اور کعبہ کی تحویل وثنی (شرک و بت پرستی کے مظہر) کربلاء کی طرف کر دی جائے جسے جھوٹ و فجور سے کام لیتے ہوئے خمینی مقدس کہہ رہا ہے، جبکہ اسی پل اس کے باطنیہ نفس نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ مقدس کا وصف مکہ اور مدینہ کے لیے استعمال کرے۔

اللہ تعالی ان زندیق روافض کی تمناؤں کو خاک میں ملا دے، اور بلاد حرمین کی ان کے جرائم سے حفاظت فرمائے، اور اسلام و مسلمانوں کی نصرت فرمائے، اور ان کی حکومت کو تہس نہس کر دے جیسے اس نے ان کے اسلاف قرامطہ اور باطنیہ کی ریاستوں کو تہس نہس فرمایا تھا۔ بے شک وہ دعاؤں کا سننے والا ہے۔

【مکہ مکرمہ پر حوثی شیعوں کے حالیہ حملے کے تعلق سے مسلمانوں کو نصیحت مختلف علماء کرام】

【مصدر: 【انٹرنیٹ سے آڈیو/ویڈیو کلپس و بیانات

【پیشکش: 【توحید خالص ڈاٹ کام

شیعہ اثنا عشریہ کا مصر و شام سے بغض و عداوت رکھنا

☆شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ:

مصر کے لوگ داؤد علیہ السلام کی زبانی لعنت کئے گئے، چناں چہ ان میں سے بندر اور سور بنادئے گئے

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ ←:

جب اللہ تعالیٰ بنو اسرائیل سے ناراض ہوا تو انہیں مصر میں داخل کر دیا، اور جب ان سے راضی ہوا تو اس سے باہر نکال دیا

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ ←:

ان کے معصوم امام ابو جعفرؒ نے فرمایا کہ: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ کسی ایسی چیز کو کھاؤں جو مصر کی پکی ہوئی مٹی سے بنائی گئی ہو، اور میں مصر کی مٹی سے اپنا سر دھونے کو ناپسند کرتا ہوں اس خوف سے کہ کہیں اس کی مٹی وراثت میں مجھے ذلت نہ دیدے، اور میری غیرت کو ختم کر دے، مصر کو فتح کرو لیکن اس میں قیام کا مطالبہ نہ کرو، اور میرا گمان ہے کہ انہوں نے کہا: کہ وہ دیوثیت پیدا کر دے گی۔ (دیکھیں: کتاب (تفسیر القمي) للقمی، ۲/۲۴۱، وکتاب (تفسیر البرھان) لہاشم بحرانی، ۱/۴۵۶، وکتاب (فروع الکافي) للکلینی، ۶/۵۰۱، وکتاب (بحار الأنوار) للمجلسی، ۶۰/۲۱۱

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ ←:

شام کیا ہی بہتر زمین ہے، اور اس کے باشندے کتنے ہی برے ہیں، رومیوں نے کفر کیا لیکن ہم سے دشمنی نہیں کی، جبکہ شامیوں نے کفر کیا اور ہم سے دشمنی کی، اور یہ نہ کہو کہ اہل شام سے، بلکہ کہو اہل شئوم (منحوس ملک) سے۔ (دیکھیں: کتاب (تفسیر البرھان) لہاشم بحرانی، ۱/۴۵۶، وکتاب (أصول الکافي) للکلینی، ۲/۴۱۰، وکتاب (تفسیر القمي) للقمی، ۲/۲۴۱)

شیعہ اثنا عشریہ کے اصحاب عمائم کا خمس کھانا

☆شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ ←:

خُمس کا مال جو خاندان نبی ﷺ کے لئے مختص تھا اسے اصحاب عمائم اس حجّت کی بنا پر لیتے ہیں کہ وہ ان کے سرداب (غار) میں روپوش غائب امام کے قائم مقام ہیں۔ (دیکھیں: کتاب (وسائل الشیعۃ) للحر العاملی، ٦/٣٨٣)۔

شیعہ اثنا عشریہ کا رخسار پیٹنے اور کودنے واچھلنے کو عظیم ترین نیکی سمجھنا —

☆شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ ←:

عاشوراء کے موقع پر رخسار نوچنا، کودنا واچھلنا اور کالا لباس پہننا اور حسین رضی اللہ عنہ کا نوحہ وماتم کرنا عظیم ترین نیکیوں میں سے ہیں، بلکہ یہ افعال پسندیدہ اعمال میں سے ہیں۔ (دیکھیں: فتاوی محمد کاشف الغطاء، والروحانی، والتبریزی، وغیر ھم من مراجع الإمامیۃ)۔

متعہ کیا ہے

اس بات کو ان لوگوں نے جعفر صادق کی طرف منسوب کیا ہے، کہتے ہیں کہ آپ سے کسی نے پوچھا:

میں جب تنہائی میں اس عورت کے پاس جاؤں تو کیا کہوں؟ آپ نے کہا تو کہنا: میں تجھ سے کتاب اللہ اور نبی کی حدیث کے مطابق متعہ کرتا ہوں، نہ کوئی وراثت جاری ہوگی نہ "کوئی موروث ہوگا۔ اتنے درہم کے عوض یہ متعہ اتنے دنوں کے لیے ہے اور اگر چاہے تو یوں کہہ کر اتنے سالوں کے لیے ہے، تم دونوں قلیل یا کثیر، مال کی جس مقدار پر بھی راضی ہو جاؤ وہ بتادو کہ یہ معاوضہ ہوگا۔

【الفروع من الکافی" ج ۵ ص ۴۵۵۔ 】

【شیعہ واہل بیت / از: علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ】

متعہ کیسے ہوتا ہے

کہتے ہیں۔ ان کے چھٹے امام معصوم۔ ابو عبداللہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے بغیر گواہوں کے کسی عورت سے متعہ کر لیا تھا؟ آپ نے کہا، کیا ایسا عام طور پر نہیں ہوتا کہ ہماری لڑکیاں شادی کر لیتی ہیں اور ہم دستر خوان پر ہڈیاں چھوڑ رہے ہوتے ہیں اور پوچھتے ہیں، کیا فلاں مرد نے فلاں عورت سے شادی کر لی؟ اور وہ کہتا ہے: ہاں۔

【الفروع من الکافی" ج ۵ ص ۴۵۵۔ 】

【شیعہ واہل بیت / از: علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ】

متعہ کس سے ہو سکتا ہے

جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہا: "کوئی آدمی اگر کسی مجوسیہ (آتش پرست عورت) سے متعہ کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

【تہذیب الاحکام" ج ۷ ص ۲۵۶، "الاستبصار" ج ۳ ص ۱۴۴۔ 】

اسی طرح ابو الحسن رضا سے نقل کردہ روایت کے مطابق یہودیہ اور نصرانیہ سے متعہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

【کتاب شرائع الاسلام" جعفر بن حسن کی فقہ کی مشہور کتاب ہے، ص ۱۸۴۔ 】

【فاجرہ سے بھی متعہ کیا جاسکتا ہے، اس لیے کہ ان کے عقیدے کے مطابق "اس سے آدمی گناہوں سے بچتا ہے۔ 【تہذیب الاحکام" ج ۷ ص ۲۵۳۔

سید خمینی نے صراحتاً لکھا ہے کہ "زانیہ سے بھی متعہ کیا جاسکتا ہے۔

【تحریر الوسیلہ" للخمینی ص ۲۹۲ مطبوعہ قم ایران۔ 】

【نیز "ابو الحسن سے زانیہ عورت کے ساتھ متعہ کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے اس کی اجازت دی۔ 【الاستبصار" ج ۳ ص ۱۴۴۔

اس کے بعد دو حیران کن روایتیں ہم آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں جس سے متعہ کی حقیقت کا پتہ چل سکے گا، ان روایتوں کو طوسی اور ان کے دوسرے محدثین نے بھی بیان کیا ہے۔

ایک روایت محمد بن راشد کے غلام فضل سے مروی ہے کہ "اس نے جعفر سے کہا میں نے ایک عورت سے متعہ کا نکاح کیا، میرے دل میں کھٹکا ہوا کہ اس کا کوئی اور شوہر (1) بھی ہے۔ میں نے تحقیق کی تو مجھے اس کا شوہر مل گیا۔ اس پر جعفر نے کہا، تو نے تحقیق کیوں کی؟

【تہذیب الاحکام" ج ۷ ص ۲۵۳۔】

اس کے بعد کہا: "تیرے ذمے یہ ضروری نہیں، تجھ پر تو صرف یہ ہے کہ تو اس کو اس کی اجرت دیدے۔

【الفروع من الکافی" ج ۵ ص ۴۶۲۔】

دوسری روایت کلینی نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا، میں نے ابو عبد اللہ سے بیان کیا (2):

"میں کسی راستے میں تھا کہ میں نے ایک خوبصورت عورت دیکھی، کیا معلوم کہ وہ شوہر والی تھی یا زنا کار تھی؟"

"آپ نے کہا: یہ تحقیق کرنا تجھ پر ضروری نہیں، تجھ پر تو بس یہ ضروری ہے کہ تو اسے اس کے نفس کی قیمت دے دے۔

ایک دفعہ یہ سوال جعفر بن باقر سے پوچھا گیا تھا کہ "کیا ہاشمی عورت سے متعہ جائز ہے؟" اس پر آپ نے کہا تھا کہ "ہاشمی عورت سے متعہ کیا جاسکتا ہے۔

【تہذیب الاحکام" ج ۷ ص ۲۷۲۔】

⇊⇊⇊: ایک دفعہ آپ نے تردید بھی کی ہے۔ سب شیعہ محدثین نے اس روایت کو نقل کیا ہے

عبد اللہ بن عمیر لیثی ابو جعفر کے پاس آئے اور آپ سے کہا: عورتوں سے متعہ کرنے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے کہا: خدا نے اسے اپنی کتاب میں اور اپنے نبی" کی زبان سے حلال قرار دیا ہے چنانچہ یہ قیامت تک حلال رہے گا، اس پر آپ نے کہا: اے ابو جعفر، آپ جیسا آدمی بھی یہ کہہ رہا ہے؟ حالانکہ عمر نے اس سے روکا اور اس کو "حرام قرار دیا ہے۔

آپ کہنے لگے: اگرچہ اس نے ایسا کیا ہے، وہ کہنے لگے میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو اس چیز کو حلال کرے جسے عمر نے حرام کیا ہے، راوی کہتا ہے، آپ نے اس سے کہا: تو پھر تو اپنے ساتھی کی بات پر قائم رہ اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو تسلیم کروں گا۔ بات وہی معتبر ہوگی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی ہے، تیرے ساتھی کی بات غلط ہے، راوی کہتا ہے، اس پر عبد اللہ بن عمیر آگے بڑھے اور کہنے لگے: کیا تو پسند کرے گا کہ تیری عورتوں، بیٹیوں، بہنوں اور چچازاد بہنوں کے ساتھ کوئی متعہ کرے؟ راوی کہتا ہے: جب اس نے آپ کی عورتوں اور چچا کی بیٹیوں کا ذکر کیا تو ابو جعفر نے آپ سے منہ پھیر لیا 【الفروع من الکافی" ج ۵ ص ۴۴۹ "تہذیب الاحکام" ج ۷ ص ۲۵۱ "الصافی" ج ۱ ص ۲۴۶۔】

【شیعہ و اہل بیت / از: علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ】

چھوٹی بچی سے بھی متعہ کیا جاسکتا ہے

جب یہ پوچھا گیا کہ کیا آدمی بچی سے متعہ کر سکتا ہے؟ تو آپ نے کہا کہ ہاں، کر سکتا ہے مگر یہ کہ بچی اتنی چھوٹی نہ ہو جو دھوکا کھا جائے، راوی کہتا ہے، میں نے پوچھا، خدا آپ کی" اصلاح کرے، کیا حد ہے کہ جس حد تک پہنچ کر لڑکی دھوکہ نہیں کھا سکتی؟ آپ نے کہا: دس سال۔

【الاستبصار" للطوسی ج ۳ ص ۱۴۵ "تہذیب الاحکام" ج ۷ ص ۲۵۵ "الفروع من الکافی ج ۵ ص ۴۶۳ میں جعفر نے بھی یہی کہا ہے۔】

【شیعہ و اہل بیت / از: علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ】

بغیر ولی کے

جعفر نے کہا ہے کہ اگر باکرہ لڑکی راضی ہو تو اس کا متعہ بغیر اس کے والدین کی مرضی کے بھی کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔"

【تہذیب الاحکام" ج ۷ ص ۲۵۴۔】

مشہور شیعہ فقیہ حلی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ "عاقلہ بالغہ خود اپنی مرضی سے اپنا متعہ کر سکتی ہے، کنواری ہو یا بیاہی، اس کے ولی کو اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔

【شرائع الاسلام "نجم الدین حلی متوفی ۶۷۶ھ ج ۲ ص ۱۸۶، مطبوعہ طہران ۱۳۷۷ھ۔】

【شیعہ و اہل بیت / از: علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ】

کتنی عورتوں سے متعہ کیا جا سکتا ہے

بیان کرتے ہیں کہ ابو جعفر نے کہا ہے: "متعہ کے لیے چار عورتوں کی کوئی قید نہیں، کیونکہ متعہ میں نہ طلاق دی جاتی ہے نہ وارث بنا اور بنایا جاتا ہے۔ نہ تو میری وارث نہ میں تیرا، ایک مقرر اجرت کے عوض، میں اولاد نہیں چاہتا۔

【ابو عبد اللہ۔ تہذیب ج ۷ ص ۲۶۳۔】

متعہ میں تو عورت صرف اجرت پر حاصل کی جاتی ہے۔

【الاستبصار" ج ۳ ص ۱۴۷۔】

آپ کے بیٹے ابو عبد اللہ کے سامنے متعہ کا ذکر کیا گیا اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا یہ صرف چار ہی میں محدود ہے؟ آپ نے کہا: تو ایک ہزار عورتوں سے بھی متعہ کر سکتا ہے،" کیونکہ متعہ میں ان کی حیثیت اجرت پر حاصل کی گئی چیز کی سی ہے۔

【الاستبصار" ج ۳ ص ۱۴۷ "تہذیب الاحکام" ج ۷ ص ۲۵۹۔】

【شیعہ و اہل بیت / از: علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ】

متعہ کی اجرت کیا ہو گی

بیان کرتے ہیں کہ "ابو جعفر سے متعہ کا مسئلہ پوچھا گیا، آپ نے کہا، حلال ہے۔ اور ایک درہم یا درہم سے زیادہ اجرت کافی ہے۔

【الفروع من الکافی" ج ۵ ص ۴۵۷۔】

آپ کے بیٹے جعفر کہتے ہیں "مٹھی بھر گندم بھی اس کے لیے کافی ہے۔

【تہذیب الاحکام" ج ۷ ص ۲۶۰۔】

ایک جگہ کہا ہے کہ: "مٹھی بھر کھانا، آٹا، ستو یا کھجور بھی اجرت کے لیے کافی ہے۔

【الفروع من الکافی" ج ۵ ص ۴۵۷۔】

【شیعہ و اہل بیت / از: علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ】

متعہ کی مدت کیا ہو گی

: اپنے دسویں امام معصوم... ابو الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا

کم از کم متعہ کی اجرت کیا ہے؟ کیا کوئی آدمی ایک شرط کے ساتھ ایک دفعہ متعہ کر سکتا ہے؟ آپ نے کہا: ہاں، اور اپنے دادا ابو عبد اللہ سے روایت بیان کی کہ ایک (روایت میں" "عرد" کا لفظ آیا ہے، اس کے معنی ایک دفعہ جماع کرنا ہیں۔) دفعہ مجامعت کر سکتا ہے، اس کے بعد کہنے لگے: اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ جب فارغ ہو چکے تو اپنا منہ پھیر لے اور دوبارہ نہ دیکھے۔

【الفروع من الکافی" ج ۵ ص ۴۶۰ "الاستبصار" ج ۳ ص ۱۵۱۔】

اسی طرح وہ آدمی متعدد مرتبہ مجامعت کر سکتا ہے، چنانچہ روایت بیان کرتے ہیں کہ "جعفر صادق سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے عورت سے کئی دفعہ مجامعت کی تھی تو آپ نے کہا، کوئی حرج نہیں، جتنا چاہے فائدہ اٹھائے... آپ کے والد محمد باقر نے ان کی روایت کے مطابق صراحتاً کہا ہے کہ: ہاں ہاں جتنا چاہے کر لے، وہ تو اجرت پر حاصل کی گئی عورت ہے۔

【الفروع من الکافی"ج۵ص ۴۶۰۔】

متعہ کرنے والے کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ متعہ پر دی جانے والی اجرت کا پورا پورا حساب رکھے اور کام کے حساب سے اس طے شدہ اجرت میں سے کاٹ بھی سکتا ہے، ابو الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا:

ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح متعہ کیا اور شرط یہ لگائی کہ وہ جس روز اس کے پاس آئے گی تو اسے یہ اجرت ملے گی، یا چند روز کی شرط لگائی کہ اتنے روز آئے گی، ایک دن" یا کچھ دن۔ اس نے وعدہ خلافی کی اور شرط کے مطابق نہ آسکی۔ تو کیا یہ آدمی اتنے دن کا حساب کر کے اس کے مہر سے اتنی مقدار روک سکتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، دیکھا جائے گا کہ شرط کے مطابق کتنے روز وہ نہیں آئی۔ اس کے حساب سے اس کے مہر (اجرت) میں سے کاٹ لیا جائے گا۔ سوائے ایام حیض کے کہ ان دنوں کی اجرت لینا ان کا حق ہے۔

【الفروع من الکافی"ج۵ص ۴۶۱۔】

یہ ہے شیعہ حضرات کا وہ متعہ جسے وہ فرض وواجب قرار دے رہے ہیں اور جس کے بارے میں ان لوگوں نے جھوٹی آیات واحادیث گھڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ ایک حدیث یہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ

" کوئی مومن اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ متعہ نہ کرلے۔"

مجھے سمجھ نہیں آتی، شیعہ حضرات نے یہ شرط کس لیے لگادی کہ متعہ مسافروں اور شدید خواہش جماع رکھنے والے ان لوگوں کی ضرورت ہے جو ہمیشہ رہنے والی شادی (مشکلات ولوازمات) کی وجہ سے نہیں کرسکتے۔ ہم معذرت کرنے والے کی اس معذرت کو بھی نہیں سمجھ سکے کہ "لبنان، شام اور عراق" کے عرب شیعہ متعہ نہیں کرتے، صرف ایران کے شہروں میں کچھ لوگ متعہ کرتے ہیں۔ لیکن جو ہم نے بتایا اس کی بناء پر اور اس کے باوجود وہ لوگ متعہ نہیں کرتے اور نہ یہ ان کے شہروں میں عام ہے۔

【الشیعۃ فی المیزان" از مغنیہ ص ۳۵۸ مطبوعہ: بیروت】

کوئی پوچھنے والا پوچھے کہ جب تم اسے مباح سمجھتے ہو تو پھر کرتے کیوں نہیں؟ جب تم سمجھتے ہو کہ ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک متعہ کیا نہ جائے، اس پر ثواب ملتا ہے تو کیوں نہیں کرتے؟ کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ دل میں کچھ کھٹک ہے؟ ورنہ یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے کہ عرب نہیں کرتے اور ایرانی بھی نہیں کرتے؟

اگر یہ تکمیل ایمان اور رفع درجات کا سبب ہے تو اس میں مسافر ہونے کی شرط کیوں لگائی جاتی ہے؟ تنگدست وکشادہ دست میں فرق کیوں کیا جاتا ہے؟ ان کے اکابر نے اپنی کتابوں میں فرق کیا ہے اور باقاعدہ ابواب قائم کر کے لکھا ہے کہ مالدار کو اس سے باز رہنا چاہیے۔ ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار۔

ابو عبداللہ سے جب ایک آدمی نے متعہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب میں کہا کہ "مجھے سخت ناپسند ہے کہ کوئی بھی مسلمان آدمی اس دنیا سے اس حال میں جائے کہ وہ کوئی ایسا عمل نہ کر سکا ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔

【الفروع من الکافی ج۳ص ۴۶۳۔】

ابو جعفر سے ایک پوچھنے والے نے پوچھا کہ:

کیا متعہ کرنے والے کو ثواب ملے گا؟ آپ نے کہا: وہ آدمی جو خدا کی ذات کے لیے متعہ کرے وہ جو بات بھی منہ سے نکالے گا اس کے بدلہ میں اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی، اس عورت کی طرف ہاتھ بڑھائے گا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی، جب اس کے قریب جائے گا تو اس عمل سے اس کا ایک گناہ بخش دیا جائے گا۔ پھر جب غسل کرے گا تو جتنے بالوں سے پانی گزرے گا اتنے ہی اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، میں نے پوچھا: بالوں کی گنتی کے برابر؟ آپ نے کہا: ہاں! جتنے بال ہوں گے اتنے گناہ بخشے جائیں گے۔

【من لا یحضرہ الفقیہ" ج۳ص ۳۶۶۔】

اس جیسی بے شمار روایات اُن کی کتابوں میں موجود ہیں۔

ہم ان کی تفسیر وحدیث اور فقہ کی کتابوں میں مروی بے شمار ولاتعداد روایات میں سے صرف ایک روایت اور پیش کر کے اس باب کو ختم کرتے ہیں۔ یہ بھی ان لوگوں کی جھوٹی منسوب کردہ روایات میں سے جعفر صادق کی طرف منسوب کردہ ایک جھوٹی روایت ہے، کہتے ہیں کہ آپ نے کہا ہے:

متعہ میرا اور میرے آباء کا دین ہے۔ جس نے اس پر عمل کیا اس نے ہمارے دین پر عمل کیا، جس نے اس کا انکار کیا، اس نے ہمارے دین کا انکار کیا، اور دوسرے دین کا معتقد"

ہو گیا، متعہ سلف کی قربت حاصل کرنے اور شرک سے محفوظ ہونے کا ذریعہ ہے، متعہ سے پیدا ہونے والا بچہ نکاح سے پیدا ہونے والے بچے سے افضل ہے، متعہ کا انکار کرنے والا کافر و مرتد ہے۔ اس کو تسلیم کرنے والا مومن ہے، موحد ہے، متعہ میں دو امر ہیں، ایک امر اس اجرت پر جو عورت کو دی جاتی ہے، اور دوسرا اجر متعہ کرنے پر۔

【تفسیر منہج الصادقین "للملا کاشانی ج۲ ص ۴۹۵۔】

متعہ اہل بیت پر سراسر الزام و تہمت اور بہتان و افتراء ہے۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ کسی کتاب میں بھی، حتیٰ کہ خود ان کی اپنی کتابوں میں بھی کسی ایسی عورت کا ذکر نہیں کیا گیا جس سے ان کے بارہ ائمہ میں سے کسی ایک امام نے بھی متعہ کیا ہو، ان میں ان کا وہ امام غائب بھی شامل ہے جو ابھی تک پیدا نہیں ہوا۔ اس کے باوجود کہ ان کے ائمہ کی تمام عورتوں کا ذکر، اور ان کے نام، کتابوں میں موجود ہیں۔ ان کتابوں میں پوری تفصیل کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے لے کر حسن عسکری تک، بشمولِ امام غائب، تمام ائمہ کی سیرت و سوانح اور ان کی عورتوں کا ذکر موجود ہے، نہ ہی اہل بیت کی اولاد میں سے کسی کے بارے میں یہ ملتا ہے کہ وہ متعہ سے پیدا ہوا۔ اس کے باوجود کہ ان لوگوں کی تاریخ، انساب، اور سیرت کی کتابوں میں مختلف قسم کی جھوٹی روایات اور بے بنیاد و بے حقیقت باتوں کی بھرمار ہے۔

یہ وہ دلیل ہے جس کا ان میں سے کسی کے پاس کوئی جواب نہیں، ان کے چھوٹے سے لے کر بڑے تک سب اس کے جواب سے عاجز و درماندہ ہیں۔ {ھَاتُوا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ}

【شیعہ و اہل بیت / از: علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ】

عارضی استعمال کے لئے شرمگاہ دینا

ان لوگوں کے ہاں عارضی استعمال کے لیے شرمگاہ کا لینا اور دوستوں کو پیش کرنا بھی مباح ہے۔ طوسی نے ابو الحسن اطاری سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ نے کہا ہے:

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ عارضی استعمال کے لیے شرمگاہ لینا کیسا ہے؟ آپ نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔" 1 "الاستبصار" للطوسی ص ۱۴۱ ج ۳۔"

اسی جیسی ایک روایت ان لوگوں نے آپ کے والد سے بھی بیان کی ہے، طوسی نے ہی زرارہ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے کہا:

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا: کیا کوئی آدمی اپنی لونڈی اپنے بھائی کے لیے حلال کر سکتا ہے؟ آپ نے کہا: کوئی حرج نہیں۔" 2 "الاستبصار" للطوسی ص ۱۳۹ ج ۳۔"

کسی چیز کے عوض میں بھی مجامعت کی جا سکتی ہے

ان کی انتہائی گھناؤنی اور جھوٹی روایات میں سے ایک وہ ہے، جسے ان لوگوں نے جعفر بن باقر کی طرف منسوب کیا ہے، کہتے ہیں کہ آپ نے کہا ہے:

ایک عورت عمر کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کر دیجیے، آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ امیر المومنین صلوٰت اللہ علیہ کو اس بات کا پتہ چلا، آپ" نے پوچھا، تو نے کیسے زنا کیا؟ وہ کہنے لگی: میں ایک جنگل سے گزر رہی تھی کہ مجھے شدید پیاس لگی، میں نے ایک اعرابی سے پانی مانگا، جب تک میں اپنے آپ کو اس کے حوالے نہ کر دوں اس نے پانی دینے سے انکار کر دیا، اس پر امیر المومنین علیہ السلام نے کہا: ربِ کعبہ کی قسم یہ تو شادی ہے۔" 3 "الفروع من الکافی" ج ۵ ص ۴۶۸۔

ذرا غور کیجیے کہ یہ لوگ اس طرح کی جھوٹی روایات بیان کر کے کس طرح برائیوں اور منکرات کے دروازے کھول رہے ہیں۔

!عورتوں سے غیر فطری فعل

اہل بیت کی طرف منسوب کردہ بے شمار جھوٹ اور بے بنیاد روایات میں سے ایک جھوٹ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ ان حضرات سے عورتوں کے ساتھ غیر فطری فعل کا جواز نقل کرتے ہیں، چنانچہ کلینی رضا سے روایت کرتا ہے کہ اس نے صفوان بن یحییٰ سے پوچھا:

آپ کے غلاموں میں سے ایک آدمی نے مجھے آپ سے ایک مسئلہ پوچھنے کا حکم دیا ہے، آپ نے کہا: کیا مسئلہ ہے؟ میں نے کہا، کیا آدمی اپنی عورت کے ساتھ غیر فطری فعل" "کر سکتا ہے؟

آپ نے کہا: ایسا کر سکتا ہے، راوی کہتا ہے، میں نے پوچھا، کیا آپ کرتے ہیں؟

آپ نے کہا: ہم ایسا نہیں کرتے۔ 1 "الفروع من الکافی" للکلینی ج ۵ ص ۴۰ "الاستبصار" ج ۳ ص ۲۴۳، ۲۴۴۔

ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے کسی آدمی کے متعلق یہ مسئلہ پوچھا کہ:

نے فرمایا ہے، a ایک آدمی عورت کے ساتھی غیر فطری راستے سے شہوت رانی کیا کرتا ہے۔ گھر میں بہت سے لوگ موجود تھے، اس نے مجھ سے بلند آواز میں کہا، رسول اللہ"

جس نے اپنے غلام کو اس چیز کا مکلف کیا جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا، اسے چاہیے کہ وہ اسے بیچ ڈالے (یعنی لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے ایسا کیا) پھر گھر میں موجود لوگوں کے چہروں پر نظر ڈالی اور میری طرف متوجہ ہو کر کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔" 2 "الاستبصار" از شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی ص ۲۴۳ ج ۳ کتاب النکاح۔

آپ کے پوتے اور شیعہ حضرات کے آٹھویں امام معصوم... ابوالحسن رضا سے ایک روایت نقل کرتے ہیں جو اس سے بھی زیادہ گھناؤنی اور واشگاف الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

طوسی نقل کرتا ہے کہ "آپ سے کسی نے یہ مسئلہ پوچھا کہ کیا مرد عورت کے ساتھ غیر فطری راستے سے اپنی شہوت پوری کر سکتا ہے؟ آپ نے کہا: اس چیز کو قرآن کی یہ آیت، جو لوط علیہ السلام کا قول ہے، حلال قرار دے رہی ہے {ھٰؤلاء بناتی ھن اطھر لکم} (یہ میری بیٹیاں تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں) سمجھا گیا ہے کہ اس سے ان کی مراد غیر فطری راستہ تھا۔" 1 "الاستبصار" ج ۳ ص ۲۴۳ "تہذیب الاحکام" للطوسی ج ۷ ص ۴۱۵۔

:اسی طرح ان لوگوں نے جعفر کی ایک اور روایت عبداللہ بن ابی یعقوب کے حوالے سے نقل کی ہے کہ آپ نے کہا ہے

میں نے ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا، جو عورت کے ساتھ غیر فطری راستے سے شہوت رانی کیا کرتا ہے؟ آپ نے کہا: اگر عورت راضی ہو تو کوئی" حرج نہیں، میں نے کہا، پھر اللہ کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے {فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ} (تم ان عورتوں کے پاس اسی راستے سے آؤ جس سے آنے کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے) آپ نے کہا: یہ اس وقت ہے جب اولاد چاہتا ہو۔" 2 "تہذیب الاحکام" للطوسی ج ۷ ص ۴۱۴ باب آداب الخلوۃ۔ "الاستبصار" ج ۳ ص ۲۴۳۔

:ایک اور روایت یونس بن عمار سے نقل کی ہے۔ یونس بن عمار کہتا ہے

میں بعض دفعہ اپنی لونڈی سے غیر فطری راستے سے شہوت پوری کیا کرتا تھا، وہ اس میں تکلیف محسوس کرتی تھی۔ میں نے خود سے وعدہ کیا کہ اگر یہی کام میں نے اپنی بیوی سے" کیا تو مجھے ایک درہم صدقہ دینا پڑے گا۔ اب یہ میرے لیے بڑا دشوار ہو گیا ہے۔ آپ نے کہا: تجھے کچھ بھی دینا ضروری نہیں، یہ تو تیرا

"حق ہے۔

الاستبصار" ج ۳ ص ۲۴۴۔"

یہ عقیدہ ہے ان حضرات کا، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشگاف الفاظ میں فرما رہے ہیں کہ "میری امت کے مردوں پر میری امت کی عورتوں (یہ لفظ محاش آیا ہے۔ "محاش محشہ کی جمع ہیں اور اس کا معنی ہے "سرین۔") کے ساتھ غیر فطری راستے سے شہوت پوری کرنا حرام ہے۔

من لایحضرہ الفقیہ" ج ۳ ص ۴۶۸ کتاب النکاح باب النوادر۔"

【شیعہ و اہل بیت / از: علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ】

شیعہ اثنا عشریہ کا متعہ پر ابھارنا اور بدکار عورتوں سے لطف اندوز ہونا

:☆شیعہ اثنا عشری کہتے ہیں کہ ←

آدمی بطور متعہ ہزار بار شادی کر سکتا ہے، کیوں کہ متعہ والی عورت کو نہ طلاق دی جاتی ہے اور نہ وارث بنایا جاتا ہے، بلکہ یہ تو کرایہ پر لی ہوئی چیز ہوتی ہے۔ (دیکھیں: کتاب (الاستبصار) لابی جعفر طوسی، ۳/ ۱۵۵

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ ←

(متعہ کی اولاد دائمی بیوی کی اولاد سے افضل ہوتی ہے۔ (دیکھیں: کتاب (منہج الصادقین) للملا فتح اللہ کاشانی، ص ۳۵۶

: ☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ ←

بدکار اور فاجرہ عورتوں سے متعہ کرنا جائز ہے، بلکہ ان کے نزدیک ان (عورتوں سے متعہ) کے بارے میں ترغیب آئی ہوئی ہے۔ (دیکھیں: کتاب (بحار الأنوار) (للمجلسی، ۱۰۰/ ۳۲۰، ۳۱۹

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ ←

متعہ شدہ عورت چار (بیویوں) میں سے نہیں ہے، کیونکہ نہ اس کی طلاق ہوتی ہے اور نہ وارث ہوتی ہے، بلکہ یہ کرایہ پر لی ہوئی چیز ہوتی ہے۔ (دیکھیں: کتاب (الفروع من الکافي) للکلینی، ۵/ ۴۱۵)۔

: ☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ ↞

(حسینہ عورتوں سے متعہ کرنا جائز ہے گرچہ وہ شادی شدہ یا بدکار ہوں۔(دیکھیں: الفروع من الكافي) للكليني، ۵/ ۴۶۲

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ ↞:

(ادنیٰ درجے کا متعہ یہ ہے کہ آدمی عورت سے ایک مرتبہ متعہ کرے۔(دیکھیں: کتاب (الفروع من الكافي) للكليني، ۵/ ۴۶۰

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ ↞:

زانیہ عورت سے کراہت کے ساتھ متعہ کرنا جائز ہے، خاص طور سے جب وہ زنا و بدکاری سے مشہور ہو۔(دیکھیں: کتاب (تحرير الوسيلة) للخميني، ۲/ ۲۵۶)۔

حرمت متعہ نصوص قرآن سے

قرآن کریم کے منطوق مدلول اور مفہوم سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہورہی کے متعہ قطعاً حرام ھے اس موضوع پر ایک آیت نھی بلکہ کئ آیات ہیں چنانچہ ارشاد خداوندی ھے

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ

اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں پر اس لیے کہ ان میں کوئی الزام نہیں پس جو شخص اس کے علاوہ طلب گار ہو تو وہی حد سے نکلنے والے ہیں

سورۃ المؤمنون 5،6،7

اس آیت کے آخری فقرے نے مذکورہ بالا دونوں صورتوں یعنی منکوحہ اور مملوکہ کے سوا خواہش پوری کرنے کی تمام صورتوں کو حرام کر دیا ھے خواہ زنا ھو یہ عمل قوم لوط یا وطی بہائم یا پچھ اور ممتوعہ عورت نہ تو بیوی کے حکم میں داخل ھے اور نا لونڈی کے حکم میں

لونڈی تو ظاہر ھے کے نھی اور بیوی اس لیے نھی کے زوجیت لے لیے جتنے قانونی احکام ھیں ان میں کسی کا بھی ان پر اطلاق نھی ھو تا نہ تو وہ مرد کی وارث ھوتی ھے نہ مرد اس کا وارث ھوتا ھے نہ اس کے لیے عدت ھے نہ طلاق نہ نفقہ وغیرہ بلکہ مقررہ چار بیویوں کی مقدار سے بھی مستثنی ھے پس جب وہ بیوی اور لونڈی دونوں کی تعریف نھی آتی تو محالہ وہ ان کے علاوہ کچھ اور میں شمار ھو گی جس کے طالب کو قرآن حد سے گزرنے والا قرار دیتا ھے

علماء شیعہ بھی خود معترف ھیں کے ممتوعہ عورت زوجیت میں داخل نھی ھے چنانچہ کتاب او تقادات ابن بابویہ میں تصریح ھے

:- ہمارے ہاں عورت کے حلال ھونے کے چار اسباب ہیں "

نکاح 2- ملک یمین 3- متعہ 4- حلالہ - 1

اور ابو البصیر نی اپنی صیح میں امام جعفر صادق رح سے راویت کیا ھے کہ ان سے کسی نے دریافت کیا متعہ ان چار اسباب میں سے ہے یا نہی؟

تو انھوں نے کہا- نہیں

:- امام رازی رح تفسیر کبیر ص 214 پر فرماتے ہیں

کیا قاسم بن محمد کی روایت کے مطابق یہ آیت تحریم متعہ کی دلیل ھے ؟

آپ نے کہاہاں یہ آیت حرمت متعہ پر دلالت کرتی ھے تقریر استدلال یہ ھے کے ممتوعہ عورت بیوی کے حکم میں داخل نھی ھے لہذا متعہ کرنے والے کے لیے وہ حلال نھی ھو سکتی یہ جو ہم نے کہا کے اس کی بیوی نھی تمام امت شیعہ سنی کا اجماع ھے یہ دونوں آپس مین ایک دوسرے کے وارث نھی ھوتے اگر ممتوعہ عورت اس کے بیوی کے حکم میں داخل ھوتی تو ضرور وارث بنتی-

- کیونکہ فرمان خداوندی ھے اور تمھاری بیویوں نے جو کچھ چھوڑا ھو اس کا آدھا تمیں ملے گا اور جب یہ ثابت ھوا کے وہ بیوی کے حکم میں نھی تو پھر حلال نھی ھو سکتی

ام مومنیں حضرت عائشہ رض اسی آیت کی بنا پر متعہ کو حرام قرار دیتی ھیں

ام مومنین حضرت عائشہ رض سے جب متعہ کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا میرے اور ان مجوزین متعہ کے درمیان اللہ تعالی کی کتاب ھی فیصلہ کر دیتی ھے پھر انھوں نے مزکورہ آیت تلاوت فرمائی فرمایا اس آیت میں اللہ تعالی نے صرف بیوی اور لونڈی کو حلال قرآر دیا ھے ان دونوں کے علاوہ جو کوئی تیسری صورت نکالے گا وہ بلاشعبہ حدود شرعیہ سے تجاوز کرنے والا ھے ۔ سنن بیھقی

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ

اور چاہیے کہ پاک دامن رہیں وہ جو نکاح کی توفیق نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے

سورۃ النور 33

اگر متعہ جائز ھوتا تو ممکن ھوتا کے کسی عورت کو ایک رات کا معمولی خرچ دیتے اور دو چار مرتبہ جماع کر کے فراغت حاصل کر لیتے عفت بچانے مین تکلیف اور مشقت نا اٹھانے کی ضرورت پیش آتی نکاح کی شرایط سے معلوم ھوتا ھے کے جب نکاح کی طاقت نہ ھو اور کوئی دوسری صورت عفت بچانے کی نھی

یہاں وہ حدیث بھی ملاحظہ فرمایں

حضرت عبداللہ بن مسعود رض راویت کرتے ھیں کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

نوجوانو تم میں سے جو شخص شادی کر سکتا ھو اسے کر لینی چاھیے کیونکہ یہ نگاہ کو بدنظری سے بچانے اور عفت قائم رکھنے کا بہت بڑا زریعہ ھے اور جو استطات نہ رکھتا ھو وہ روزے رکھے کیونکہ روزے آدمی کے جوش طبیعت کو ٹھنڈا کر دیتے ھیں "

بخاری شریف ص 255 جلد 1

اس حدیث سے صاف معلوم ھوتا ھے متعہ حرام ھے کیونکہ اگر حرام نا ھوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوجوانوں کو روزہ رکھ کر جوش طبیعت کو تھنڈا رکھنے کی تلقین نا فرماتے کیونکہ اس جوش طبیعت کو تھنڈا کرنے کے لیے ایک سہل الحصول علاج متعہ ھر وقت موجود ھے پھر روزہ رکھنے کی زحمت گوارہ کرنے کی کیا ضرورت ھے لہذ متعہ کا حرام ھونا اظہر من الشمس ھے۔

حرمت متعہ حدیث رسول نبی کریم ﷺ سے

قرآن پاک کے بعد اب وہ آحادیث بھی ملاحظہ فرمایں جن میں واشگاف الفاظ میں متعہ کو تا قیامت حرام قرآر دے دیا گیا ھے ۔

ربیع رض بن سبرہ نے اپنے باپ سے راویت کیا ھے کے وہ رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو آپ نے فرمایا اے لوگو میں نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی اور اب اللہ تعالی نے اس کو تا قیامت کے دن تک کے لیے حرام کر دیا ھے سو جس کے پاس کوئی ان میں کی ہو تو چاھیے کہ اس کو چھوڑ دے اور جو چیز تم انکو دے چکے ھو وہ واپس نہ لو ۔

مسلم شریف جلد 1 ص 451

ابو داود جلد 1 ص 290

حضرت انس رض فرماتے ھیں کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرمایا ھے

السراج الوہاج ص 526 جلد 1

حضرت ابن عمر رض سے مروی ھے کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر میں متعہ نساء سے منع فرمایا ھے

کنز العمال جلد 5 ص 527

مذکورہ تمام احادیث سے متعہ کا حرام ہونا روز روشن کی طرح عیاں ھے ان احادیث کا انکار اھل سنت میں سے کسی نے نھی کیا سب نے ھی بالاتفاق قبول کر کے متعہ کی حرمت کا فتوی دیا ھے

آل نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ اس کی حرمت وحلت کے بارے میں کئی روایات وارد ہیں بعض کے نزدیک یہ دو سے زائد مرتبہ حلال و حرام ھوا اور پھر جب آخری مرتبہ

حرام ہوتو ہمیشہ کے لیے حرام ہو گیا یعنی خیبر سے پہلے حلال تھا اور پھر یوم خیب کے موقع پر حرام ہوا پھر فتح مکہ اور دہی اوطاس کا دن ھے اس لیے کے یہ دونوں متصل ھیں کے دن حلال ہوا اور تین دن کے بعد ہمیشہ کے لیے حرام ہو گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور متعہ

تمام صحابہ کرام رض کی طرح حضرت علی رض سے بھی تحریم متعہ کی روایات اس قدر شہرت اور تواتر تک پہنچی ھوئی ھے کہ حضرت حسن رض اور محمد بن حنفیہ کی تمام اولاد نے اس روایت کیا ھے جو اھل سنت اور اھل تشیع کی کتب احادیث میں موجود ھے

امام بخاری نے ان الفاظ میں ایک باب قائم کیا ھے :-

نکاح متعہ آل نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آخر میں منع

اس باب کے تحت امام بخاری رح نے حضرت علی رض کی یہ روایت پیش کی ھے

نبی ﷺ نے منع فرمایا متعہ سے اور پلے ھوے شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے خیبر کے دن

بخاری شریف جلد2 ص767

یہ حدیث صحیح بخاری کے علاوہ مندرجہ زیل کتب احادیث میں بھی موجود ھے

صحیح مسلم، ترمذی شریف، نسائی، ابن ماجہ، موطا امام مالک، مسند احمد

کتب شیعہ

امامیہ شیعہ کی معتبر کتب استیصار، فروغ کافی اور تہذیب الاحکام میں بھی یہ روایت حضرت علی رض سے منقول ھے پھر لطف کی بات یہ ھے کے یہ روایت ان کتب میں انھی الفاظ کے ساتھ منقول ھین جن الفاظ کے ساتھ یہ اھل سنت کی کتب میں ھے۔ چنانچہ ملاحظہ ھو

حضرت علی رض سے روایت ھے کے خیبر کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے اور نکاح متعہ کو حرام قرار دے دیا "

استیصار جلد3 ص142، فروغ کافی ص192 جلد2، اور تہذیب الاحکام جلد2 ص186

- کیسی صاف روایت ھے روایت بھی ایسی کے جناب علیؓ جو اپنے فہم سے فتوی نھی دیتے بلکہ پیغمبر اسلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہیں

کیسی صریح ہدایت ھے اور کیسا صاف ارشاد ھے پر اصحاب شیعہ کی کتنی جرت ھے کے اس روایت علی رض کی نسبت یوں گوہر افشانی کرتے ہیں کے یہ روایت جناب علی رض کی فرف سے تقیہ پر محلول ھے چنانچہ صاحب استفسار محدث شیعہ کے اپنے الفاظ اسی روایت کے متعلق یہ ھیں-

یہ روایت حضرت علی رض کی طرف سے تقیہ پر محلول ھے العامتھ ص142"

مطلب یہ حضرت علی رض نے عوام اھل سنت سے ڈر کر یہ روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر تھوپ دی معاذ اللہ۔

بھلا آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تقیہ کرنے کی کیا ضرورت تھی اور کن لوگوں سے تقیہ کرنا تھا اور اگر آپ تقیہ ھی کرتے تھے تو باقی ذخیرہ دین کا کیا اعتبار کے وہ تقیہ تھا یا حقیقت-

ممکن اس حدیث کو تقیہ پر محلول کرنے والے گدھوں کا گوشت بھی کھاتے ھوں- کیونکہ ان کے متعلق اور تقیہ کے متعلق ایک ھی اعلان ھے-اگر وہ حقیقت ھے پر مبنی ھے تو متعہ حرام ٹھہرا اور اگر تقیہ پر محمول ھے تو گدھے بھی حلال ھو گئے-

حرمت متعہ کتاب شیعہ سے

جس طرح اہل سنت سے متعہ کی حرمت ثابت ھے ایسے ھی ائمہ اھل بیت سے بھی

اس کی حرمت ثابت ھے چنانچہ ملاحظہ ھو

مفضل کہتا ھے کے میں نے امام صادق رض کے متعلق فرماتے ھوے سنا :

''' متعہ چھوڑ دو کیا تمھیں شرم نھی آتی کے کوئی شخص عورت کی شرم گاہ دیکھے اور اس کا ز کر اپنے بھائیوں اور احباب سے جا کرے "

فروغ کافی جلد 2 ص 192

اس راویت مین ناصرف متعہ کو حرام کیا گیا بلکہ اس بے حیائی کا نہایت ھی مختصر مگر معنی خیز الفاظ میں مرقع کینچا گیا ھے اس سے ثابت ھوا متعہ فعل بے حیائی ھے اس لیے شیعوں کو اس فعل کا ارتکاب کر کے بے حیا نھی بننا چاھیے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حرمت متعہ

شیعہ حضرات متعہ کے جواز میں حضرت عبداللہ بن عباس رض کا نام بڑی شد و مد سے پیش کرتے ھیں لہذا ھم چاھتے ھیں کے اھل سنت اور شیعہ ھر دو کی کتب میں حضرت عبداللہ بن عباس رض کے بارے میں جو کچھ مروی ھے اس کو بھی پیش کریں تا کہ شیعہ کی خوش فھمی دور ھو جاے۔ چنانچہ لاحظہ ھو امام ترمذی نے ترمذی شریف میں

" باب ماجا فی نکاح متعہ "

کا باب قائم کیا ھے اور دو احادیث نقل کی ھیں ایک تو حضرت علی رض والی جو پہلے گزر چکی ھے اور دوسری حدیث

- حضرت ابن عباس رض سے مروی ھے اگر متعہ جائز ھوتا تو امام حسن رض نکاح و طلاق کے جھگڑیے میں نا پڑتے "

- حضرت امام حسن رض با اعتراف صاحب مجلس المومنین بہت سے نکاح اور طلاق دیتے تھے

- غور کیجے اگر متعہ حلال ھوتا تو حسن رض متعہ سے کبھی کنارہ کشی نا کرتے بلکہ کل ائمہ کرام نے کبھی بھی اپنا دامن عصمت متعہ جیسے فعل سے آلودہ نہ کیا

البتہ اتنی بات ضرور ھے کے حضرت ابن عباس رض کچھ عرصیہ تک متعہ کو اضطرار اور شدید ضرورت کی حالت میں جائز سمجھتے رہے پھر حضرت علی رض کے سمجھانے سے رجوع فرمایا۔ جیسا کے ترمذی کی مزکورہ روایت سے معلوم ھوا

حضرت علی رض کے سمجھانے والی روایت یہ ھے

حضرت علی رض نے حضرت ابن عباس رض کے متعلق سنا کے وہ متعہ کے متعلق کچھ نرم فتوی دیتے ھیں تو آپ نے فرمایا اے ابن عباس رض ایسی بات چھوڑ دو کیونکہ خیبر کے "

- دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ اور پالتو گدھوں کا گوشت کی ممانعت فرمادی تھی

یہی روایت تحفہ المومنین اور کتاب المحاسن البرقی جو شیعہ کی معتبر کتب ہیں جناب امیر سے نقل کی گئی ھے پس جب یہ حدیث متفق علیھ فریقین ھے تو اس کی صحت سے انکار کی

- گنجائش نھی رھتی حدیث کے الفاظ یہ ہین

" جناب امیر نے ابن عباس رض کو کہا کے تحقیق تو مرد عیاش ھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرمادیا تھا

حضرت عبداللہ ابن ذبیر رض کی بھی اس بابت حضرت ابن عباس رض سے بحث و تکرار موجود ھے الغرض حضرت ابن عباس رض نے حضرت ابن ذبیر رض اور حضرت علی رض

- اور دیگر علماء سے بحث کے بعد اپنے سابق فتوی سے رجوع کر لیا تھا اور متعہ کا منسوخ ھونا ان پر ظاہر ھو گیا

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین حضرت ابن عباس رض کے متعلق فرماتے ہیں کے انہوں نے موت کے وقت کہا تھا

اے اللہ میں اپنے متعہ کی حلت کے قول سے توبہ کرتا ھوں۔ "

- مندرجہ زیل روایت سے ثابت ھوتا ھے کے بعد مین حضرت عبداللہ بن عباس رض نے متعہ کی حلت سے رجوع کر لیا تھا چنانچہ ابو اسحاق مولی بن ہاشم کہتے ہیں کے

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رض سے اپنا واقعہ بیان کیا کہنے لگا کے میں ایک مرتبہ سفر میں تھا میرے ساتھ میری لونڈی تھی میں نے وہ لونڈی اپنے رفقا و سفر کے "

لیے مباح کر دی وہ اس سے متعہ کرتے رہی تو حضرت عبداللہ بن عباس رض نے فرمایا یہ تو بلکل زنا ھے

- حضرت عبداللہ بن عباس رض کے اس فتوی سے ثابت ھو گیا کے بعد میں وہ متعہ کو زنا سمجھنے لگے تھے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حرمت متعہ

شیعہ حضرات بغض وعناد کی بنا پر حرمت متعہ کی نسبت حضرت فاروق اعظم رض کی طرف کرتے ھیں وہ کہتے ھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حلال کیا تھا لیکن حضرت عمر رض نے اس کو حرام کر دیا حالانکہ یہ الزام سرے سے غلط ھے کیونکہ متعہ کی حرمت خود قرآن پاک کی نصوص اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث سے ثابت ھے جن کا ذکر پہلے ھو چکا- حضرت عمر رض اس حکم کے موجد نہی تھے بلکہ صرف اسے نافذ شائع اور مشتہر کرنے والے تھے چونکہ یہ حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے مین دیا تھا اور عام لوگوں تک نا پہنچا تھا اس لیے حضرت عمر رض نے اس کی عام اشاعت کی اور بذریعہ قانون اس کو نافذ کیا -

ابن ماجہ میں صحیح سند کے ساتھ حضرت عمر رض کے الفاظ منقعول ہیں -

حضرت فاروق اعظم رض ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے لیے متعہ مباح کیا پھر بعد ازاں خود ہی آپ نے اس کو حرام قرار دے دیا واللہ جس نے شادی شدہ ہو کر متعہ کیا تو میں اسے پتھروں سے رجم کر دوں گا -

کیونکہ متعہ کی حرمت صحیح حدیث سے ثابت ھے لہذا حضرت عمر رض پر حرمت متعہ کا الزام لغو مردود اور باطل ھے

صحیح بخاری شریف میں ہے امام بخاری رح فرماتے ھیں کے

حضرت علی رض نے اس بات کی وضاحت کی کے متعہ نسخ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ھے لہذا حضرت عمر رض پر حرمت کا الزام بے بنیاد ھے

صحیح بخاری شریف ص767 جلد2

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر متعہ سے پیدا ہونے کا الزام

شیعوں نے یہ بھی ہرزہ سرائی کی ھے کے معاذاللہ حضرت عبداللہ بن زبیر رض متعہ سے پیدا ھوے حالانکہ یہ دعوی سراسر لغو کزب وافترا باطل ومردود وبہتان ھے نیز صحابہ سے انتہائی بغض وعناد اور کتب تاریخ سے ناعلم ھونے کی بین دلیل ھے اس لغو الزام کی تردید کرنے کی ضرورت تو نا تھی تاہم تاریخی طور پر ھم اس کو ثابت کرتے ھیں کے حضرت عبداللہ رض حواری رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زبیر رض کے فرزند ارجمند اور حضرت اسما رض کے لخت جگر (شیعہ مومنینن کی طرح) متعہ کی پیداوار نھی بلکہ صحیح اور جائز نکاح سے پیدا ھوے ھین -

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رح حضرت اسماءؓ کے حالات کے ضمن میں لکھتے ھیں

حضرت اسماء رض مکہ میں ابتدا میں ھی حلقہ بگوش اسلام ھو گئ تھیں اور حضرت زبیر رض نے ان سے نکاح کیا تھا اور جب حضرت اسماء رض نے مدنیتہ الرسول کی ہجرت کی تو اس وقت حاملہ تھیں چنانچہ جب مدینہ کے قریب پہنچی تو وہاں حضرت عبداللہ رض پیدا ھوے -

اصابہ جلد4 ص335

ابن سعد حضرت اسماء رض کے تزکرہ میں لکھتے ہیں

حضرت اسماء رض سے حضرت زبیر رض بن عوام نے نکاح کیا ان سے حضرت عبداللہ رض پیدا ھوے -

تقریب التھذیب جلد2 ص589

امام المحدثین امیر المومنینین فی الحدیث امام بخاری رح عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حالات میں لکھتے ھیں -

حضرت اسماء نے جب ہجرت مدینہ کی تو اس وقت حمل کی حالت مین تھین فرماتی ھین کے جب مقام قباء پہنچی تو عبداللہ پیدا ھوے اسے گود میں لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو اپنے آغوش مبارک میں لے لیا ایک کھجور اپنے دہن مبارک میں ڈال کر چبائی اور پھر اسے اپنے لواب دہن کے ساتھ ملا کر ننھے عبداللہ کے منہ مین ڈال دیا پہلے چیز جو عبداللہ رض کے پیٹ میں گئ وہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن تھا آپ نے دو مرتبہ گڑتی دی اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے لیے دعاے خیر وبرکت مانگی ہجرت مدینہ کے بعد سب سے پہلے مولود فی الاسلام حضرت عبداللہ بن زبیر رض تھے -

-حافظ ابن کثیر البدایہ والنہایہ ص 34 جلد 5 پر فرماتے ھین جب حضرت اسماء رض عمر رسیدہ ھو گیئں تو حضرت زبیر رض نے انھیں طلاق دے دی تھی
الغرض اس سے معلوم ھوا کے حضرت اسماء کا حضرت زبیر سے نکاح ھو تھا کیونکہ طلاق تسنیخ نکاح کے لوازمات میں سے ھے زن متموعہ کی علیحد گی کے لیے طلاق کی ضرورت ھی
- نھی کیونکہ انقطاع میعاد ھی طلاق سمجھی جاتی ھے

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی دیگر اولاد

حضرت زبیر رض سے حضرت اسماء رض کو اللہ نے 5 بیٹے اور 3 بیٹاں عطا کیں کی تھیں مگر تعجب کی بات یہ ھے کے شیعہ رافضیوں نے صرف حضرت عبد اللہ پر متعہ سے اولاد
- ھونے کا بے بنیاد الزام لگایا

شیعہ کے گھر کی شہادت

- علامہ حلی شیعہ فرماتے ھیں

شیعہ کے نزدیک متعہ جائز ھے اور ائمہ اربعہ اس کو حرام سمجھتے ھیں

مز کورہ علامہ حلی کی عبارت سے ثابت ھوا کے تمام اھل سنت حرمت متعہ پر متفق ھیں لہذا شیعہ سید بشیر حسین کا یہ فرمانا کے متعہ کا مسئہ کوئی مابہ نزاع نہیں ھے
اپنے گھر کی شہادت سے باطل ھو گیا

【 از: شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز حفظہ اللہ تعالیٰ 】

متعہ کے بارے میں چند محدثین و آئمہ کے اقوال

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "رخصت کے بعد چھ مختلف مقامات پر "نکاح متعہ" کا منسوخ ہو جانا مروی ہے: 1. خیبر میں (7ھ)....2. عمرۃ القضاء میں (7ھ)....3. .1
(فتح مکہ کے سال (8ھ)....4. اوطاس کے سال (8ھ)....5. غزوہ تبوک میں (9ھ)....6. حجۃ الوداع میں (10ھ)......(فتح الباری ج 9 ص 173

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "درست بات یہ ہے کہ متعہ دو مرتبہ جائز ہوا اور دو ہی مرتبہ حرام ہوا اور پھر قیامت تک کے لئے حرام کر دیا گیا، یہ غزوۂ خیبر سے پہلے حلال .2
تھا پھر اسے غزوۂ خیبر کے موقع پر حرام کیا گیا، پھر اسے فتح مکہ کے موقع پر جائز کیا گیا (اور اسی کو "عام اوطاس" بھی کہتے ہیں) اس کے بعد ہمیشہ ہمیش کے لئے اسے حرام کر دیا
(گیا"....(شرح مسلم ج 9 ص 181

(جمہور سلف وخلف کا قول: نکاح متعہ منسوخ ہے (فتح الباری ج 9 ص 173 .3
(قاضی عیاض رحمہ اللہ نے "نکاح متعہ" کی حرمت پر اجماع نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ صرف شیعہ حضرات اسے جائز قرار دیتے ہیں (شرح مسلم للنووی ج 9 ص 79 .4
(سعودی مستقل فتوی کمیٹی نے یہ فتوی دیا ہے کہ "نکاح متعہ" حرام ہے اور اگر واقع ہو جائے تو باطل ہے (فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والإفتاء ج 18 ص 440 .5

"آئمہ معصومین" کے متعلق شیعوں کے عقائد و نظریات

(مخلوق پر اللہ کی حجت امام کے بغیر قائم نہیں ہوتی (لیکن اللہ نے تو حجت قائم کر دی ہے اماموں کے بغیر...اب کیا ہو گا .1
(امام کے بغیر یہ دنیا قائم نہیں رہ سکتی...(لیکن دنیا تو آج بھی قائم ہے .2
(اماموں کو ماننا اور پہچاننا شرط ایمان ہے (نہ مانا جائے تو؟ .3
اماموں اور امامت پر ایمان لانے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حکم سب پیغمبروں اور آسمانی کتب کے ذریعے آیا ہے (کون کون سی آسمانی کتاب میں یہ خوش خبری ملی آپ لوگوں .4
(کو؟
(ائمہ کی اطاعت رسولوں ہی کی طرح فرض ہے (پھر کرتے کیوں نہیں؟ .5
ائمہ کو اختیار ہے جس چیز کو چاہیں حلال یا حرام قرار دیں (اسی لئے تو ہم کہتے ہیں نا کہ شیعہ یہودیوں کے دودھ شریک بھائی ہیں، جس کام پر اللہ نے یہودی احبار و رہبان پر .6

لعنت بھیجی ہے وہی کام اگر آپ اپنے ائمہ کے تعلق سے روا رکھیں گے تو آپ اللہ کی لعنت کے مستحق ہیں)

7. انبیاء کی طرح ائمہ بھی معصوم ہوتے ہیں (ھاتو برھانکم)

8. اماموں کا حمل ماؤں کے رحم میں نہیں بلکہ پہلو میں قائم ہوتا ہے (کس نے چیک کر کے دیکھا بھائی؟)

9. ائمہ معصومین کو ماننے والے (شیعہ) اگر ظالم اور فاسق وفاجر بھی ہیں تو بھی جنتی ہیں اور ان کے علاوہ مسلمان اگر متقی وپرہیز گار ہیں تو بھی جہنمی ہیں (ارے بزرگو! آپ لوگوں کو نظر ثانی کی ضرورت ہے)

10. ائمہ کا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اور دوسرے تمام انبیاء سے برتر وبالاتر ہے (اللہ کی سنت اور اس کے قانون سے کھلواڑ کرنا کوئی آپ سے سیکھے)

11. ائمہ کو "ماکان ومایکون" کا علم ہے (پھر اللہ اور ائمہ میں فرق کیا رہ گیا ہے؟)

12. ائمہ پر بھی بندوں کے دن رات کے اعمال پیش ہوتے ہیں (یہ تحقیق کس نے کی؟)

13. ائمہ کے پاس فرشتوں کی آمد ورفت ہوتی رہتی ہے (ہاں تمہارا کوئی اپنا بنایا ہوا فرشتہ ہو گا... نعوذ باللہ من ذلک)

14. ہر جمعہ کی رات ائمہ کو معراج ہوتی ہے، وہ عرش تک پہنچائے جاتے ہیں اور وہاں ان کو بے شمار نئے علوم عطا کئے جاتے ہیں (یہ لو، میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری زندگی صرف ایک بار معراج ہوئی اور یہاں یہ ہر ہفتے ایک بار چکر لگا رہے ہیں)

15. ائمہ وہ سب علوم جانتے ہیں جو اللہ کی طرف سے فرشتوں، نبیوں اور رسولوں کو عطا ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ بہت سے ایسے علوم بھی جو نبیوں اور فرشتوں کو بھی عطا نہیں ہوئے (نبیوں اور فرشتوں کو تمہارے فرسودہ علوم کی ضرورت ہی نہیں)

16. ائمہ پر ہر سال کی شب قدر میں اللہ کی طرف سے ایک کتاب نازل ہوتی ہے جس کو فرشتے اور الروح لے کر اترتے ہیں (اب تک کتنی کتابیں جمع ہو گئی ہیں؟)

17. ائمہ اپنی موت کا وقت بھی جانتے ہیں اور ان کی موت ان کے اپنے اختیار میں ہوتی ہے (وما تدري نفس بأي أرض تموت؟؟)

18. ائمہ دنیا وآخرت کے مالک ہیں جس کو چاہیں دے دیں اور بخش دیں (پھر کس کس کو دیا انہوں نے اب تک اور کس کس کو بخشا ہے؟؟)

19. اللہ نے آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر جو امانت پیش کی تھی اور جس کا بوجھ اٹھانے سے ان سب نے انکار کر دیا تھا وہ "امامت کا مسئلہ" تھا (جو بات کی، خدا کی قسم لاجواب کی... پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی)

20. قرآن میں پنجتن پاک اور تمام ائمہ معصومین کے نام تھے وہ نکال دیئے گئے اور تحریف کی گئی.... (پوری امت مسلمہ پر بہتان تراشی)

محترم قارئین! یہ تھے شیعوں کے وہ عقائد ونظریات جو وہ اپنے ائمہ معصومین کے تعلق سے رکھتے ہیں، آپ غور کریں تو معلوم ہو گا کہ کس قدر کفریہ عقائد ونظریات کے حامل ہیں یہ لوگ کہ ائمہ کو انہوں نے نبیوں، رسولوں سے بہتر بتایا بلکہ انہیں اللہ کی مختلف خصوصیات میں بھی شریک وساجھی بنا دیا... آپ ابھی حیران نہ ہوں، یہ تو ابھی آغاز ہے... ایسے ہی بے شمار غلط عقائد ہیں ان کے کہ جن کو پڑھنے اور سننے کے بعد ان کے تعلق سے کسی قسم کی نجات کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا... ہاں توبہ کا دروازہ ابھی بھی کھلا ہے جو چاہے اس دروازے کا استعمال کر سکتا ہے....

【 الشیخ حافظ خلیل الرحمٰن سنابلی حفظہ اللہ 】

شیعوں کا عقیدہ: کتمان وتقیہ

مذہب شیعہ کی اصولی تعلیمات میں "کتمان" اور "تقیہ" بھی شامل ہیں... آیئے سب سے پہلے ان دونوں لفظوں کا معنی ومطلب جان لیتے ہیں:

1 کتمان: اپنے عقیدہ اور مسلک ومذہب کو چھپانا اور دوسروں پر ظاہر نہ کرنا

2. تقیہ: اپنے قول وعمل سے واقعہ یا حقیقت کے خلاف یا اپنے عقیدہ وضمیر کے خلاف ظاہر کرنا اور اس طرح دوسروں کو دھوکہ اور فریب میں مبتلا کرنا

【 الشیخ حافظ خلیل الرحمٰن سنابلی حفظہ اللہ 】

کتمان اور تقیہ کی ضرورت کیوں

ان دونوں الفاظ کا مطلب جان لینے کے بعد اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ آخر ان کی ضرورت کیوں پیش آئی اور شیعوں نے کس لئے ان دونوں عقیدوں کو اپنایا؟....... تو کتب شیعہ کے مطالعہ کے بعد اس کا جواب یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ "عبد اللہ بن سبا کے فیض یافتہ کوفہ کے جن لوگوں نے پہلی صدی ہجری کے اخیر اور دوسری صدی ہجری کے نصف اول میں (یعنی امام باقر اور جعفر صادق کے زمانے میں) اثنا عشری مذہب تصنیف کیا یا یوں کہہ لیں کہ اس کی بنیاد ڈالی تو انہوں نے اس ناقابل تردید دلیل اور شہادت کی زد سے "عقیدہ امامت" اور "شیعہ مذہب" کو بچانے کے لئے یہ دو عقیدے وضع کئے، ایک "کتمان" جس کا مطلب یہ تھا کہ ہمارے ان تمام ائمہ کو خود اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہ تھا کہ وہ عقیدہ امامت کا اظہار نہ کریں بلکہ اس کو چھپائیں، اس لئے انہوں نے امامت کا عقیدہ عام مسلمانوں کے سامنے اور مجمع میں بیان نہیں کیا... اور دوسرا عقیدہ "تقیہ" کا تھا جس کی وجہ سے وہ تمام عمر اپنے اپنے ضمیر اور عقیدہ کے خلاف عمل کرتے رہے"..... بہر حال عقیدہ امامت (جس کی تفصیل و تشریح ہم اس سلسلے کی تیسری .... اور چوتھی قسط میں بیان کر چکے ہیں) کو بقیہ مسلمانوں کے طرز عمل کی زد سے بچانے کے لئے یہ دونوں عقیدے شیعوں نے ایجاد کئے

【 الشیخ حافظ خلیل الرحمٰن سنابلی حفظہ اللہ 】

کتمان کے بارے میں شیعہ کتب سے دلائل

دنیا کا ہر مذہب خواہ وہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو اپنے آپ کو کسی سے چھپاتا نہیں ہے، لیکن شیعیت دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جو اپنے آپ کو دوسروں سے چھپاتا پھرتا ہے، چنانچہ شیعہ کی معتبر کتاب اصول کافی میں "باب الکتمان" کے نام سے ایک مستقل باب ہے، اس باب میں امام جعفر صادق کے خاص مرید اور راوی سلیمان بن خالد سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ

امام جعفر صادق نے فرمایا کہ: اے سلیمان! تم ایسے دین پر ہو کہ جو شخص اس کو چھپائے گا اللہ اس کو عزت دے گا اور جو اس کو ظاہر کرے گا اللہ اس کو ذلیل و رسوا کر دے گا"" (اصول کافی 485)

ایک اور روایت امام باقر کے حوالے سے بیان کی گئی ہے کہ انہوں نے اپنے شیعان خاص سے فرمایا کہ "مجھے اپنے اصحاب میں (شاگردوں اور مریدوں میں) وہ شخص سب سے (زیادہ پیارا ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو، دین کو زیادہ سمجھنے والا ہو اور ہماری باتوں کو زیادہ چھپانے والا اور راز میں رکھنے والا ہو" (اصول کافی 486

آپ غور کریں کہ عزت و ذلت اور تقوی کی بنیاد اور ان کا معیار کیا بیان کیا جا رہا ہے؟ کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی بنیاد اور معیار بیان کیا ہے؟ افلا تعقلون؟

【 الشیخ حافظ خلیل الرحمٰن سنابلی حفظہ اللہ 】

تقیہ کے بارے میں شیعہ کتب سے دلائل

تقیہ دراصل جھوٹ کا دوسرا اور خوبصورت نام ہے اور جھوٹ بولنا تمام مذاہب میں بدترین گناہ ہے، پوری دنیا کے عقل مند لوگوں نے بھی اس کو سخت ترین عیب تسلیم کیا ہے لیکن مذہب شیعہ نے اس کو اعلی ترین عبادت قرار دیا ہے، دین کے دس حصے بتلائے ہیں اور ان میں سے نو حصے جھوٹ بولنے کے لئے وقف کر دیئے ہیں، جھوٹ بولنا اللہ کا دین اور انبیاء و ائمہ کا دین بتایا گیا ہے... نعوذ باللہ من ذلک

چنانچہ اصول کافی میں "تقیہ" کا بھی مستقل باب ہے اور اس باب میں کئی روایتیں ہیں، چند ایک درج ذیل ہیں:

1. ابو عمیر اعجمی نامی راوی کہتا ہے کہ "امام جعفر صادق نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو عمیر! دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں ہیں اور جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے" (اصول کافی 482)

2. حبیب بن بشر راوی ہے، کہتا ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ "اے حبیب! جو شخص تقیہ کرے گا اللہ اس کو رفعت اور بلندی عطا کرے گا اور جو تقیہ نہیں کرے گا اس کو اللہ پستی میں گرائے گا" (اصول کافی 483)

3. ایک اور روایت ملاحظہ فرمائیں.... امام باقر نے فرمایا کہ "تقیہ میرا اور میرے آباء و اجداد کا دین ہے، جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس میں ایمان ہی نہیں" (اصول کافی 484)

【 الشیخ حافظ خلیل الرحمٰن سنابلی حفظہ اللہ 】

تقیہ ور جھوٹ شیعہ اثنا عشری مذہب کی اساس ہے

☆شیعہ اثنا عشری تقیّہ کے قائل ہیں، اور ان کے نزدیک تقیّہ کہتے ہیں ایسی چیز کا اظہار کرنا جو باطن کے خلاف ہو، یا جیسا کہ ان کے علما میں سے کسی نے یوں تعریف کی ہے: تقیہ یہ ہے کہ تو ایسی بات کہے یا ایسا کام کرے جس کا تو اعتقاد نہیں رکھتا ہے تا کہ اپنے نفس سے تکلیف دہ چیز کو دور کر سکے یا اپنی کرامت کی حفاظت کر سکے۔(دیکھیں: کتاب (الشیعۃ في المیزان) لمحمد جوّاد مغنیۃ، ص۴۸)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

دین کا دس میں سے نو حصّہ تقیّہ میں ہے، اور اس شخص کا کوئی دین نہیں ہے جو تقیّہ نہ کرے۔(دیکھیں: کتاب (أصول الکافي) للکلیني، ۲/۲۱۷)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

تم ایسے دین پر ہو جس نے اسے چھپایا اسے عزّت ملے گی، اور جس نے اسے ظاہر کیا اللہ اسے ذلیل کر دے گا۔(دیکھیں: کتاب (أصول الکافي) للکلیني، ۲/۲۲۲)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

حسین نبی ﷺ کے انگھوٹے سے دودھ پیتے تھے جو دو تین دن کے لئے کافی ہوتا تھا۔((دیکھیں: کتاب (أصول الکافي) للکلیني، ۱/۴۶۵)۔

【شیخ عبداللہ بن محمد سلفی۔ حفظہ اللہ / من ھم الشیعۃ الإثنا عشریۃ】

تقیہ کب اور کیسے

شیعہ حضرات عوام الناس کے سامنے یہ باور کراتے ہیں کہ ہمارے یہاں تقیہ کی اجازت صرف اس صورت میں ہے جب جان کا خطرہ ہو یا اس طرح کی کوئی شدید مجبوری ہو... لیکن ان کی کتابیں ان کی زبان کے برعکس کچھ اور کہتی ہیں وہ یہ کہ شیعی روایات میں ائمہ معصومین کے بکثرت ایسے واقعات اور روایات موجود ہیں کہ بغیر کسی مجبوری اور بغیر کسی ادنیٰ خطرے کے بھی انہوں نے تقیہ کیا اور کھلی غلط بیانی کی یا اپنے عمل سے لوگوں کو دھوکہ اور فریب دیا.... آیئے نمونے کے طور پر ایک روایت کا تذکرہ کئے دیتے ہیں:

زرارہ نامی راوی امام باقر سے روایت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ نے فرمایا

تقیہ ہر ضرورت کی چیز میں کیا جائے اور صاحبِ معاملہ اپنی ضرورت کے بارے میں زیادہ جانتا ہے (یعنی ضرورت وہ ہے جس کو صاحبِ معاملہ ضرورت سمجھے)....(اصول کافی" 484)

اس روایت سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ شیعوں کا عوام الناس کے سامنے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ تقیہ کی اجازت صرف اس صورت میں ہے "جب جان جانے کا خطرہ ہو یا ایسی ہی کوئی شدید مجبوری ہو"...بلکہ ان کے مذہب میں تقیہ کے حوالے سے معاملہ ہر شخص کی رائے اور صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے...جب بھی کوئی اپنی مصلحت یا مطلب سے تقیہ کی ضرورت سمجھے تقیہ کر سکتا ہے...یعنی یوں کہہ لیں کہ ان کی بنیادی تعلیمات میں جھوٹ بولنے کی ہر انسان کو کھلی آزادی ہے اور یہ سراسر اللہ کے حکم سے ...بغاوت ہے

【الشیخ حافظ خلیل الرحمٰن سنابلی حفظہ اللہ】

شیعہ اثنا عشریہ کا مسلمانوں کی تکفیر کرنا اور ان سے حقد وحسد رکھنا

☆شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ:

ائمہ اثنا عشریہ اور ان کے پیروکار شیعہ امامیہ کے علاوہ کوئی ملّت اسلام پر نہیں ہے۔(دیکھیں: کتاب (أصول الکافي) للکلیني، ۱/۲۲۴،۲۲۳)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

امام مہدی عنقریب واپس آئیں گے اور شیعوں کے دشمن اہل اسلام سے انتقام لیں گے، رہی بات یہود و نصاریٰ کی تو ان سے وہ مصالحت و مسالمت کر لیں گے۔(دیکھیں: کتاب (بحار الأنوار) للمجلسی، ۵۲/۳۷۶)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

ہماری تردید کرنے والا گویا اللہ کی تردید کرنے والا ہے، اور یہ شرک باللہ کی حد تک پہنچا ہوا ہے۔(دیکھیں: کتاب (أصول الكافي) للكليني ١/٦٧)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

شیعہ کے علاوہ سارے لوگ اولادِ زنا ہیں۔(دیکھیں: کتاب (الروضة من الكافي) للكليني، ٨/٢٨٥)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے ابلیسوں میں سے کوئی نہ کوئی ابلیس اس کے پاس حاضر رہتا ہے، پس اگر اسے پتہ چلتا ہے کہ یہ نومولود شیعہ میں سے ہے تو اسے اس شیطان سے روک دیتا ہے، اور اگر یہ نومولود شیعہ کی جماعت سے نہیں ہوتا تو شیطان اس کی شرمگاہ میں اپنی انگلی کو داخل کرتا ہے چناں چہ وہ مابون (متّہم) ہو جاتا ہے اور اسی طرح لونڈی کی شرمگاہ میں انگلی داخل کرتا ہے تو وہ فاجرہ وبدکار ہو جاتی ہے۔(دیکھیں: کتاب (تفسير العياشي) محمد العياشي، ٢/٢١٨)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

اگر کوئی شخص شیعہ اثنا عشریہ نہیں ہے، یا ائمہ اثنا عشریہ میں سے کسی ایک پر ایمان نہیں رکھتا، یا ان میں سے کسی کا بھی انکار کرتا ہے تو وہ کافر ہے، اور آخرت میں اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔(دیکھیں: کتاب (جامع أحاديث الشيعة) للبروجردي، ١/٤٢٩)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

اخبار سے زیادہ سے زیادہ یہی معلوم ہوتا کہ آخرت میں کافر اور مشرک کا حکم ہر اس شخص پر جاری ہوگا جو اثنا عشریہ میں سے نہیں ہوگا۔(دیکھیں: کتاب (تنقيح المقال) لعبد الله المامقاني، ١/٢٠٨)۔

شیعہ اثنا عشریہ کا اہل سنت کے خلاف اس قدر حقد کرنا جو وصف سے باہر ہے

:☆شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ

بے شک ناصبی مسلم کا خون حلال ہے، لیکن میں تجھے تقیہ اختیار کرنے کو کہوں گا، اگر تو اس ناصبی مسلم پر کسی دیوار کو گرا سکے، یا اسے کسی پانی میں غرق کر سکے تا کہ تیرے خلاف اس فعل پر کوئی گواہی نہ دے تو اسے انجام دے، پوچھا گیا: تمہارا اس کے مال کے بارے میں کیا خیال ہے؟ فرمایا: جس مال پر تو قادر ہو اسے ہلاک وبرباد کر دے۔(دیکھیں: کتاب (وسائل الشيعة) للحرّ العاملي ١٨/٤٦٣)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

سنّی کی دیت بکرا کی طرح ہے، بلکہ بکرا اس سے بہتر ہے، اور یہ ان کے چھوٹے بھائی کی دیت کے مساوی نہیں ہے، اور وہ شکاری کتّا ہے، اور نہ ہی ان کے بڑے بھائی کی دیت کے مساوی ہے، اور وہ یہودی ہے۔(دیکھیں: کتاب (الأنوار النعمانية) لنعمة الله جزائري، ٣/٣٠٨)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

ناصبی مسلمان کے مال کو جہاں پاؤ لے لو اور اس کا خمس ہمیں ادا کرو۔(دیکھیں: کتاب (وسائل الشيعة) للحرّ العاملي ٦/٣٤٠)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

بے شک روزِ قیامت سنّیوں کی نیکیاں شیعوں کو دیدی جائیں گی، اور شیعوں کی برائیاں سنّیوں پر لاد دی جائیں گی اور پھر انہیں جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔(دیکھیں: کتاب (بحار الأنوار) للمجلسي، ٥/٢٤٨، ٧/٢٤٧)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

اہل سنت نجس ہیں اور ان کے خون ومال مباح ہیں، بلکہ وہ مخلّد فی النار ہیں، اور وہ اس میں سے کبھی نہیں نکلیں گے۔(دیکھیں: کتاب (الأنوار النعمانية) لنعمة الله جزائري، ٢/٣٠٦، وکتاب (حق اليقين في معرفة أصول الدين) لعبد الله شبر ٢/١٨٨)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

جب شیعی کسی شیعی سے کہے (اے سنّی) تو وہ اسے سزا دے رہا ہوتا ہے، اور شرعاً ثابت ہے کہ اس کی تعزیر کرنا اسے دھمکانا اور ڈانٹنا ہے۔ (دیکھیں: کتاب (حياة المحقق الكركي وآثاره)، ۶/۲۳۷)۔

شیعہ اثنا عشریہ کی خرافات

:☆شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ

فرشتوں کی ایک جماعت نے کسی چیز کے بارے میں آپس میں اختلاف کیا تو انہوں نے آدمیوں میں سے کسی کو حکم بننے کا سوال کیا تو اللہ نے ان کی طرف یہ وحی کی کہ تم لوگ خود انتخاب کرو تو انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا۔ (دیکھیں: کتاب (مسند فاطمة) لحسین تویسر کانی، ص ۲۹۶)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

عفیر گدھے نے رسول ﷺ سے ہم کلام ہو کر کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میرے باپ نے اپنے باپ کے واسطے سے، اپنے دادا کے ذریعہ، ان کے والد کے توسّط سے روایت نقل کی ہے کہ: وہ سفینہ نوح میں نوح علیہ السلام کے ساتھ تھے، نوح علیہ السلام ان کے پاس آئے، اور اس کے سرین پر ہاتھ پھیرا اور کہا: اس گدھے کی ذریت میں ایک ایسا گدھا ظاہر ہو گا جس پر سید المرسلین وخاتم النبیین سواری کریں گے، پس اللہ کی تعریف ہے کہ اس نے مجھے وہ گدھا بنایا (دیکھیں: کتاب (أصول الكافي) للکلینی، ۱/۲۳۷)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

ان کے امام باقرؒ نے مٹی سے ایک ہاتھی بنایا اور اس پر سوار ہو کر مکّہ گئے۔ (دیکھیں: کتاب (مدينة المعاجز) لہاشم بحرانی، ۵/۱۰)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

ائمہ (اثنا عشریہ) کے پیشاب و پاخانہ میں کوئی خباثت، بدبو اور گندگی نہیں پائی جاتی، بلکہ مشک عنبر کی طرح ہے، اور جس نے ان کے پیشاب و پاخانہ اور خون کو نوش کیا اللہ اس پر جہنم حرام کر دے گا اور جنت میں دخول کو واجب کر دے گا۔

دیکھیں: أنوار البهيّة) لآیت اللہ الآخوند ملازین العابدین الکلبایکانی، ص ۴۴۰)۔)

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

ائمہ کے پیٹ سے خارج ہونے والی ہوا (ریح) یا غلیظ و غلاظت (گوز و پاخانہ) مشک عنبر کی طرح ہوتی ہے۔ (دیکھیں: کتاب (أصول الكافي) للکلینی، ۱/۳۱۹)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

کالا جوتا پہننے میں تین باتیں پائی جاتی ہیں: میں نے کہا: تین باتیں کون سی ہیں آپ پر میری جان قربان ہو؟؟ فرمایا: نگاہ کمزور کرتا ہے، آلہ تناسل کو ڈھیلا کر دیتا ہے، اور غم لاحق کرتا ہے۔ (أصول الكافي) للکلینی، ۱/۳۱۹)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

(پیلا جوتا پہننے میں تین باتیں پائی جاتی ہیں: نگاہ صاف کرتا ہے، آلہ تناسل کو سخت کرتا ہے، اور غم کو دور کرتا ہے۔ (دیکھیں: کتاب (الفروع من الكافي) للکلینی، ۶/۴۶۵

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

گاجر کا کھانا دونوں گردوں کو گرم کرتا ہے، اور آلہ تناسل کو سیدھا (کھڑا) رکھتا ہے اور جماع میں مدد کرتا ہے۔ (دیکھیں: کتاب (الفروع من الكافي)، ۶/۳۷۲)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

شیطان عورت کے پاس آکر اسی طرح بیٹھتا ہے جس طرح آدمی عورت کے پاس بیٹھتا ہے، اور اس سے اسی طرح بات کرتا ہے جس طرح آدمی بات کرتا ہے، اور اسی طرح جماع کرتا ہے جس طرح آدمی جماع کرتا ہے، میں نے کہا: یہ کیسے معلوم ہوتا ہے؟؟ فرمایا: ہم (شیعہ) سے محبت اور بغض کے ذریعے، پس جس نے ہم سے محبت کیا تو اس کا نطفہ بندے (انسان) کا ہو گا، اور جس نے ہم سے بغض و حسد کیا اس کا نطفہ شیطان کا ہو گا۔ (دیکھیں: کتاب (الفروع من الكافي) للکلینی، ۵/۵۰۲)۔

:☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ

شرمگاہ دو ہوتی ہیں (قُبل اور دُبر)، رہی بات دُبر کی تو وہ دونوں سُرین سے ڈھکی ہوتی ہے، پس جب تم آلہ تناسل اور دونوں انڈوں (خصيتين) کو ڈھاک لیتے ہو تو پوری طور سے

شرمگاہ کا پردہ کردیتے ہو۔(دیکھیں: کتاب(الفروع من الکافي)للکلینی،۶/۵۰۱)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

رہی بات دیگر لطف اندوزی کی جیسے شہوت سے چھونا، جسم کو ملانا و چمٹانا، رانوں کا بوسہ دینا تو اس میں کوئی حرج نہیں، چاہے شیر خوار (دودھ پیتی بچی) ہی کیوں نہ ہو۔(دیکھیں: کتاب(تحریر الوسیلۃ) للخمینی،۲/۲۲۱)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

حائضہ کے غسل کرنے سے پہلے اس سے جماع کرنا جائز ہے۔(دیکھیں: کتاب(الفروع من الکافي)للکلینی،۵/۳۹۵)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

عورت کے دبر میں جماع کرنا جائز ہے۔(دیکھیں: کتاب(الفروع من الکافي)للکلینی،۵/۵۴۰)۔

☆اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ:

حائضہ عورت جنازہ پڑھے گی، لیکن لوگوں کے ساتھ صف میں نہیں رہے گی۔(دیکھیں: کتاب(من لایحضرہ الفقیہ)لابن بابویہ القمی،۱/۱۷۹)۔

ماخوذ از کتاب "من هم الشيعة الاثناعشرية؟"، از: الشیخ/ عبد اللہ بن محمد السلفي حفظہ اللہ، مترجم: شفیق الرحمن ضیاء اللہ المدني، مراجعة: جمشید عالم عبد السلام السلفي، عزیز الرحمن ضیاء اللہ السنابلي

یہود اور شیعت میں فکری مشابہت

ابن جریر طبری "تاریخ الامم والملوک" شہرستانی کی "الملل والنحل" ابن حزم اندلسی کی "الفصل فی الملل والنحل" اور ابن کثیر دمشقی کی "البدایہ والنہایہ" میں بھی اس بات کی صراحت کی گئی ہے کہ شیعیت کا بانی عبد اللہ بن سبا یہودی ہے۔ مگر چونکہ بہت سے شیعہ علماء اور مصنفین عبد اللہ بن سبا سے براءت کا اظہار کرتے ہیں، یہاں تک کہ ماضی قریب کے بعض شیعہ مصنفین نے تو عبد اللہ بن سبا کو ایک فرضی ہستی قرار دے دیا ہے گویا وہ سرے سے اس کے وجود ہی کے منکر ہیں، اس لئے شیعوں کی اسماء رجال کی مستند ترین کتاب "رجال کشی" کا حوالہ ہی مناسب ہے تاکہ جانب داری اور الزام کیجُرم سے ہمارا دامن ہمارا دامن داغدار نہ ہو۔

ذکر بعض اہل العلم انّ عبد اللہ بن سبا کان یھودیاً فاسلم ووالی علیاً علیہ السلام، وکان یقول وھو علی یھودیتہ ف یوشع بن نون صی موسی بالغلو، فقال فی الاسلام بعد وفاۃ رسول اللہ ﷺ ف علی علیہ السلام مثل ذلک، وکان اول من اشھر بالقول بفرض امامۃ علی واظھر البراءۃ من اعدائہ وکاشف مخالفیہ اکفرھم۔

بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن سبا پہلے یہودی تھا، پھر اسلام قبول کیا اور حضرت علی علیہ السلام سے خاص تعلق کا اظہار کیا اور اپنی یہودیت کے زمانے میں وہ حضرت موسیٰ کے وصی یوشع بن نون کے بارے میں غلو کرتا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد اسلام میں داخل ہو کر وہ اسی طرح کا غلو حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں کرنے لگا، اور وہ پہلا آدمی ہے جس نے حضرت علی کی امامت کے عقیدے کی فرضیت کا اعلان کیا، اور ان کے دشمنوں سے براءت ظاہر کی اور کھلم کھلا ان کی مخالفت کی اور انہیں کافر قرار دیا۔(رجال الکشی: ص ۷۱، طبع بمبئی ۱۳۱۷ھ ایضاً: ص ۷۱

دلچسپ ترین بات یہ ہے کہ شیعوں کے اسماء الرجال کی اسی مستند ترین کتاب "رجال کشی" میں امام جعفر صادق سے متعدد روایتیں نقل کی گئی ہیں، جن میں اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ شیعیت کا یہ بانی عبد اللہ بن سبا اور اس کے ساتھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت کا عقیدہ رکھنے اور اس کی دعوت دینے کے جرم میں خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے آگ میں ڈلوا کر ہلاک کر دیئے گئے۔(رجال الکشی: ص ۷۰ طبع بمبئی ۱۳۱۷ھ ایضاً: ص ۷۰

محقق اور عالم دین ڈاکٹر محمد یوسف نگرامی نے اپنی کتاب "الشیعۃ فی المیزان" میں یہود و روافض کے درمیان جو فکری مشابہت بیان کی ہے اس کا خلاصہ ہم سطور ذیل میں پیش کر رہے ہیں:

(۱) یہودی اپنے آپ کو اللہ کی پسندیدہ قوم تصور کرتے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ یہودیوں کے علاوہ تمام انسان "گوئم" (Goium) یعنی حیوان ہیں جو یہودیوں کی خدمت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں، اور ان کے مال و دولت کی لوٹ مار جائز ہے۔

اہل تشیع بھی بالکل یہی دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کا تعلق اہل بیت سے ہے اس لئے ہم سب سے افضل اور اللہ کے محبوب بندے ہے، وہ بھی اپنے علاوہ تمام انسانوں کو "ناصبی" کہتے ہیں یعنی ان کے عقیدے کے دشمن! جن کے مال و دولت کو لوٹنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ ثواب کا رہے۔

یہود نسلی برتری و تعصب کے علم بردار ہیں وہ عربوں کو بلکہ تمام مسلمانوں کو ذلت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (۲)

شیعوں کا بھی عربوں کے بارے میں یہی نظریہ اور خیال ہے۔ جدید ایران کے ایک مصنف "مہدی بازر گان" اسی رافضی نظریہ کی یوں وضاحت کرتا ہے: "عربوں کی طبیعت " میں سختی اور خشونت ہے۔ ان کا مزاج جارحانہ اور سوچ بڑی پست ہے

(الحد الفاصل بین الدین والسیاسہ، مہدی بازر گان ص: ۶۸)

جہاں کہیں بھی یہودیوں نے آبادی اختیار کی وہیں کچھ عرصے کے بعد ان کے خلاف یہ بات سننے میں آئی کہ وہ قوم کے اندر ایک قوم ہیں، انہوں نے اپنی اس انفرادیت (۳) کہا جاتا تھا، یورپ کے صنعتی انقلاب نے جو ان (Geto)" (جس کا خمیر نسلی برتری ہے) کو قائم رکھنے کے لئے ہمیشہ اپنی علیحدہ نو آبادیاں بنائیں ان آبادیوں یا محلوں کو "گیٹو یہودیوں کا ہی لایا ہوا تھا" گیٹوں کی دیواروں کو ڈھا دیا تھا" لیکن یہودی اپنے سماج اور معاشرے میں گھل مل نہ سکے۔ ان کی نظریں ہمیشہ اپنی ارض موعود کی جانب اٹھتی رہیں اور قیام اسرائیل کے بعد ساری دنیا کے یہودی "تل ابیب" کے حکام کے تابع ہو گئے۔

ٹھیک یہی حالت "اہل تشیع" کی بھی ہے۔ یہ جہاں بھی رہتے ہیں وہاں یہودیوں کی طرح "گیٹو" بناتے ہیں، برصغیر کے ہر شہر اور قصبہ میں جہاں شیعوں کی آبادی ہے آپ کو شیعوں کے "گیٹو" ضرور نظر آئیں گے لکھنؤ کا محلہ "قلعہ عالیہ" اس کی واضح مثال ہے۔ یہودیوں کی طرح رافضیوں یعنی اہل تشیع کی وفاداری بھی صرف ایران کے ساتھ ہوتی ہے

۔ یہ لوگ جہاں اور جس ملک میں رہتے ہیں، اس ملک اور اس کے عوام کے لیے درد سر بن جاتے ہیں کیونکہ تخریبی سرگرمیاں ان کے دین کا ایک حصہ ہیں۔ اس سلسلے میں ابو جعفر کلینی کی ایک شر انگیز عبارت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

: کلینی نے لکھا ہے

ابو بکر سے لے کر آج تک تمام سنی حکمران غاصب و ظالم ہیں، کیونکہ حکمرانی کا حق صرف شیعہ اماموں یا ان کی امامت کو ماننے والے شیعوں کو ہے اور شیعوں کا فرض ہے کہ تمام سنی حکومتوں کو تباہ کرنے میں لگے رہیں، کیونکہ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا اور سنی حکومت میں اطمینان سے رہے تو چاہے یہ شیعہ کتنے ہی عبادت گذار کیوں نہ ہوں عذاب الٰہی کے (مستحق ہوں گے (اصول کافی ص: ۲۰۶

کا سہارا لیا انہوں نے علم و ادب کے نام پر دنیا میں ایسی فحاشی اور بے حیائی پھیلائی کہ مشرق (Sex) یہودیوں نے اپنے اقتدار و تسلط کے لئے تاریک کے ہر دور میں جنس (۴) و مغرب کے معاشروں کی اخلاقی قدریں تار تار ہو گئیں، جرمنی کا یہودی "فرائڈ" یہودیوں کی اس اباحی تحریک کا علمبردار تھا، اس نے ہر چیز کو جنس کی عینک لگا کر دیکھا اباحیت کی اس تحریک کو "فرانس کے تگڈم" سارٹر، سیمون ری بوار اور "ایسر کامی" نے جلا بخشی، فحاشی کی اس یہودی تحریک نے "ہنری ملر" البرٹ مورا وبا جیسے فحش نگاروں کو جنم دیا اور اسی فلسفہ یہودیت نے سارٹر کو سیمون کے ساتھ چالیس سال تک ناجائز تعلقات قائم کرنے پر فخر کرنے کی ہمت دلائی، اور اباحیت کے اسی یہودی فلسفے نے یورپ کی لیہ جنسی بے راہ روی اور اجتماعی زناکاری کی راہ ہموار کی جس نے انسان و حیوان کے فرق کو مٹا دیا۔

شیعوں نے بھی انسانی معاشرے کو کھوکھلا کرنے کے لیے زنا و بدکاری پر "متعہ" کا نقاب ڈال کر اس کو اعلیٰ ترین عبادت کا درجہ دے دیا اور کلینی سے خمینی تک تمام رافضی اہل قلم اس بات پر متفق ہیں کہ جو متعہ سے محروم رہا وہ جنت سے بھی محروم رہے گا اور قیامت کے دن نکٹا اٹھے گا اور اس کا شمار اللہ کے دشمنوں میں ہو گا۔ شیعہ علماء و مجتہدین میں عالمی تو اجتماعی بدکاری پر زور دے ہی چکے تھے، لیکن عصر حاضر کے کلینی یعنی "آیت اللہ خمینی" نے بدکار اور فاحشہ عورتوں کے ساتھ زنا کرنے کی ترغیب دی ہے۔ (تحریر الوسیلۃ ، آیت اللہ خمینی۔ ج ۲ ص ۳۹۰)

یہودیوں کی طرح شیعوں نے بھی شہوت رانی کا پورا سامان مہیا کر دیا ہے تاکہ ہر قوم و ملت کا نوجوان طبقہ ان کی چال میں پھنس کر ان کے ناپاک ارادوں اور عزائم کی تکمیل کرنے میں مددگار ہو۔

یہودیوں کے "پروٹوکولز" نے اقتدار اور اس کی بقاء واستحکام کے لیے ذرائع ابلاغ پر کنٹرول وگرفت کو ضروری قرار دیا۔ آپ تاریخ کے کسی بھی دور کو دیکھیں ہمیشہ یہودی (۵) ذرائع وابلاغ پر چھائے نظر آئیں گے، یورپ کے صنعتی انقلاب کے بعد یہودی یورپ وامریکہ کے ذرائع ابلاغ پر کس طرح قابض ہوئے وہ ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔

اہل تشیع بھی یہودیوں کی طرح ہمیشہ ذرائع وابلاغ کو پنجوں میں جکڑے رہے، خلافت اسلامیہ کے مختلف ادوار میں شیعہ حضرات ذرائع وابلاغ اور علم وادب پر قابض رہے، مثال کے طور پر اورنگ زیب عالم گیر کے دربار کا سب سے کامیاب نثر نگار اور شاعر نعمت اللہ خان نامی ایک رافضی تھا، علامہ شبلی نعمانی کے بیان کے مطابق اس زمانے کے ممتاز شعراء وادباء کا مذہب رافضیت تھا اور عہد عالم گیری کا مورخ بذات خود بڑا متعصب شیعہ تھا۔ اردو ادب کی ابتدا اور ترقی میں بھی شیعہ اہل قلم کا بڑا ہاتھ تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہماری علمی اور ادبی زندگی میں شیعہ حضرات کا حصہ ان کے تناسب تعداد سے کہیں زیادہ ہے، غالب سے لے کر پروفیسر احتشام حسین تک ممتاز شعراء وادباء اکثر وبیشتر شیعہ ہی ملیں گے، رافضیوں کی ہماری ادبی وشعری زندگی پر حکمرانی نے اُردو شاعری میں کربلائی ادب کو جنم دیا جس کے آج کے علمبردار جانثار اختر اور افتخار عارف جیسے دین سے بے بہرہ لوگ ہیں، رافضیت کی ہمارے شعر وادب پر یلغار اتنی سخت تھی کہ مولانا محمد علی جوہر جیسے مرد مومن رافضیت کے رنگ میں یہ شعر کہہ گئے :

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

یہودیت اور شیعت کی مشترکہ قدریں

دین میں غلو یا مبالغہ آرائی (۱):

مذہبی پیشواؤں اور دینی رہنماؤں کے مرتبہ میں حد سے زیادہ مبالغہ آرائی اہل کتاب خصوصاً قوم یہود کی نمایاں صفت ہے، قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر اس عیب کی نشان دہی کی گئی ہے، مثلاً:

(یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق)

(اے اہل کتاب! (یہود ونصاریٰ) اپنے دین میں غلو اختیار نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے منسوب کر کے غلط باتیں نہ کہو"۔ (النساء:۷۱"

(و قالت الیھود عزیر ابن اللہ و قالت النصاری المسیح ابن اللہ)

(یہود نے عزیر کے بارے میں دعویٰ کیا کہ وہ اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ مسیح کو اللہ کا بیٹا بتاتے ہیں"۔ (التوبہ:۳۰"

(وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصاریٰ تلک امانیھم قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین)

یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہود ونصاریٰ کے علاوہ کوئی دوسرا جنت میں داخل نہ ہونے پائے گا۔ یہ ان لوگوں کی دل بہلاوے کی باتیں یں، آپ ان سے پوچھئے کہ اپنے اس دعویٰ کی" (کوئی دلیل ہو تو لاؤ اگر تم سچے ہو"۔ (البقرۃ:۱۱۱

اپنے دینی رہنماؤں کو اللہ کے اختیارات سے متصف کرنا (۲):

(اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ) (التوبہ:۳۱)

" انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے دینی پیشواؤں اور علماء ومشائخ کو اپنا رب بنالیا ہے"

(قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ) (آل عمران:۶۴)

اے نبی!) آپ اہل کتاب سے کہہ دیجئے کہ آؤ اس بات کی طرف جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے وہ یہ کہ اللہ کے علاوہ ہم میں سے کوئی کسی کو اپنا رب قرار نہ)" دے"

التباس وکتمانِ حق (۳):

(ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدیٰ من بعد ما بیّناہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللاعنون)

جو لوگ ہماری نازل کردہ نشانیوں اور فرمان ہدایت کو چھپاتے ہیں حالانکہ ہم نے اسے اپنی کتاب (توریت وانجیل) میں لوگوں کے لیے واضح طور پر بیان کر دیا تھا۔ ایسے ہی "(لوگوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنتیں بھی ان پر پڑتی ہیں" (البقرۃ:۱۵۹

(یااھل الکتاب لم تکفرون بایات اللہ وانتم تشھدون، یااھل الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون)

اے اہل کتاب! (یہود و نصاریٰ) تم جان بوجھ کر کس لئے اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہو؟ اور اے اہل کتاب! تم کس لیے حق پر باطل کا غلاف چڑھا کر اسے پوشیدہ کرتے ہو" (۔ حالانکہ تم دیدہ دانستہ حق کو نظر انداز کر رہے ہو"۔ (آل عمران:۷۰-۷۱

:مسلمانوں سے شدید عداوت و دشمنی (۴)

لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین ءمنوا الیھود والذین اشرکوا

(تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عداوت رکھنے والے تم قوم یہود کو پاؤ گے اور ان لوگوں کو بھی جو شرک کا ارتکاب کرتے ہیں" (المائدۃ:۸۲"

یہ ہے قرآن کی گواہی اہل کتاب خصوصاً یہود کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات اور کس کی ہو سکتی ہے؟؟۔۔

【(الشیعہ فی المیزان، تالیف از: ڈاکٹر محمد یوسف نگرامی (دہلی ۱۹۷۹) 】

یہود کی خصوصیات شیعہ لٹریچر میں

: دین میں غُلو یا مبالغہ آرائی©

امت مسلمہ کے نزدیک جس طرح تمام نبی و رسول اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر اور نامزد ہوتے ہیں، امت یا قوم اسے منتخب نہیں کرتی ٹھیک اسی طرح شیعہ حضرات کے یہاں نبی کے بعد ان کے جانشین و خلیفہ اور امام بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے نامزد کیے جاتے ہیں۔ ان کے عقیدے کے مطابق ان کے یہ تمام "امام" "ایک" "نبی" کی طرح معصوم ہی ہوتے ہیں، انبیاء ورسل ہی کی طرح ان کی اطاعت امت پر فرض ہوتی ہے۔ مرتبہ کے لحاظ سے یہ "ائمہ" "تمام انبیاء و رسولوں سے افضل اور رسول اکرم ﷺ کے برابر ہوتے ہیں ۔ ان کے خیال میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس دنیا کے خاتمہ تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بارہ امام نامزد ہیں۔ جو امام اول حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شروع ہو کر علی الترتیب حسن عسکری تک دنیا میں آکر کاروبار امامت انجام دینے کے بعد وفات پا گئے مگر بارہویں اور آخری امام بغداد کے پاس "سر من رای" کے غار میں روپوش ہیں اور وہی قرب قیامت میں مہدی بن کر نمودار ہوں گے اور دنیا پر بلاشرکت غیر حکومت کریں گے وغیرہ وغیرہ۔

: ایران کے مقتدر شیعی رہنما اور ایرانی انقلاب کے بانی آنجہانی آیت اللہ خمینی اپنی کتاب "الحکومۃ الاسلامیہ" میں "الولایۃ التکوینیہ" کے عنوان کے تحت رقم طراز ہیں

(وان من ضروریات مذھبنا ان لائمتنا مقاماً لا یبلغہ ملک مقرب ولا نبی مرسل (الحکومۃ الاسلامیہ، آیت اللہ خمینی ص:۵۲

اور ہمارے مذہب (اثنا عشریہ) کے ضروری اور بنیادی عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے ائمہ کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے، جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل" بھی نہیں پہنچ سکتا"۔

جمہور امت مسلمہ کے نزدیک کائنات کے ذرہ ذرہ پر حکومت و فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور ساری مخلوق اس کے تکوینی حکم کے سامنے سرنگوں اور تابع و فرمان ہے یہ : شان کسی نبی اور رسول کی بھی نہیں۔ قرآن مجید کی بے شمار آیتیں اس بات کا واضح طور پر اعلان کرتی ہیں مگر اہل تشیع کا عقیدہ ہے کہ

فان للامام مقاماً محموداً ودرجۃ سامیۃ وخلافۃ تکوینیۃ تخضع لولایتھا وسیطرتھا جمیع ذرات الکون

امام کو وہ مقام اور بلند درجہ اور ایسی تکوینی حکومت حاصل ہوتی ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حکم و اقتدار کے آگے سرنگوں اور تابع فرمان ہوتا ہے" (الحکومۃ الاسلامیہ" (، آیت اللہ خمینی:۵۲

اثنا عشری مذہب کی رو سے شیعہ حضرات کے ائمہ کو انبیاء علیہم السلام کے تمام خصائص اور کمالات و معجزات تک حاصل تھے اور ان کا درجہ انبیاء سابقین، یہاں تک کہ اولوالعزم انبیاء نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے بھی بلند و برتر ہے۔ شیعہ حضرات کی مستند ترین کتاب "الجامع الکافی" جو ابو جعفر یعقوب کلینی رازی (التوفیٰ ۳۲۸ھ) کی تصنیف ہے، صحت و استناد کے لحاظ سے اہل تشیع کے نزدیک اس کا وہی درجہ ہے جو امت مسلمہ کے نزدیک صحیح بخاری کا ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ ان کے

عقیدے کے مطابق "الجامع الکافی" بارھویں غائب امام کی تصدیق شدہ شیعہ مذہب کا سارادارومدار اسی کتاب پر ہے "اصول کافی" میں کتاب الحجہ باب (ان الارض کلھاللامام) کے تحت ابو بصیر سے روایت ہے کہ ان کے ایک سوال کے جواب میں امام جعفر صادق نے فرمایا :

اماعلمت انّ الدنیاوالاخرۃ للامام یضعھا حیث یشاءویدفعھا الی من یشاء

(کیاتم کو یہ بات معلوم نہیں کہ دنیا اور آخرت سب امام کی ملکیت ہے۔وہ جس کو چاہیں دے دیں اور جو چاہیں کریں (اصول کافی: ص ۲۵۹'

شیعوں کے کثیر التصانیف بزرگ اور مجتہد مُلّا باقر مجلسی اپنی تصنیف "حیاۃ القلوب" میں تحریر فرماتے ہیں :

(امامت بالاتر از رتبہ پیغمبری "امامت کا درجہ نبوت وپیغمبری سے بالاتر ہے۔(حیات القلوب: ملاباقر مجلسی ج ۳ ص ۱۰

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ ازل سے ابد تک ساری باتوں کا علم (ماکان ومایکون کا علم) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حاصل نہیں اور اس کا علم ساری کائنات کو محیط ہے: وانّ اللہ قد احاط بکل ش ء علما (الطلاق: ۱۲) یہودی ذہن وفکر نے اپنی افتادِ طبع کے مطابق "غلوعقیدت" کے نظریہ کو فروغ دینے کے لیے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (ماکان وما یکون) کے علم کا پروپیگنڈا کیا اور پھر آپ ﷺ کے بعد شیعہ حضرات کے خود ساختہ "ائمہ معصومین" اس علم کے وارث اور امین ٹھہرائے گئے، شدہ شدہ یہ مشرکانہ نظریہ عقیدت رسول کے بھیس میں عامۃ المسلمین کے ایک خاص طبقہ یعنی "اہل بدعت" کا بھی اوڑھنا بچھونا بن گیا۔

ملاحظہ کیجئے شیعی روایت: امام جعفر صادق نے اپنے خاص رازداروں کی ایک محفل میں ارشاد فرمایا :

لوکنت بین موسی والخضر لا خبرتھما انی اعلم منھما ولانبا تھما مالیس فی ایدیھما لان موسیٰ والخضر علیھما السلام اعطیا علم ماکان ولم یعطیا علم مایکون وماھو کائن حتی تقوم الساعۃ وقد ورثناہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام وآلہ وراثۃ

اگر میں موسیٰ اور خضر کے درمیان ہوتا تو ان کو بتاتا کہ ان دونوں سے زیادہ علم رکھتا ہوں، اور ان کو اس سے باخبر کرتا ہوں جو ان کے علم میں نہیں تھا۔ کیونکہ موسیٰ وخضر علیہما السلام کو صرف "ماکان" کا علم حاصل ہوا تھا اور "مایکون" اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اس کا علم ان کو نہیں دیا گیا تھا۔ اور ہم کو وہ علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ اور آپ کی (آل سے وراثت میں حاصل ہوا ہے' (اصول کافی: ص: ۱۶۰

اہل تشیع کا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا کبھی امام سے خالی نہیں رہ سکتی، اصول کافی میں ابو حمزہ سے روایت ہے کہ انہوں نے چھٹا امام جعفر صادق سے دریافت کیا کہ یہ زمین بغیر امام کے (باقی اور قائم رہ سکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر زمین پر امام کا وجود باقی نہ رہے تو وہ دھنس جائے گی باقی نہیں رہ سکے گی۔ (اصول کافی، ص: ۱۰۴

اسی طرح امام باقر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر امام کو ایک گھڑی کے لئے بھی زمین سے اٹھالیا جائے تو وہ اپنی آبادی کے ساتھ ایسے ڈولے گی جیسے سمندر میں موجیں آتی ہیں۔

اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کا دعویٰ ہے کہ یہود ونصاریٰ کے علاوہ کوئی دوسرا گروہ جنت میں داخل نہیں ہو پائے گا۔ اہل تشیع کے یہاں بھی یہ دعویٰ اسی کروفر کے ساتھ پایا جاتا ہے ان کے نزدیک ائمہ معصومین کو ماننے والے (یعنی شیعہ حضرات) اگر ظالم اور فاسق بھی ہیں تب بھی جنت ہی میں جائیں گے اور ان کے علاوہ مسلمان اگرچہ متقی اور پرہیزگار بھی ہوں اس کے باوجود دوزخ میں ڈالیں جائیں گے۔ اصول کافی میں امام باقر سے روایت کی گئی ہے آپ نے فرمایا :

ان اللہ لایستحی ان یعذب امۃ وانت باامام لیس من اللہ ، وان کانت ف اعمالھا برۃ تقیۃ وانّ اللہ لیستحی ان یعذب امۃ وانت باامام من اللہ وان کانت فی اعمالھا ظالمۃ مسیئۃ (اصول (کافی: ص، ۲۳۸

اللہ تعالیٰ ایسی امت کو عذاب دینے سے نہیں شرمائے گا جو ایسے امام کو مانتی ہو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد نہیں کیا گیا ہے، اگرچہ یہ امت اپنے اعمال کے لحاظ سے نیکوکار اور متقی وپرہیزگار ہو، اور ایسے لوگوں کو عذاب دینے اللہ تعالیٰ احتراز فرمائے گا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد اماموں کو مانتے ہوں۔ اگرچہ یہ لوگ اپنی عملی زندگی میں ظالم و "بدکردار ہوں

واضح رہے کہ اسی قسم کی شیعی ذہنیت یا دوسرے لفظوں میں "یہودی اندازِ فکر" بعد کے دور میں رفتہ رفتہ مسلمانوں میں بھی رچ بس گیا اور نوبت بہ ایں جا رسید کہ چند فقہی یا فروعی اختلافات کی بنیاد پر امت مسلمہ میں موجود بدعت پسند گروہ کے "شیخ الشیوخ" احمد رضا خاں بریلوی نے جو برصغیر میں مشہور ومعروف ہیں اپنے مخالف توحید مسلم افراد

: جماعتوں کے خلاف یہ بھپتی تصنیف کرڈالی کہ

تجھ سے اور جنت سے کیانسبت وہابی دور ہو

! ہم رسول اللہ کے، جنت رسول اللہ کی

(ص:ا(ا):وھو احمد رضاخاں بریلوی من فرقۃ البریلویہ)

قطع نظر اس کے کے ان کے اپنے گروہ کے افراد کی اکثریت دین وشریعت کی کتنی پیروکار اور نماز، روزہ، زکاۃ، حج وغیرہ ارکانِ اسلام پر کس حد تک عمل پیرا ہے ؟؟۔۔صریح مشرکانہ اعمال اور بدعتی رسوم میں دان رات مبتلا ہونے اور اسلام کے صاف وشفاف اور پاکیزہ دامن میں فسق وفجور اور ہر طرح کی معصیت کے داغ ودھبے لگاتے رہنے کے باوجود یہ لوگ خود کو جنت کا ٹھیکیدار سمجھ بیٹھے ہیں۔

اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کی دوسری صفت جو قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے وہ ان کا اپنے دینی پیشواؤں، اور راہبوں اور درویشوں کو اللہ کے صفات سے متصف کرنا ہے۔ یہ : مذموم اور مشرکانہ نظریہ بھی "شیعی مذہب" میں پورے آب وتاب کے ساتھ جلودہ گر ہے ان کی کتابوں سے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں

اصول کافی کتاب الحجہ باب مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں محمد بن سنان سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو جعفر ثانی (محمد بن علی نقی) سے (جو نویں امام ہیں) حرام وحلال کے : بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا

یا محمد! ان اللہ تبارک وتعالیٰ لم یزل منفرداًبواحدنیتہ ثم خلق محمد اًوعلیاًوفاطمۃ فمکثوا الف دھرٍ ثم خلق جمیع الاشیاء فاشھد ھم خلقاواجری طاعتھم علیھاوفوّض امورھا الیھم فھم یحلون مایشاؤن ویحرمون مایشاؤن ولن یشاؤا الا ان یشاء اللہ تبارک وتعالیٰ۔

(اصول کافی:ص:۲۷۸)

اے محمد! اللہ تعالیٰ ازل سے اپنی وحدانیت کے منفرد رہا، پھر اس نے محمد، علی، اور فاطمہ کو پیدا کیا، پھر یہ لوگ ہزاروں قرن ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد اللہ نے دنیا کی تمام چیزوں کو پیدا کیا، پھر ان مخلوقات کی تخلیق پر ان کو شاہد بنایا اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری ان تمام مخلوقات پر فرض کی اور ان کے تمام معاملات ان کے سپرد کئے۔ یہ تو حضرات جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کردیتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کردیتے ہیں۔ اور یہ نہیں چاہتے مگر جو اللہ تبارک تعالیٰ چاہے"۔

علامہ قزوینی نے اس "روایت" کی شرح میں یہ تصریح کردی ہے کہ یہاں محمد، علی اور فاطمہ سے مراد یہ تینوں حضرات اور ان کی نسل سے پیدا ہونے والے تمام ائمہ ہیں۔

((الصافی شرح اصول کافی جزء:۳جلد۲ص:۱۴۹

: اصول کافی ہی میں امام جعفر صادق سے روایت ہے

(قال ولایتناولایۃ اللہ التی لم یُبعث نبٌ قط الابھا(اصول کافی:ص۲۷۶

ہماری ولایت (یعنی بندوں اور تمام مخلوقات پر ہماری حاکمیت) بعینہ اللہ تعالیٰ کی ولایت وحاکمیت جیسی ہے جو نبی بھی اللہ کی طرف سے بھیجا گیا وہ اس کی تبلیغ کا حکم لے کر بھیجا گیا"۔

شیعی لٹریچر کے مطابق ان کے ائمہ تمام الوہی صفات کے حامل ہیں۔ ان کی شان یہ ہے کہ عالم ماکان ومایکون میں کوئی چیز ان سے مخفی اور غیب نہیں، انسانوں کے نامۂ اعمال روزانہ ان کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، ان کے بارے میں غفلت سہو اور نسیان کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور کائنات کے ذرہ ذرہ پر اُن کی تکوینی حکومت ہے، وہ دنیا وآخرت کے مالک ہیں، جس کو چاہیں دیں اور جسے چاہیں محروم رکھیں وغیرہ وغیرہ۔

قرآن مجید کے مطالعہ سے اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ کی ایک اور کمینہ صفت اور ذلیل حرکت جو ہمیں معلوم ہوتی ہے وہ ان کی حق کو چھپانے اور دین کی اصلیت پر نفاق اور جھوٹ کا پردہ ڈالنے کی مجرمانہ عادت اور ذلیل فطرت ہے۔ جب ہم شیعہ لٹریچر کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں التباس اور کتمان حق کی یہ دونوں قبیح عادتیں تقیہ اور "کتمان" کے عنوان کے تحت اس میں نمایاں نظر آتی ہیں۔ اگر فرق ہے تو صرف اس قدر کہ یہود دُنیوی مفاد کے لئے حق کے بیان سے گریز کرنے اور اللہ کی تعلیمات کو پوشیدہ رکھنے کے مجرم تھے، مگر ان کے یہ معنوی سپوت شیعہ حضرات اللہ کی مخلوق کو گمراہ کرنے کے لئے اپنے باطل نظریات وفکار کو حق کے لبادے میں چھپا کر پیش کرنے میں مہارت رکھتے ہیں:

کتمان "اور" تقیہ "شیعہ مذہب کی اصولی تعلیمات میں سے ہے۔" کتمان "کا مطلب ہے اپنے اصل عقیدہ اور مذہب و مسلک کو چھپانا اور دوسروں پر ظاہر نہ ہونے دینا، اسی طرح" "تقیہ" کہتے ہیں اپنے قول یا عمل سے نفس واقعہ یا حقیقت کے خلاف یا اپنے عقیدہ و ضمیر اور مذہب و مسلک کے برعکس ظاہر کرنا اور اس طریقہ سے دوسروں کو دھوکہ اور فریب میں مبتلا کرنا۔

:شیعہ مذہب کی معتبر ترین کتاب "اصول کافی" میں امام جعفر صادق کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے

انکم علی دین من کتمہ اعزّہ اللہ و من اذاعہ اذلہ اللہ

(تم ایسے دین پر ہو، جو اس کو چھپائے گا اللہ تعالیٰ اسے عزت عطا فرمائے گا اور جو کوئی اسے شائع وظاہر کرے گا۔ اللہ اس کو ذلیل اور رسوا کر دے گا (اصول کافی: ص:۴۸۵'

【(الشیعہ فی المیزان، تالیف از: ڈاکٹر محمد یوسف نگرامی (دہلی ۱۹۷۹) 】

: تقیہ "کے ایک مستقل باب کے تحت اصول کافی میں روایت ہے"

عن ابی عمیر الاعجمی قال قال لہ ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابا عمیر تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ ولا دین لمن لا تقیۃ لہ

ابو عمیر اعجمی روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو عمیر! دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں ہیں جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔ (اصول کافی، ص:۴۸۲)

: امام باقر سے بھی تقیہ کے سلسلے میں ایک روایت اسی "اصول کافی" میں درج ہے

قال ابو جعفر علیہ السلام: التقیۃ من دینی و دین آبائی ولا ایمان لمن لا تقیۃ لہ

(امام باقر نے فرمایا تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباء اجداد کا دین ہے، جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس میں ایمان ہی نہیں (اصول کافی، ص:۴۸۴

: من لا یحضرہ الفقیہ نامی کتاب میں جو شیعہ حضرات کے اصولِ اربعہ میں سے ہے، تقیہ کے بارے میں ایک روایت درج کی گئی ہے

لو قلت ان تارک التقیۃ کتارک الصلاۃ لکنت صادقاً، و قال علیہ السلام: لا دین لمن لا تقیۃ لہ

(من لا یحضرہ الفقیہ بحوالہ باقیات الصالحات ص:۲۱۶)

امام جعفر نے فرمایا اگر میں کہوں کہ تقیہ ترک کرنے والا ایسا ہی گناہ گار ہے جیسا کہ نماز ترک کرنے والا تو میری بات صحیح اور سچ ہوگی۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو تقیہ نہیں "کرتا وہ بے دین ہے

حقیقت یہ ہے کہ تقیہ اور کتمان کے اس خطرناک عقیدے کے ذریعے یہودی عناصر کو امت مسلمہ میں نفوذ کرنے اور ان میں نفاق و تفرقہ ڈالنے میں جس قدر کامیابی ہوئی ہے وہ کسی اور طریقے سے ممکن نہ تھی۔ اس طرح یہ لوگ عامۃ المسلمین میں گھل مل گئے اور اندر ہی اندر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف، ان کے عقائد میں فساد اور انہیں دین اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہوگئے۔ ظاہر ہے کہ یہودیت براہ راست اور کھل کر تو مسلمانوں کے قلوب واذہان پر اثر انداز ہو نہ سکتی تھی۔ اس نے شیعیت کے روپ میں جن لوگوں کو اپنے دام فریب میں گرفتار کر لیا تھا وہ بھی بہر حال ایک محدود طبقہ تھا جس کے بل بوتے پر یہودیت کے خطرناک عزائم کی تکمیل ممکن نہ تھی، اس لئے عام مسلمانوں میں اثر و نفوذ کے لئے "کتمان" اور "تقیہ" سے بہتر کوئی اور تدبیر ممکن نہ تھی۔

اس غیر محسوس طریقہ پر یہ لوگ مسلمانوں میں گھل مل گئے اور ان کا اعتماد حاصل کرنے کے بعد فلسفہ اور علم کلام کی مدد سے انہوں نے مسلمانوں کے مختلف عقائد اور دین کے مسلمات میں شکوک و شبہات پیدا کرنے شروع کر دیئے۔ رفتہ رفتہ مسلمان ان شاطر اور گھاک یہودیوں کے ہاتھوں کھلونا بن کر رہ گئے، کچھ عرصے بعد چشم فلک نے یہ عبرت منظر بھی دیکھ لیا کہ ہمارے یہ عیار دشمن "یہودی" دنیا کے مختلف مقامات پر خاص طور سے برصغیر ہندو پاک میں اسی تقیہ اور کتمان کے پر فریب ہتھکنڈوں کے سہارے صوفیوں کے بھیس میں مسلمانوں کے مذہبی پیشوا اور مقتدی بن بیٹھے ہیں اور کھلے عام اپنے معتقدین پر "شیعیت" یا دوسرے لفظوں میں "یہودیت" کی تعلیم و تبلیغ کرنے میں مصروف ہیں، حالانکہ ان کی شیعیت و ضلالت ان کے خیالات وافکار کتابوں سے عیاں اور صاف ظاہر تھی، مگر بھولے بھالے مسلمان عقیدت کے نشہ میں چُور انہیں اپنا "روحانی پیشوا" ہی نہیں بلکہ مطاع اور "حاجت روا" تک سمجھے بیٹھے ہیں۔

جہاں تک مسلمانوں سے نفرت وعداوت رکھنے کا سوال ہے تو قرآن مجید اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ "یہودی" مسلمانوں کے شدید دشمن ہیں اور ان کی دشمنی ودلی عداوت اس بات کی متقاضی ہے کہ وہ اس کی تمنا اور تگ ودو کرتے رہیں کہ مسلمانوں کا وجود صفحہ ہستی سے مٹ جائے، اس مقصد کے لیے انہوں نے پہلا کام یہ کیا کہ شیعیت کے روپ میں مسلمانوں کے خلاف نفرت وعداوت اور تبرّا کا محاذ کھول دیا، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وخیر القرون کے مسلمانوں سے لوگوں کو بدظن کرنے کے لیے ہر وہ ہتھکنڈہ استعمال کیا جو ان کے امکان میں تھا۔

شیعی کتب میں یہود کی مسلمانوں سے عداوت اور دشمنی

سب سے پہلے ام المومنین عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں شیعوں کے خیالات دیکھیے، قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کو "امہات المومنین" یعنی تمام مسلمانوں کی مائیں کہا گیا ہے۔ ظاہر ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ اہل ایمان کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کے تعلق اور رشتہ سے آپ کی ازواج مطہرات کی وہی عظمت ہونی چاہیے جو اپنی حقیقی ماؤں کی ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی کہیں بڑھ کر کیونکہ ایمان کا رشتہ خون کے رشتوں سے زیادہ محترم ہوتا ہے۔ اور اسی کے مطابق ان کے لیے ادب واحترام کا رویہ ہونا چاہیے، لیکن رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادیاں ہیں، اس چونکہ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما لئے ان کے ساتھ شیعہ حضرات کو وہی عداوت ہے جو حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہے۔

شیعوں کے مستند عالم ملّا باقر مجلسی نے اپنی کتاب "حیات القلوب" میں ایک مستقل باب قائم کیا ہے

جس کا عنوان اس طرح ہے :

(باب پنجاہ وپنجم در احوال شقاوت مآل عائشہ وحفصہ)

" باب:55 عائشہ وحفصہ کے بدبختانہ حالات کے بیان میں"

حیات القلوب: ملا باقر مجلسی، ج2، ص،)265(

اسی باب میں اور کتاب کے دیگر ابواب میں بھی اس ظالم نے ان دونوں امہات المومنین کو بار بار "منافقہ" لکھا ہے، پھر اسی جلد دوم میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بیان میں لکھتا ہے :

"وعیاشی بسند معتبر از حضرت صادق روایت کردہ است کہ عائشہ وحفصہ آنحضرت را بزہر شہید کردند۔"

اور عیاشی نے معتبر سند سے امام جعفر صادق سے روایت کیا ہے کہ عائشہ وحفصہ نے رسول اکرم ﷺ کو زہر دے کر شہید کیا تھا"۔"

(حیات القلوب، ملا باقر مجلسی ج:2 ص870)

ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں اسلام کو شاندار ترقی ہوئی ہے اور اطراف عالم میں مسلمانوں کو جس تیزی سے فتوحات حاصل ہوئیں، وہ تاریخ اسلام کا ایک درخشاں باب اور قابل فخر سرمایہ ہے، ان کے مبارک دور اور طریق حکمرانی کا اعتراف غیر مسلم مشاہیر تک کرتے ہیں، یہودی ذہن وفکر کو ان سے عداوت ہونا یقینی تھی۔ چنانچہ ملاحظہ ہوں شیخین رضی اللہ عنہما کے بارے میں اہل تشیع کے خیالات، واضح رہے کہ شیعی روایات میں جہاں فلاں فلاں کے الفاظ آتے ہیں اس وقت اس سے مراد ابو بکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ہوتے ہیں، اور جہاں یہ لفظ تین مرتبہ آتا ہے وہاں تیسرے فلاں سے مراد عثمان غنی رضی اللہ عنہ مراد ہوتے ہیں۔ یہ طرز بیان انہوں نے اسلامی حکومت اور مسلمانوں کے عتاب سے بچنے کے لیے اختیار کیا تھا:

(فلان فلان فلان ارتدوا عن الایمان فی ترک ولایۃ امیر المومنین علیہ السلام)

(اصول کافی، ص:265)

کی امامت ترک کر دینے کی وجہ سے ایمان واسلام سے مرتد ہو گئے"۔ علیہ السلام یہ تینوں امیر المومنین علی (یعنی ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم)"

ابو جعفر یعقوب کلینی کی "الجامع الکافی" کے آخری حصہ "کتاب الروضہ" میں روایت ہے کہ امام باقر کے مخلص مرید نے حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا :

انہما ظلمنا حقنا وکانا اول من رکب اعناقا واللہ ما اسست من بلیۃ ولا قضیۃ تجری علینا اہل البیت الا ہما اسسا اولہما فعلیہما لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین)(کتاب الروضہ)

(ابو جعفر کلینی: ص:115

ان دونوں نے ظالمانہ طور پر ہمارا حق مارا یہ دونوں سب سے پہلے ہم اہل بیت کی گردنوں پر سوار ہوئے ہم اہل بیت پر جو بھی مصیبت اور آفت آئی اس کی بنیاد انہی دونوں نے" ڈالی ہے، لہٰذا ان دونوں پر اللہ کی لعنت ہو، اس کے فرشتوں کی اور تمام بنی آدم کی"۔

: اسی "کتاب الروضہ" میں پانچویں امام باقر کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے

(کان الناس اھل ردۃ بعد النبی ﷺ الا ثلاثۃ فقلت ومن ثلاثۃ فقال المقداد بن الاسود وابوذر الغفاری وسلمان الفارسی رحمۃ اللہ علیھم وبرکاتہ)

(کتاب الروضہ، ابو جعفر یعقوب کلینی، ص:115)

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سب لوگ مرتد ہو گئے، سوائے تین کے (راوی کا کہنا ہے کہ) میں نے عرض کیا وہ تین کون تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا مقداد بن الاسود، ابوذر غفاری، اور سلمان فارسی، ان پر اللہ کی رحمت وبرکت ہو"۔

: شیعوں کے علامہ باقر مجلسی نے اپنی کتاب "حق الیقین" میں ایک روایت لکھی ہے

"ظاہری شود پیش از کفار ابتداء بہ سنیان خواہد باعلماء ایشاں وایشاں راخواہد کشت علیہ السلام وقتیکہ قائم"

(حق الیقین، ملا باقر مجلسی ص:138)

ظاہر ہوں گے تو کافروں سے پہلے وہ سنیوں اور خاص کر ان کے عالموں سے کاروائی شروع کریں گے اور ان سب کو قتل کر کے نیست ونابود کر دیں گے علیہ السلام جس وقت مہدی" "۔

اسی کتاب کے اگلے صفحہ پر وہ یہ پیش گوئی کرتے ہیں۔

"چون قائم ماظاہر شود، عائشہ رازندہ کند تابر اوحد بزند وانتقام فاطمہ ماازو بکشد"

جب ہمارے قائم (یعنی مہدی) ظاہر ہوں گے، تو عائشہ کو زندہ کر کے ان پر حد جاری کریں گے اور فاطمہ کا انتقام ان سے لیں گے "۔"

حق الیقین، ملا باقر مجلسی، ص:139

اسی کتاب "حق الیقین" میں امام جعفر صادق کے خاص مرید مفصل بن عمر سے ایک طویل روایت نقل کی گئی ہے، جس میں امام جعفر صادق کی زبان سے امام غائب مہدی کے ظہور کا بہت تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ اس روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ

جب صاحب الامر (امام غائب) ظاہر ہوں گے تو سب سے پہلے مکہ مکرمہ آئیں گے اور وہاں سے کوچ کر کے مدینہ جائیں گے اور جب وہ اپنے نانا رسول اللہ کی قبر کے پاس پہنچیں گے تو وہاں کے لوگوں سے دریافت کریں گے کہ کیا یہ ہمارے نانا رسول اللہ کی قبر ہے؟ لوگ کہیں گے ہاں یہ انہی کی قبر ہے۔ پھر امام پوچھیں گے یہ اور یہ کون لوگ ہیں جو ہمارے نانا کے پاس دفن کئے گئے ہیں؟ لوگ بتلائیں گے یہ آپ کے خاص مصاحب ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما، حضرت صاحب الامر اپنی سوچی سمجھی پالیسی کے مطابق سب کچھ جاننے کے بعد ان لوگوں سے دریافت کریں گے ابو بکر کون تھا؟ اور عمر کون تھا؟ لوگ جواب دیں گے کہ یہ دونوں آپ کے خلیفہ اور آپ کی بیویوں عائشہ وحفصہ کے باپ تھے۔ اس کے بعد جناب صاحب الامر فرمائیں گے کہ کوئی ایسا آدمی بھی ہے جس کے بارے میں شک ہو کہ یہی دونوں یہاں مدفون ہیں؟ لوگ کہیں گے کہ کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اس بارے میں شک رکھتا ہو۔

پھر تین دن کے بعد صاحب الامر حکم فرمائیں گے کہ دیوار توڑ دی جائے۔ چنانچہ دونوں کو قبر سے نکالا جائے گا، ان کا جسم تروتازہ ہو گا اور صوف کا وہی کفن پہنے ہوں گے جن میں یہ دفن کئے گئے تھے پھر آپ حکم دیں گے کہ ان کا کفن علیحدہ کر دیا جائے (یعنی ان کی لاشوں کو برہنہ کر دیا جائے) اور ایک سوکھے درخت پر لٹکا دیا جائے۔ اس وقت مخلوق کے امتحان وآزمائش کے لیے یہ عجیب واقعہ ظہور میں آئے گا کہ وہ سوکھا درخت جس پر لاشیں لٹکی ہوں گی ایک دم سرسبز شاداب ہو جائے گا، تازہ ہری پتیاں نکل آئیں گی اور شاخیں بڑھ جائیں گی۔ پس وہ لوگ جو ان سے محبت رکھتے تھے (یعنی تمام مسلمان) کہیں گے کہ اللہ کی قسم! یہ ان دونوں کی عند اللہ مقبولیت اور عظمت کی دلیل ہے اور ان کی محبت کی وجہ سے ہم نجات کے مستحق ہوں گے۔ اور جب اس سوکھے درخت کے سرسبز ہونے کی خبر مشہور ہو گی تو لوگ اس کو دیکھنے دور دور سے مدینہ آئیں گے۔ تو جناب صاحب الامر کی طرف سے ایک منادی ندا دے گا اور اعلان کرے گا کہ جو لوگ ان دونوں (ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما) سے محبت رکھتے ہیں وہ ایک طرف الگ کھڑے ہو جائیں۔ (اس اعلان کے بعد لوگ دو حصوں میں بٹ جائیں گے، ایک گروہ ان دونوں سے محبت وعقیدت رکھنے والوں کا ہو گا اور دوسرا ان پر لعنت کرنے والوں کا، اس کے بعد صاحب

الامر سنیوں سے مخاطب ہو کر فرمائیں گے کہ ان دونوں سے بیزاری کا اظہار کرو نہیں تو تم پر عذاب آئے گا، وہ لوگ انکار کریں گے تو امام مہدی کالی آندھی کو حکم دیں گے کہ وہ ان لوگوں پر چلے اور ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دے، پھر امام مہدی حکم دیں گے کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی لاشوں کو درخت سے اتارا جائے، پھر ان دونوں کو قدرت الٰہی سے زندہ کر دیں گے اور حکم دیں گے کہ تمام مخلوق جمع ہو، پھر یہ ہو گا کہ دنیا کے آغاز سے اس کے ختم تک جو بھی ظلم اور کفر ہوا ہو گا ان سب کا گناہ ان دونوں پر لازم کیا جائے گا اور انہیں کو اس کا ذمہ دار قرار دیا جائے گا (خاص طور پر) سلمان فارسی کو پیٹنا اور امیر المومنین اور فاطمہ زہرا اور حسن و حسین کو جلا دینے کے لیے ان کے گھر کے دروازے میں آگ لگانا اور امام حسن کو زہر دینا اور حسین اور ان کے بچوں اور چچازاد بھائیوں اور ان کے ساتھیوں اور مددگاروں کو کربلا میں قتل کرنا اور رسول اللہ کی اولاد کو قید کرنا اور ہر زمانے میں آل محمد کا خون بہانا اور ان کے علاوہ جو بھی خون ناحق کیا گیا ہو گا یا کسی عورت کے ساتھ کہیں بھی زنا کیا گیا ہو گا یا سود و حرام کا مال کھایا ہو گا، غرض ان سارے گناہوں کو جو دنیا میں امام مہدی کے ظہور سے قبل ہوئے ہوں گے، ان کے سامنے گنایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ یہ سب کچھ تم سے اور تمہاری وجہ سے ہوا ہے؟ وہ دونوں اقرار کریں گے، کیونکہ وہ رسول اللہ کی وفات کے بعد پہلے ہی دن خلیفہ برحق) علی (کا حق دونوں مل کر غصب نہ کرتے تو ان گناہوں میں سے کوئی بھی نہ ہوتا، اس کے بعد صاحب الامر کے حکم سے ان دونوں سے قصاص لیا جائے گا اور انہیں درخت پر لٹکا کر امام مہدی آگ کو حکم دیں گے کہ ان دونوں کو مع درخت کے جا کر راکھ کر دے۔ اور ہواؤں کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو دریاؤں پر چھڑک دے۔ مفصل نے عرض کیا اے میرے آقا! کیا یہ ان لوگوں کو آخری عذاب ہو گا؟ امام جعفر نے فرمایا کہ اے مفصل! ہرگز نہیں اللہ کی قسم سید اکبر محمد رسول اللہ ﷺ اور صدیق اکبر امیر المومنین علی اور سیدہ فاطمہ زہرا اور حسن مجتبیٰ اور حسین شہید کربلا اور تمام ائمہ معصومین زندہ ہوں گے اور تمام مخلص مومن اور خالص کافر بھی زندہ کئے جائیں گے اور تمام ائمہ اور تمام مومنین کے حساب میں ان دونوں کو عذاب دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ دن رات میں ان کو ہزار مرتبہ مار ڈالا جائے گا اور زندہ کیا جائے گا، اس کے بعد اللہ جہاں چاہے گا ان کو لے جائے گا اور عذاب دیتا رہے گا۔"

حق الیقین، ملا باقر مجلسی: 145، در بیان رجعت

【(الشیعہ فی المیزان، تالیف از: ڈاکٹر محمد یوسف نگرامی (دہلی ۱۹۷۹】

ناصبیت اور اہل بیت

:مشہور لغوی علامہ ابن منظور (۷۱۱ھ) لکھتے ہیں

. قَوْمٌ يَتَدَيَّنُونَ بِبِغْضَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

"ناصبی وہ گروہ ہے، جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنا ثواب جانتے ہیں۔"

(لسان العرب: ۱/۷۶۲)

:شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں

.يُبْغِضُ عَلِيًّا، وَأَصْحَابَهُ،

"ناصبی سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں سے بغض رکھتے ہیں۔"

(مجموع الفتاوىٰ: ۳۰۱/۲۵)

:نیز فرماتے ہیں

. يُكَفِّرُونَ عَلِيًّا أَوْ يُفَسِّقُونَهُ، أَوْ يُشَكِّكُونَ فِي عَدَالَتِهِ

"ناصبی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کافر و فاسق سمجھتے ہیں اور آپ کی عدالت میں شک کرتے ہیں۔"

(منهاج السنة النبوية: ۳۸۶/۴)

:بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا w سیدنا عبداللہ بن عباس

. فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلَّى، وَصَامَ ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ دَخَلَ النَّارَ

"اگر کوئی شخص حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان نماز پڑھتا ہو، روزہ رکھتا ہو، لیکن مرتے وقت دل میں اہل بیت سے بغض ہوا، تو جہنم میں جائے گا۔"

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم:۳/۱۴۸۔۱۴۹،وسندہ، حسنٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے "امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح" کہا ہے۔

:امام ابو بکر محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ (۳۶۰ھ) لکھتے ہیں

قَدْ أَثْبَتُّ مِنْ بَيَانِ خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَا إِذَا نَظَرَ فِيهَا الْمُؤْمِنُ سَرَّهُ، وَزَادَهُ مَحَبَّةً لِلْجَمِيعِ، وَإِذَا نَظَرَ فِيهَا رَافِضِيٌّ خَبِيثٌ أَوْ نَاصِبِيٌّ ذَلِيلٌ مَهِينٌ، أَسْخَنَ اللّٰهُ الْكَرِيمُ بِذَلِكَ أَعْيُنَهُمَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ لِأَنَّهُمَا خَالَفَا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَمَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَاتَّبَعَا غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ.

میں نے ابو بکر، عمر، عثمان اور علیؓ کی خلافت کے بیان سے وہ وہ کچھ ثابت کر دیا ہے، کہ جسے دیکھتے ہی مومن باغ باغ ہو جائے گا اور ان تمام سے محبت میں اضافہ ہو گا اور خبیث" رافضی اور رسوا ناصبی سیخ پا ہو جائے گا۔ اللہ کریم دنیا و آخرت میں ان دلائل و براہین سے ان کی آنکھوں کو سوجا تا رہے۔ کیوں کہ یہ کتاب و سنت، مسلک صحابہ اور منہج محدثین "کے مخالف و معاند ہیں۔

(الشریعۃ:۴/۱۷۶۷)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نواصب وروافض کا دعوی ہے کہ

إِنَّ حُبَّ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ وَكَذَبُوا قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حُبَّهُمَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فِي قُلُوبِنَا.

"ایک مومن کے دل میں سیدنا عثمان اور سیدنا علیؓ (دونوں) کی محبت سما نہیں سکتی، یہ ان کا جھوٹ ہے، الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل میں دونوں کی محبت کو جمع کر دیا ہے۔"

(الشریعۃ:۱۲۲۶،۱۲۲۷، معجم ابن الأعرابي:۹۵،سندہ، صحیحٌ)

:امام ابو شہاب حناط رحمہ اللہ فرماتے ہیں

لَا يَجْتَمِعُ حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ إِلَّا فِي قُلُوبِ أَتْقِيَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ.

"ابو بکر، عمر، عثمان اور علیؓ (سب) کی محبت اس امت کے پارسالوگوں کے دلوں میں ہی سما سکتی ہے۔"

(الشریعۃ:۱۲۲۸،وسندہ، صحیحٌ)

:میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں

إِنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ: لَا يَسَعُنَا أَنْ نَسْتَغْفِرَ لِعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَأَنَا أَقُولُ: غَفَرَ اللّٰهُ لِعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ.

"کو معاف کرے۔ y کے حق میں استغفار کرنا ہمارے بس میں نہیں، میں کہتا ہوں: اللہ عثمان، علی، طلحہ اور زبیر w ایک گروہ کہتا ہے: عثمان و علی"

(الشریعۃ:۱۲۲۹،وسندہ، حسنٌ)

【 الشیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ 】

رافضی شیعہ کی تردید سے متعلق اہم مصادر

1. فتاوی شیخ الإسلام لابن تیمیۃ رحمہ اللہ
2. منہاج السنۃ النبویۃ لشیخ الإسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ
3. الملل والنحل للشہرستاني رحمہ اللہ
4. الفرق بین الفرق للبغدادي رحمہ اللہ
5. مقالات الإسلامیین للأشعري رحمہ اللہ

:(۔ من الکتّاب المعاصرین:(علمائے معاصرین کی کتابیں

جمیع مؤلّفات الشیخ إحسان إلهي ظہیر رحمہ اللہ.

مسألۃ التقریب للشیخ د. ناصر القفاري حفظہ اللہ.

. أصول مذهب الشيعة الإثناعشرية للشيخ د. ناصر القفاري حفظه الله

. جميع مؤلفات الشيخ محمد مال الله حفظه الله

. بذل المجهود في مشابهة الرافضة لليهود لعبد الله الجميلي حفظه الله

. حتى لا ننخدع لعبد الله الموصلي حفظه الله

. الشيعة الاثناعشرية وتكفيرهم لعموم المسلمين لعبد الله السلفي حفظه الله

. من قتل الحسين رضي الله عنه؟ لعبد الله بن عبد العزيز حفظه الله

. البرهان في تبرئة أبي هريرة من البهتان لعبد الله الناصر حفظه الله

. الانتصار للصحب والآل للدكتور إبراهيم الرحيلي حفظه الله –

. كشف الجاني محمد التيجاني للدكتور عثمان الخميس حفظه الله –

. بل ضللت في رد أباطيل التيجاني للشيخ خالد العسقلاني حفظه الله –

. مع الاثني عشرية في الأصول والفروع للدكتور علي السالوس حفظه الله –

تبديد الظلام وتنبيه النيام على خطر التشيّع على المسلمين والإسلام للشيخ سليمان الجبهان رحمه الله. (ان کے علاوہ بہت سارے مصادر ومراجع ہیں، یہ بطور اختصار ہیں نہ کہ حصر کے طور پر)۔

【 شیخ عبد اللہ بن محمد سلفی۔ حفظہ اللہ / من ھم الشیعۃ الإثناعشریۃ 】

الخلاصہ

خلاصہ کلام یہ ہے کہ شیعہ اثناء عشریہ اپنے مذکورہ بالا عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کی وجہ سے کافر اور اسلام سے علیحدہ قوم ہے۔ لہٰذا ان کے ساتھ میل جول، مناکحت، ان کی عیادت، جنازہ میں شرکت، ان کی مجالس میں حاضری اور تعزیہ کے جلوس وغیرہ بدعات و خرافات میں شمولیت ہر گز جائز نہیں۔ اور مولوی دلپزیر صاحب کی رائے اہل سنت و الجماعت کے عقائد صحیحہ کے سراسر خلاف اور غلط ہے۔ ان کو اپنے غلط رویے سے توبہ کر لینی چاہیے ورنہ ان کی امامت جائز نہیں، یعنی ان کی اقتداء میں نماز، عیدین وغیرہ ہر گز جائز نہیں کیونکہ وہ باطل اور خلاف اسلام عقائد لوگوں کو پکے مسلمان قرار دے کر صراط مستقیم سے بھٹک کر گمراہ ہو چکا ہے۔ اس کی حامی پارٹی کو بھی بشرطیکہ وہ عقیدہ اور عمل میں اہل سنت ہیں، اس قسم کے مولوی کی امامت قائم رکھنے کے لئے اصرار نہیں کرنا چاہیے۔

【 فتاویٰ محمدیہ۔ ج1 ص95 】

شیعہ اثناعشریہ کے ان عقائد کفریہ کی بنا پر فقہاء، محدثین اور علمائے مذہب اربعہ شروع ہی سے اس فرقہ کو غیر مسلم کہتے چلے آئے ہیں۔ بطور مشتے از خروارے متقدمین اور متاخرین فقہاء، محدثین اور محققین علمائے امت اور ماہرین شریعت کی چند تصریحات زیب قرطاس ہیں۔

فتاوی از آئمہ اربعہ ور علماء اکرام

امام مالک رحمہ اللہ متوفی 179ھ کا فتوی

: سورۃ فتح کی آخری آیت کے ایک ٹکڑے لیغیظ بھم الکفار کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ رقم فرماتے ہیں

من ھذہ الآیۃ انتزع الإمام مالک رحمۃ اللہ علیہ في روایۃ عنہ بتکفیر الروافض الذین یبغضون الصحابۃ رضي اللہ عنھم قال: لأنھم یغیظونھم ومن غاظ الصحابۃ رضي اللہ عنھم فھو کافر لھذہ الآیۃ ووافقہ طائفۃ من العلماء رضي اللہ عنھم علی ذلک والحدیث فی فضل الصحابۃ رضی اللہ عنھم والنھی عن التعرض بمساویھم کثیرۃ ویکفیھم ثناء اللہ علیھم ورضا عنھم .

【تفسیر ابن کثیر: ج4ص20】

"امام مالک نے سورۃ فتح کی اس آیت سے یہ استدلال کرتے ہوئے ان رافضیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض وحسد رکھتے ہیں۔ کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقام رفیع کو دیکھ کر جلتے ہیں اور جو شخص صحابہ سے جلتا ہے وہ اس آیت شریفہ کی رو سے کافر ہے اور امام مالک کے فتوی سے علماء کی ایک جماعت نے موافقت کی ہے اگرچہ صحابہ کے فضائل کی جو تعریف وثنا اور ان سے اپنی رضا کی جو آیات نازل و مناقب میں اور ان کی بدگوئی کی ممانعت میں احادیث کثیر مروی ہیں تاہم اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمائی ہیں ان کو وہی کافی ہیں۔ مزید کسی تزکیہ کی حاجت نہیں۔"

امام شافعی رحمہ اللہ متوفی 202ھ کا فتوی

– ووافقہ الشافعی رحمہ اللہ علیہ فی قولہ ﴿بکفرھم﴾ ووافقہ أیضا جماعۃ من الأئمۃ

"رافضیوں پر کفر کے فتویٰ میں امام شافعی اور ائمہ اہل سن کی ایک جماعت نے امام مالک سے موافقت فرمائی ہے۔"

【الصواعق المحرقۃ: ص210】

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ متوفی 150ھ کا فتوی

فمذھب أبی حنیفۃ رحمہ اللہ علیہ أن من أنکر خلافۃ الصدیق وعمر فھو کافر علی خلاف ماحکاہ بعضھم وقال الصحیح إنہ کافر

"امام ابو حنیفہ کے نزدیک شیخین کی خلافت کا منکر کافر ہے، اگرچہ اس مسئلہ میں بعض اس سے فتویٰ کے خلاف نقل کیا ہے مگر امام ابو حنیفہ کے صحیح مذہب میں شیخین کی خلافت کا منکر کافر ہے۔"

: فتاویٰ بیعیہ میں بھی یہی منقول ہے۔ شرح عقیدہ طحاویہ میں ہے

. حبھم (الصحابۃ) دین وإیمان وإحسان و بغضھم کفر ونفاق وطغیان

"صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے قلبی محبت دین، ایمان اور احسان کی شناخت ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر، نفاق اور اسلام سے سرکشی کی دلیل ہے۔"

【الصواعق المحرقۃ: ص210 / شرح عقیدہ طحاویہ: ص528 تا 533】

امام ابو یعلی الحنبلی رحمہ اللہ متوفی 307ھ کا فتوی

وقال أبو یعلی الحنبلی الذی علیہ الفقھاء فی سب الصحابۃ إن کان مستحلا کفر

کہ اگر کوئی بدقسمت صحابہ کو گالی دینا حلال سمجھتا ہے تو وہ فقہائے امت کے نزدیک کافر ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے فتاویٰ بھی آگے چل کر لکھے جائیں گے

【الصواعق المحرقۃ: ص258】

امام ابو زرعہ رازی رحمہ اللہ متوفی 207ھ کا فتوی

إذا رأيت الرجل ينتقص أحدا من أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم أنہ زندیق لأن رسول اللہ ﷺ عندنا حق والقرآن حق وإنما أدی إلینا ھذا القرآن والسنۃ أصحاب رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وإنما یریدون أن یجرحوا شھودنا لیبطلوا الکتاب والسنۃ والجرح بھم أولی وھم زنادقۃ.

"جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو کہ جو کسی ایک صحابی پر تنقیص (بدگوئی) کر رہا ہو تو جان لو وہ زندیق ہے کیونکہ ہمارے نزدیک رسول اللہ ﷺ اور قرآن مجید دونوں حق ہیں۔ قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی تمام سنتیں صحابہ کرام ہی نے ہم تک پہنچائی ہیں۔ گویا صحابہ کرام ھمارے دین کے اولین گواہ ہیں۔ لہٰذا ان کی بدگوئی کرنے والے دراصل ہمارے گواہوں پر جرح کر کے کتاب و سنت کو باطل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ یہ جرح کرنے والے خود جرح کے بالاولیٰ مستحق ہیں اور زندیق ہیں۔"

【الصواعق المحرقۃ: ص34】

امام ابن حزم رحمہ اللہ متوفی 456ھ کا فتویٰ

إن الروافض لیسوا من المسلمین إنما ھي فرق حدث أولھا بعد موت النبي صلی اللہ علیہ وسلم بخمس وعشرین سنۃ، وھي طائفۃ تجري مجری الیھود والنصاری في الکذب والکفر وھي طوائف: أشدھم غلواً یقولون بإلھیۃ علي بن أبي طالب والإلھیۃ جماعۃ معہ

【الفیصل: ج2ص78】

"رافضی لوگ مسلمان نہیں۔ ان کا پہلا گروہ حضرت علیؓ کی وفات سے کئی پچیس سال بعد پیدا ہوا، یہ لوگ کذب بیانی اور اپنے کفر میں یہود و نصاریٰ کی راہ پر چلتے ہیں۔ شیعوں کا یہ فرقہ دوسرے فرقوں کی نسبت اس قدر غالی واقع ہوا ہے کہ حضرت علیؓ اور ایک جماعت کو الٰہ مانتا ہے۔"

ارقام فرماتے ہیں

وکل ھذا کفر صریح لا خصائبہ و أما الغالیۃ من الشیعۃ فھم قسمان: القسم الاول أوجبت النبوۃ بعد النبی ﷺ لغیرہ والقسم الثانی أوجبوا الالھیۃ لغیرہ الہ عزوجل فلحقوا بالنصاری والیھود۔ وکفروا أشد الکفر

【الفیصل ج4ص183】

"شیعہ کی یہ تمام ھفوات کھلا اور ننگا کفر ہیں۔ غالی شیعوں کے دو گروہ ہیں: ایک گروہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ وغیرہ کو نبی مانتا ھے اور دوسرا گروہ حضرت علیؓ کو الٰہ کہتا ہے۔ اس ترح یہ دونوں گروہ اپنے ان باطل معتقدات کی وجہ سے یہود و نصاریٰ کے ساتھ مل چکے ہیں اور بدترین کافر ہیں۔"

:نیز امام موصوف مزید رقم طراز ہیں

القول بأن بین اللوحین تبدیلا کفر صریح وتکذیب رسول اللہ ﷺ

【الفیصل ج4ص182】

"شیعہ کا یہ عقیدہ کہ دونوں لوحوں کے درمیان قرآن مجید محرف اور تبدیل شدہ ہے، کفر صریح اور تکذیب رسول ﷺ پر مبنی ہے۔۔۔ عربی"

شیخ السلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ المتوفی 38ھ کا فتویٰ

أما من اقترن بسبہ دعوی أن علیا إلہ أو انہ کان ھو النبی وإنما غلط جبریل فی الرسالۃ فھذا لاشک فی کفرہ بل لاشک فی کفر من توقف فی تکفیرہ

"جو شخص صحابہ کرامؓ کو گالیاں بکنے کے ساتھ ساتھ حضرت علیؓ کو الٰہ مانتا ہو یا یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ نبی تو دراصل حضرت علیؓ تھے۔ جبریل نے غلطی سے محمد ﷺ بن عبداللہ کو رسول بنا دیا تو ایسے شخص کے کفر میں قطعاً کوئی شک نہیں، بلکہ ایسے بدبخت کے کفر توقف کرنے والا بھی بلاشبہ کافر ہے۔"

【الصارم المسلول: ص591】

:الشیخ امام ابن تیمیہ مزید رقم طراز ہیں

وكذلك من زعم منهم أن القرآن نقص منه آيات وكتمت أوزعم أن له تأويلات باطنة تسقط الأعمال المشروعة ونحو ذلك، وهؤلاء يسمّون القرامطة والباطنية، ومنهم التناسخية، وهؤلاء لا خلاف في كفرهم.

【الصارم المسلول: ص591】

اسی طرح جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ موجودہ قرآن ناقص ہے اور اس کا کچھ حصہ چھپالیا گیا ہے، یا وہ اعمال مشروعہ کے ابطال کے لئے باطنی تاویلات کو جائز جانتا ہو، جیسا کہ "قرامطہ، باطنیہ اور تناسیخ وغیرہ شیعی فرقوں کے عقائد ہیں تو ان کے کفر میں کسی کو بھی اختلاف نہیں۔

یعنی یہ فرقے بالاتفاق اہلسنت والجماعت کافر ہیں۔ الشیخ ممدوح ایک اور مقام پر صحابہ کرام کے ایمان میں شک کرنے والوں کے بارے میں ارقام فرماتے ہیں:

واما من جاوز ذلك إلى أن زعم أنهم ارتدوا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم، إلا نفرا قليلا لا يبلغون بضعة عشر نفرا أو أنهم فسقوا عامتهم فهذا لا ريب أيضا في كفره، لأنه كذب لما نصه القرآن في غير موضع: من الرضي عنهم، والثناء عليهم، بل من يشك في كفر مثل هذا فإن كفره متعين.

جو شخص تفضیل علیؓ یا سب صحابہؓ سے آگے بڑھ کر یہ عقیدہ رکھے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ماسوائے دس پندرہ افراد کے دوسرے تمام صحابہؓ معاذ اللہ مرتد یا فاسق ہو گئے تھے تو ایسے شخص کے کفر میں قطعا کوئی شبہ نہیں کہ وہ قرآن مجید کی ایسی بیش از بیش آیات صریحہ کو جھٹلا رہا ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کے ایمان و اخلاص اور انکی جہادی کاوشوں کو خراج تحسین پیش فرمایا ھے اور انکو اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ جاری فرمایا ہے، لہذا جو شخص ایسے بدبخت کے کفر میں شک کرتا ہے وہ کافر ہے۔"

【الصارم المسلول: ص592】

شیخ السلام امام محمد رحمہ اللہ بن عبد الوہاب متوفی 1206ھ کا فتوی

آپ نے رافضیوں کی قباحتوں کی تردید میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس میں آپ نے تصریح فرمائی ہے کہ جو شخص موجودہ قرآن مجید کے خلاف عقیدہ رکھے وہ کافر کی خلافت بلا فصل کے اثبات میں منقول احادیث، اجماع صحابہ اور جمہور امت کے حق پر ہونے کے دلائل اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ ان کا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق شمار مشکل ہے۔ جو شخص جمہور صحابہؓ کو (معاذ اللہ) ظالم، فاسق قرار دے اور ین کے اجماع کو باطل قرار دے یا باور کرے وہ دراصل رسول اللہ ﷺ کی تنقیص کرتا ھے اور آپ ﷺ کی تنقیص کفر ہے۔

مجدد العلوم النبویہ سید نواب صدیق الحسن خاں رحمہ اللہ المتوفی 1307ھ کا فتوی

وأبعدهم الأمامية وأما الغالية فليسوا بمسلمين ولكنهم أهل ردة وشرك.

【خبيئة الاكوان: ص15】

"دوسرے شیعی فرقوں کی نسبت امامیہ فرقہ اہل سنت سے بہت ہی دور ھے۔ رہے غالی شیعہ تو یہ لوگ مسلمان ہرگز نہیں بلکہ مرتد اور مشرک ہیں۔"

ومن جحد شيئا من القرآن وفارق الإجماع من العجاردة وغيرهم فكافر بإجماع الأئمة.

(خبيئة الاكوان: ص15)

جو شخص موجود اور متداول قرآن مجید کے محفوظ اور مکمل ہونے کا انکار کرے اور اجماع امت سے الگ راہ اختیار کرے جیسے فرقہ مجاردہ وغیرہ تو یہ شخص بالاجماع امت کافر ہے۔"

ومن قول الكيسانية أن البداء جائز على الله فهو كفر صريح.

(خبيئة الاكوان: ص31)

"شیعہ کے فرقہ کیسانیہ کا یہ قول کہ اللہ تعالیٰ کو بدأ ہوتا ہے۔ کفر صریح ہے۔"

【خبيئة الاكوان / صفحات: ۱۵/۱۵/۳۱/۱۵】

قاضی عبد الاحد خانپوری رحمہ اللہ المتوفی 1347ھ کا فتوی

:آپ ایک استفتاء کے جواب میں ارقام فرماتے ہیں

مطلق روافض کی تکفیر میں فقہاء کرام کا نزاع اور تفصیل ہے۔ جو رافضی حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ رسول ﷺ صحبت سے منکر ہو، جو قرآن سے ثابت ہے، یا ان کی بیٹی عائشہ صدیقہ بنت الصدیقؓ، ام المؤمنین حبیبہؓ، رسول اللہ ﷺ المبراۃ من فوق سبع السموات کو تہمت زنا کی دے اور رسول اللہ ﷺ کو معاذ اللہ زانیہ وفاحشہ کا زوج قرار دے۔ کیونکہ یہ امور قرآن مجید سے ثابت ہیں۔ یا کسی ایسی بات کا انکار کرے۔ جو بالتواتر ثابت ہے۔ یا علیؓ ابن ابی طالب میں غلو کرے اور اعتقاد الوہیت کا ان میں رکھے۔ یا نسبت غلطی کی جبرائیل علیہ السلام کی طرف کرے پیغمبری پہنچانے میں کہ بجائے علی رضی اللہ عنہ کے محمد ﷺ کو دے دی، یا قرآن شریف کی حفاظت کا منکر ہو کہ قرآن چالیس پارہ تھا۔ دس پارہ جو علیؓ کی مدح میں تھا وہ مسلمانوں نے چھپالیا، یا کسی اور بات کا انکار کرے جو ضروری الثبوت ہو ضرورت دین سے بالاتفاق کافر ہے اور اکثر فقہاء کے نزدیک (گالی دینے والا ابو بکرؓ و عمرؓ کو) کافر ہے۔

حضرت قاضی صاحب رحمہ اللہ کا یہ جواب سات صفحات پر مطبوع ہے اور اس کے اخر میں آپ کے 26 نامور معاصرین علمائے کرام کی تصدیقات او تصویبات درج ہیں، ان کا راولپنڈی اور اس کے نواح کے ساتھ تعلق ہے۔ اس رسالہ کی فوٹو سٹیٹ ہمارے پاس محفوظ ہے۔

【رسالہ رد رفض】

مولانا شرف الدین محدث دہلوی رحمہ اللہ المتوفی 1381ھ کا فتوی

:حضرت علیؓ کی طرح خلفائے ثلاثہ بھی مہاجر ہیں۔ اور یہ امر بدیہی ہے اور تواتر سے ثابت ہے۔ بسبب ارشاد باری تعالی

﴿وَالسّـٰبِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُـٰـهٰجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِاِحْسـٰـنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم وَرَضُوا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُم جَنّـٰتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْاَنْهـٰرُ خـٰلِدِينَ فِيهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ ﴿سورۃ التوبۃ/۱۰۰﴾

اس آیت شریفہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ خلفائے ثلاثہ وغیر ہم صحابہ مہاجرین وانصار کو کافر، منافق کہنا، ان کو دائمی دوزخی بتانا قرآن مجید کی تکذیب ہے اور یہ کہنا کہ حضور ﷺ کے انتقال کے بعد مرتد ہو گئے تھے یا پہلے سے منافق تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ین جنتی بتا کر ان کو بشارت بھی دی۔ اور پھر اللہ تعالی نے بھی اپنے رسول ﷺ کو اس پر مطلع نہ کیا تو پھر آپ ﷺ معصوم کیسے رہے؟ اور اگر اللہ تعالی ہی کو معلوم نہ تھا کہ یہ اللہ تعالی کی تجہیل معاذ اللہ ہے بہر حال خلفائے ثلاثہ (حضرت صدیقؓ، فاروقؓ اور عثمان غنیؓ) کے بارے میں ایسے ناپاک خیالات صراحاً کفر ہیں۔

【فتاوی ثنائیہ: کتاب الایمان ج1 ص190، 191】

مفتی اعظم حافظ عبد اللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ المتوفی 1387ھ کا فتوی

ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: ان فرق کے زندیق، ملحد، بدعتی ہونے پر کوئی شک نہیں۔ البتہ کافر ہونے میں تفصیل ہے۔ مرزائیہ، چکڑالویہ تو بے شک کافر ہیں۔ وغیرہ کو مرتد کہتے ہیں، زیدیہ کافر معتزلہ، جہمیہ، قدریہ، جبریہ بھی تقریباً ایسے ہی ہیں۔ لیکن صاف کافر کہنا مشکل ہے۔ رافضیہ میں سے غالی قطعاً کافر ہیں جو حضرت ابو بکر صدیق نہیں۔

【فتاوی اہل حدیث (روپڑیہ) کتاب الایمان ج1 ص1】

مولانا عبد السلام سلفی بستوی دہلوی رحمہ اللہ المتوفی 1394ھ کا فتوی

علامہ نووی شارح صحیح مسلم تحریر فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینا حرام ہے، بلکہ بعض بزرگوں کے نزدیک صحابہ کرام کو گالی دینے والا کافر ہے، واجب القتل ہے۔

【فتاوی عبد السلام سلفی بستوی: ص235، 236】

مشہور زمانہ اہل حدیث سکالر علامہ احسان الہی ظہیر رحمہ اللہ المتوفی 1407ھ کا فتوی

أن القوم يدينون بدين هو غير دين الله الذي جاء به محمد بن عبد الله، نبي الله وصفيه صلوات الله وسلامه عليه، ويؤمنون بالقرآن غير القرآن الموجود في أيدي الناس، والمنزل من الله على قلب المصطفى، نزل به الروح الأمين - صلى الله عليه وسلم -، ولهم عقائد ومعتقدات لا تمت إلى الإسلام بصلة والإسلام منها بريء.

【الشیعہ وأھل البیت:3،4】

شیعہ حضرات ایسے دین پر عمل پیرا ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے برگزیدہ رسول محمد بن عبد اللہ ﷺ کا لایا ہوا دین ہرگز نہیں، وہ ایسے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں جو اللہ" تعالیٰ کی ترف سے بذریعہ روح الامین حضرت محمد ﷺ کے قلب شریف پر نازل ہوانے والے متداول اور موجودہ قرآن کے علاوہ کوئی اور ہی قرآن ہے اور وہ ایسے عقائد اور نظریات اختیار کیئے ہوئے ہیں جن کا اسلام کے ساتھ کسی بھی درجہ میں قطعاً کوئی تعلق نہیں اور اسلام ان کے ایسے عقائد و نظریات سے بری اور بیزار ہے۔

حضرت مولانا عطاءاللہ حنیف خشی سنن نسائی رحمہ اللہ المتوفی 1407ھ کا فتوی

واقعی شیعہ شیعی مسلمات کی رو سے اسلام سے علیحدہ قوم قرار پائی ہے۔

【فتاویٰ محمدیہ۔ج1ص95】

شیعہ کے کفر پر چوٹی کے فتاوی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

اگر میں اپنے شیعوں کو جانچوں تو یہ زبانی دعویٰ کرنے والے ہیں اور باتیں بنانے والے نکلیں گے، اور ان کا امتحان لوں تو یہ سب مرتد نکلیں گے"۔"

(ارضہ کلینی:۱۰۷۔ بحوالہ احسن الفتاویٰ:۱/ ۸۴)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

لیغیظ بھم الکفار کے تحت فرماتے ہیں کہ رافضیوں کے کفر کی قرآنی دلیل یہ ہے کہ یہ صحابہؓ کو دیکھ کر جلتے ہیں، اس لئے کافر ہیں"۔"

(الاعتصام:۲/۱۲۶۱۔ روح المعانی: پارہ ۲۶)

حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

کتاب الشفاء میں قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں: جو شخص ایسی بات کرے کہ جس سے امت گمراہ قرار پائے اور صحابہ کرامؓ کی تکفیر ہو، ہم اسے قطعیت کے ساتھ کافر کہتے ہیں، اسی" طرح جو قرآن میں تبدیلی یا زیادتی کا اقرار کرے"۔

(کتاب الشفاء:۲/ ۸۲۱،۲۸۶ وغیرہ)

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

غنیۃ الطالبین میں شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ: "شیعوں کے تمام گروہ اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے واضح حکم سے ہوتا ہے، وہ معصوم ہوتا ہے، حضرت علیؓ تمام صحابہؓ سے افضل ہیں، آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کو امام ماننے کی وجہ سے چند ایک کے سوا تمام صحابہ مرتد ہو گئے"۔

(غنیۃ الطالبین:۱۵۶۔۱۶۲)

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں: "رافضیوں کی طرف سے قرآن مجید کی تحریف کا دعویٰ اسلام کو باطل کر دیتا ہے"۔

(تفسیر کبیر:۱۱۸)

علامہ کمال الدین ابن عصام رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

فتح القدیر میں علامہ کمال الدینؒ فرماتے ہیں: "اگر رافضی ابو بکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے"۔

(فتح القدیر، باب الامامت:۸)

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

الصارم المسلول میں فرماتے ہیں کہ: "اگر کوئی صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھ کر کرے تو وہ کافر ہے، صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہے، جو صدیق اکبرؓ کی شان میں گالی دے تو وہ کافر ہے، رافضی کا ذبیحہ حرام ہے، حالانکہ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے، روافض کا ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتد ہیں"۔

(الصارم المسلول:۵۷۵)

:صاحبؒ فتاویٰ بزازیہ کا فتویٰ

ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر کافر ہے"۔"

حضرت علی، طلحہ، زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہنے والے کو کافر کہنا واجب ہے"۔

(فتاویٰ بزازیہ:۳/۳۱۸)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:"جو شخص ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے، کیونکہ ان دونوں کی خلافت پر توصحابہؓ کا اجماع ہے"۔

(شرح فقہ اکبر:۱۹۸)

حضرت مجددؒ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

مختلف مکتوبات میں روافض کو کافر فرماتے ہیں، ایک رسالہ مستقل ان پر لکھا ہے جس کا نام رد روافض ہے، اس میں تحریر فرماتے ہیں:"اس میں شک نہیں کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما صحابہ میں سب سے افضل ہیں، پس یہ بات ظاہر ہے کہ ان کو کافر کہنا ان کی کمی بیان کرنا کفر و زندیقیت اور گمراہی کا باعث ہے"۔

(ردّ روافض:۳۱)

فتاویٰ عالمگیری کا فتویٰ

روافض اگر حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی شان میں گستاخی کریں اور ان پر لعنت کریں تو کافر کافر ہیں، روافض دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور کافر ہیں اور ان کے احکام وہ" ہیں جو شریعت میں مرتدین کے ہیں"۔

(فتاویٰ عالمگیری:۲/۲۶۸)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

اپنی کتاب مسویٰ شرح مؤطا امام محمدؒ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:"اگر کوئی خود کو مسلمان کہتا ہے لیکن بعض ایسی دینی حقیقتوں کی جن کا ثبوت رسول اللہ ﷺ سے قطعی ہے ایسی تشریح و تاویل کرتا ہے جو صحابہؓ تابعینؒ اور اجماعِ امت کے خلاف ہے تو اس زندیق کہا جائے گا اور وہ لوگ زندیق ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اہل جنت میں سے نہیں ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی نہ کہا جائے گا، لیکن نبوت کی جو حقیقت کسی انسان کا اللہ کی طرف سے مبعوث ہونا، اس کی اطاعت کا فرض ہونا اور اس کا معصوم ہونا، یہ سب ہمارے اماموں کو حاصل ہے، تو یہ عقیدہ رکھنے والے زندیق ہیں اور جمہور متاخرین حنفیہ، شافعیہ کا اتفاق ہے کہ یہ واجب القتل ہیں"۔

(مسویٰ شرح مؤطا محمدؒ)

صاحب درّ مختار کا فتویٰ

ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما میں سے کسی ایک کو برا بھلا کہنے والا یا ان میں سے کسی ایک پر طعن کرنے والا کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی"۔"

(در مختار)

علامہ شامیؒ کا فتویٰ

جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے یا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے تو اس کے کفر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں"۔"

(شامی:۲/۲۹۴)

مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

مولانا رشید احمد گنگوہی "ہدایۃ الشیعہ" میں فرماتے ہیں کہ "شیعہ بے ادب ہیں، چند کلمہ توحید زبان سے کہتے ہیں اس کی وجہ سے وہ مسلمان نہیں ہو سکتے"۔

(ہدایۃ الشیعہ:۱۴)

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی ایک کی خلافت کا منکر کافر ہے"۔"

(کفار ملحدین:۵۱)

مولانا احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ

اپنی کتاب رد الرافضہ میں بڑی تفصیل سے ذکر کرتے ہیں، جس کا اختصار یہ ہے کہ:"جو حضرات حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ بر حق نہ مانے، کتاب معتبر و فقہ حنفی کی تصریحات اور عام ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات سے یہ مطلقاً کافر ہیں"۔

(رد الرافضہ)

مسلمان کہلوا کر اسلام سے خارج کرنے والے امور کا ارتکاب کرنے والے کو مسلمان نہیں بلکہ کافر کہا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کا انکار کرنے والے، امہات المؤمنین اور صحابہ کرام کو گالیاں دینے والے شیعہ کسی بھی لحاظ سے نہ مسلمان ہیں اور نہ ہی اسلام سے ان کا کوئی تعلق ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب سے شیعیت — جس کا دوسرا نام رافضیت ہے — کے آغاز ہونے سے اب تک علمائے اہل حق شیعہ کو یہود و نصاری کی طرح کا کافر بلکہ ان سے بدتر کافر قرار دیتے ہوئے آئے ہیں۔ اس وجہ سے کہ شیعہ نے اسلام کو ڈھا دینے والے امور کا ارتکاب کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام دین کا لب ولباب شرک اور ہر کام میں اسلام کی مخالفت کرنا بنا لیا ہے۔

شیعوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ لگاتے ہوئے ہمیشہ ہر دور میں ہر جگہ میں امت مسلمہ کی پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے۔ تاریخ ثابت کرتی ہے کہ مسلمانوں کیخلاف یہود و نصاری اور دیگر دشمنان اسلام کی طرف سے ہونے والی ہر جارحیت اور حملے میں ان کا ساتھ دیا ہے۔

یہ سب حقائق کے باوجود کچھ سادہ لوح مسلمان ایسے ہیں جو اب بھی شیعوں سے دھوکے میں مبتلا ہیں اور ان کو کافر کہنے میں تذبذب کا شکار ہیں۔

ایسے ہی لوگوں کے لیے ہم یہاں سلف صالحین، ائمہ کرام، فقہاء اور مفسرین رحمہم اللہ کے انتہائی اختصار کے ساتھ فتاوی کو بمع حوالہ اور اصل عربی عبارت کے ساتھ پیش کرینگے جن میں انہوں نے شیعوں کے کافر ہونے کے فتاوی جاری کر کے امت مسلمہ کو کئی صدیوں پہلے مسلمانوں کو کافروں کی اس نئی نسل شیعہ کی اصلیت بتاتے ہوئے ان سے خبردار کیا۔

سلف صالحین آئمہ عظام، اکابر مفسرین اور فقہائے اکرام کا رافضی شیعہ کے کافر ہونے کی بابت فتاوی

امام مالک ابن انس رحمہ اللہ

:الخلال نے ابو بکر المروذی سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ کو یہ بتاتے ہوئے سنا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا

.الذي يشتم أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ليس لهم اسم أو قال: نصيب في الإسلام

(جو نبی ﷺ کے صحابہ کو گالی دیتے ہیں ان کا برائے نام بھی اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی اسلام سے ان کا کوئی حصہ ہے۔"(السنة، للخلال، ج2/ ص557"

:امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اللہ تعالی کے اس فرمان {محمد رسول الله والذين معه أشداء على الكفار} سے لیکر اس فرمان الہی تک {ليغيظ بهم الكفار} کی شرح میں لکھا ہے کہ

ومن هذه الآية انتزع الإمام مالك رحمة الله عليه في رواية عنه. بتكفير الروافض الذين. يبغضون الصحابة رضي الله عنهم قال: لأنهم يغيظونهم ومن غاظ الصحابة رضي الله عنهم فهو كافر لهذه الآية ووافقه طائفة من العلماء رضي الله عنهم على ذلك.

اس آیت سے امام مالک رحمہ اللہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنے والے روافضہ (شیعہ) کی تکفیر کا استنباط کیا ہے کیونکہ یہ صحابہ کرام کو غیظ دلاتے ہیں اور جو صحابہ کو" "غیظ دلائے تو وہ اس آیت کی رو سے کافر ہے۔ علماء کی ایک جماعت ۔اللہ ان سے راضی ہو۔ نے اس پر امام مالک کی موافقت کی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر: ج4/ ص219)

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

لقد أحسن مالك في مقالته وأصاب في تأويله فمن نقص واحداً منهم أو طعن عليه في روايته فقد رد على الله رب العالمين وأبطل شرائع المسلمين

امام مالک نے کافی اچھی بات کی ہے اور اس کی تاویل کرنے میں درستگی کو پایا۔ پس جس کسی نے کسی ایک صحابی کی شان گھٹائی یا ان کی روایت میں کوئی طعن کیا تو اس نے اللہ رب" "العالمین کو ٹھکرا دیا اور مسلمانوں کی تمام شریعتوں کو منسوخ کر ڈالا ہے۔

(تفسیر القرطبی: ج16/ ص297)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

امام الخلال نے السنة میں ابو بکر المروذی سے روایت کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ ۔احمد بن حنبل رحمہ اللہ۔ سے پوچھا کہ جو ابو بکر، عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتے ہیں، ان کا حکم کیا ہیں؟

:امام احمد بن حنبل نے جواب دیا

.ما أراه على الإسلام

"میرے نزدیک وہ اسلام پر نہیں ہیں۔"

:امام احمد رحمہ اللہ نے کہا

.إذا كان جهمياً، أو قدرياً، أو رافضياً داعية، فلا يُصلى عليه، ولا يُسلم عليه

(اگر جہمی، قدری اور رافضی (شیعی) بلانے والا ہو تو اسے نہ سلام کیا جائے اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔"(کتاب السنة، للخلال، اثر روایت نمبر: 785"

امام بخاری رحمہ اللہ

.ما أبالي صليت خلف الجهمي والرافضي، أم صليت خلف اليهود والنصارى، لا يُسلم عليهم، ولا يُعادون ولا يُناكحون، ولا يشهدون، ولا تؤكل ذبائحهم

میرے نزدیک جہمی اور رافضی (شیعی) کے پیچھے نماز پڑھنے اور یہود و نصاری کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہیں۔ ان جہمیوں اور رافضیوں (شیعوں) کو نہ سلام کیا"

جائے، نہ ان سے ملا جائے، نہ ان سے نکاح کیا جائے، نہ ان کی گواہی قبول کی جائے اور نہ ان کے ہاتھوں سے ذبح شدہ جانوروں کا گوشت کھایا جائے۔"(کتاب خلق افعال العباد، (از امام بخاری: صفحہ 125

امام الفریابی رحمہ اللہ

عن موسی بن هارون بن زیاد قال: سمعت الفریابي—وهو محمد بن یوسف الفریابي—ورجل یسأله عمن شتم أبا بکرٍ قال: کافر، قال: فیصلی علیه؟ قال: لا، وسألته کیف یُصنع به وهو یقول: لا إله إلا الله؟ قال: لا تمسوه بأیدیکم، ارفعوه بالخشب حتی تواروه في حفرته

موسی بن ھارون بن زیاد روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن یوسف الفریابی سے سنا کہ ان سے ایک شخص نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گالی دینے والے کے بارے میں" پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ وہ کافر ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے تو آپ نے جواب دیا: نہیں۔

میں نے پھر آپ سے پوچھا کہ (اگر اس کی نمازہ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی) تو پھر اس کی لاش کے ساتھ کیا کیا جائے گا جبکہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ (اس کے جسم کو ہاتھ بھی نہ لگایا جائے۔ لکڑی کے ذریعے اسے اٹھا کر اس کی قبر میں ڈال دو۔"(کتاب السنۃ للخلال، روایت نمبر: 794

(یعنی شیعی کافر پلید کی لاش کو ہاتھ بھی نہ لگایا جائے اور اسے لکڑی کے ذریعے سے قبر میں ڈال دیا جائے۔)

امام احمد ابن یونس رحمہ اللہ

. أنا لا آکل ذبیحۃ رجل رافضي فإنه عندي مرتد

"میں کسی رافضی (شیعی) کا ذبیحہ نہیں کھاتا ہوں کیونکہ وہ میرے نزدیک مرتد ہے۔"

(اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ، اللالکائی ج 8 / صفحہ 1546)

:انہوں نے مزید فرمایا

لو أن یهودیاً ذبح شاۃ، وذبح رافضي لأکلت ذبیحۃ الیهودي، ولم آکل ذبیحۃ الرافضي لأنه مرتد عن الإسلام

اگر یہودی کسی بکری کو ذبح کرے اور رافضی (شیعی) کسی بکری کو ذبح کرے تو میں یہودی کا ذبیحہ کھالوں گا (کیونکہ قرآن نے اہل کتاب کا ذبیحہ کھانا حلال کیا ہے)۔ میں رافضی" ((شیعی) کی ذبح کردہ بکری نہیں کھاؤں گا کیونکہ وہ اسلام سے مرتد ہے۔"(الصارم المسلول، امام ابن تیمیہ: صفحہ 570

امام حسن بن علی بن خلف البربھاری رحمہ اللہ

واعلم أن الأهواء کلها ردیۃ، تدعوا إلی السیف، وأردؤها أکفرها الرافضۃ، والمعتزلۃ، والجهمیۃ، فإنهم یریدون الناس علی التعطیل والزندقۃ

جان لیجئے! اہل اھواء تمام مرتد ہیں، جو تلوار کی طرف بلاتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ ارتداد اور کفر والے رافضی (شیعی)، معتزلہ اور جھمیہ ہیں کیونکہ یہ لوگوں میں تعطیل" "(انکار) اور زندیقیت (الحاد) پھیلانا چاہتے ہیں۔

(کتاب شرح السنۃ، صفحہ: 54)

امام عبد القاھر البغدادی التمیمی رحمہ اللہ

وأما أهل الأهواء من الجارودیۃ والهشامیۃ والجهمیۃ والإمامیۃ الذین کفروا خیار الصحابۃ.. فإنا نکفرهم، ولا تجوز الصلاۃ علیهم عندنا ولا الصلاۃ خلفهم

اہل اھواء میں سے جاوردیہ، ھشامیہ، جھمیہ اور امامیہ (شیعہ) جنھوں نے صحابہ کرام کی مایہ ناز ہستیوں کی تکفیر کا ارتکاب کیا.. ہم ان کو کافر قرار دیتے ہیں اور ہمارے نزدیک نہ" (ان کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہیں اور نہ ہی ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔"(کتاب الفرق بین الفرق، صفحہ: 357

امام قاضی ابو یعلی رحمہ اللہ

وأما الرافضة فالحكم فيهم .. إن كفر الصحابة أو فسقهم بمعني يستوجب به النار فهو كافر

"رافضیوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ: .. بلاشبہ صحابہ کو کافر یا فاسق قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے اپنے اوپر ہی جہنم واجب ہو جاتی ہیں اور وہ خود کافر ہیں۔"

(کتاب المعتمد، صفحہ: 267)

امام ابن حزم الظاہری رحمہ اللہ

. الروافض ليسوا من المسلمين .. وهي طائفة تجري مجرى اليهود والنصارى في الكذب والكفر

"رافضی مسلمان نہیں ہیں .. بلکہ یہ ایک ایسا گروہ ہے جو جھوٹ اور کفر بکنے میں یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر ان کے برابر چل رہا ہے۔"

(کتاب الفصل فی الملل والنحل، ج2، صفحہ: 78)

: ایک اور مقام پر فرمایا

وإنما خالف في ذلك (وجوب الأخذ بما في القرآن) قوم من غلاة الروافض وهم كفار بذلك مشركون عند جميع أهل الإسلام وليس كلامنا مع هؤلاء وإنما كلامنا مع ملتنا

قرآن میں جو کچھ ہے، اس پر عمل کرنا واجب ہونے کی مخالفت غلو پسند رافضیوں (شیعوں) کی قوم نے کی ہے اور ایسا کرنے کی وجہ سے وہ ایسے کافر ہیں کہ تمام اہل اسلام کے"
نزدیک وہ مشرک ہیں۔ اس لیے ہمارے مخاطب یہ (رافضی شیعہ) نہیں ہے بلکہ ہمارے مخاطب ہماری ملت والے ہیں (یعنی شیعہ ہم مسلمانوں کی ملت میں سے نہیں ہیں)۔"

((الاحکام لابن حزم: ج1، صفحہ: 96

امام شوکانی رحمہ اللہ

. إن أصل دعوة الروافض كياد الدين ومخالفة الإسلام وبهذا يتبين أن كل رافض خبيث يصير كافرا بتكفيره لصحابي واحد فكيف بمن يكفر كل الصحابة واستثنى أفرادا يسيره

رافضیوں کی دعوت (منہج) کی اصلیت ہی دین کیخلاف سازش اور اسلام کی مخالفت کرنے پر مبنی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہر رافضی (شیعی) خبیث ایک صحابی کی تکفیر" کرنے کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے تو اس کا کیا حال ہو گا جو تمام صحابہ کو کافر کہتا ہوں اور چند صحابہ کو کفر سے مستثنی قرار دیتا ہوں۔"(کتاب نثر الجوھر علی حدیث أبي ذر، از امام شوکانی)

امام قاضی عیاض رحمہ اللہ

نقطع بتكفير غلاة الرافضة في قولهم إن الأئمة أفضل من الأنبياء

"اماموں کو انبیاء سے زیادہ افضل قرار دینے والے غالی رافضیوں (شیعوں) کے قول میں موجود کفر کا ہم سرے سے انکار کرتے ہیں۔"

: ایک اور جگہ پر فرمایا

وكذلك نكفر من أنكر القرآن أو حرفاً منه أو غير شيئاً منه أو زاد فيه كفعل الباطنية والإسماعيلية

اسی طرح ہم راس شخص کی تکفیر کرتے ہیں جس نے قرآن کا انکار کیا یا اسکے ایک حرف کا انکار کیا یا اس میں موجود کسی لفظ کو بدل ڈالا یا اس میں اضافہ کیا جیسا کہ باطنیہ"
"اور اسماعیلیہ (شیعوں) نے کیا۔

(کتاب الشفا: ج2 ص1078)

امام السمعانی رحمہ اللہ

واجتمعت الأمة على تكفير الإمامية، لأنهم يعتقدون تضليل الصحابة وينكرون إجماعهم وينسبونهم إلى مالا يليق بهم

ساری امت امامیہ (شیعوں) کے کافر ہونے پر متفق ہیں کیونکہ یہ صحابہ کو گمراہ سمجھتے ہیں، ان کے اجماع کے منکر ہیں اور ان کی طرف ایسی چیزوں کو منسوب کرتے ہیں جو ان"
(کے شان شایان نہیں ہیں۔"(کتاب الانساب ج6، صفحہ: 341

فقیہ مفسر امام اصولی، الاسفر ایینی ابو المظفر شہفور بن طاہر بن محمد رحمہ اللہ

:رافضیوں کے چند عقائد بیان کرنے کے بعد آپ لکھتے ہیں

ولیسوا في الحال علی شيء من الدین ولا مزید علی هذا النوع من الکفر إذ لا بقاء فیه علی شيء من الدین

یہ (رافضی شیعہ) دین کی کسی چیز پر نہیں ہے اور اس سے بڑھ کر کفر کی کوئی قسم نہیں ہے کیونکہ ان میں دین کی کوئی ایک چیز بھی موجود نہیں ہے۔"(کتاب التبصیر فی الدین:" (صفحہ:24-25

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

غنیۃ الطالبین میں شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ:"شیعوں کے تمام گروہ اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے واضح حکم سے ہوتا ہے، وہ معصوم ہوتا ہے، حضرت علیؓ تمام صحابہؓ سے افضل ہیں، آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کو امام ماننے کی وجہ سے چند ایک کے سوا تمام صحابہ مرتد ہوگئے"۔

(غنیۃ الطالبین:۱۵۶۔۱۶۲)

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:"رافضیوں کی طرف سے قرآن مجید کی تحریف کا دعویٰ اسلام کو باطل کر دیتا ہے"۔

(تفسیر کبیر:۱۱۸)

علامہ کمال الدین ابن عصام رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

فتح القدیر میں علامہ کمال الدینؒ فرماتے ہیں:"اگر رافضی ابو بکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے"۔

(فتح القدیر، باب الامامت:۸)

:علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

الصارم المسلول میں فرماتے ہیں کہ:"اگر کوئی صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھ کر کرے تو وہ کافر ہے، صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہے، جو صدیق اکبرؓ کی شان میں گالی دے تو وہ کافر ہے، رافضی کا ذبیحہ حرام ہے، حالانکہ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے، روافض کا ذبیحہ کھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتد ہیں"۔

(الصارم المسلول:۵۷۵)

صاحب فتاویٰ بزازیہ کا فتویٰ

ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر کافر ہے"۔"

حضرت علی، طلحہ، زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہنے والے کو کافر کہنا واجب ہے"۔

(فتاویٰ بزازیہ:۳/۳۱۸)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:"جو شخص ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے، کیونکہ ان دونوں کی خلافت پر تو صحابہؓ کا اجماع ہے"۔

(شرح فقہ اکبر:۱۹۸)

حضرت مجدّدِ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

مختلف مکتوبات میں روافض کو کافر فرماتے ہیں، ایک رسالہ مستقل ان پر لکھا ہے جس کا نام ردروافض ہے، اس میں تحریر فرماتے ہیں: ”اس میں شک نہیں کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما صحابہ میں سب سے افضل ہیں، پس یہ بات ظاہر ہے کہ ان کو کافر کہنا ان کی کمی بیان کرنا کفر و زندیقیت اور گمراہی کا باعث ہے“۔

(ردّ روافض: ۳۱)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

اپنی کتاب مسویٰ شرح مؤطا امام محمدؒ میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ”اگر کوئی خود کو مسلمان کہتا ہے لیکن بعض ایسی دینی حقیقتوں کی جن کا ثبوت رسول اللہ ﷺ سے قطعی ہے ایسی تشریح و تاویل کرتا ہے جو صحابہؓ تابعینؒ اور اجماعِ امت کے خلاف ہے تو اس زندیق کہا جائے گا اور وہ لوگ زندیق ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اہل جنت میں سے نہیں ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی نہ کہا جائے گا، لیکن نبوت کی جو حقیقت کسی انسان کا اللہ کی طرف سے مبعوث ہونا، اس کی اطاعت کا فرض ہونا اور اس کا معصوم ہونا، یہ سب ہمارے اماموں کو حاصل ہے، تو یہ عقیدہ رکھنے والے زندیق ہیں اور جمہور متأخرین حنفیہ، شافعیہ کا اتفاق ہے کہ یہ واجب القتل ہیں“۔

(مسویٰ شرح مؤطا محمدؒ)

هذا, والله تعالى أعلم, وعلمه أكمل وأتم ورد العلم إليه أسلم والشكر والدعاء لمن نبه وأرشد وقوم, وصلى الله على نبينا محمد وآله وسلم